مرتد کسے کہتے ہیں۔

اس کتاب کے تین حصے ہیں۔

پارٹ نمبر 1

مرتد کسے کہتے ہیں۔اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔

پارٹ نمبر 2

فرقہ پرست اندھے بہرے اور مردہ ہیں۔یعنی مرتد ہیں۔اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔

پارٹ نمبر 3

اللہ تعالیٰ کی رضا چاہنے والے کون لوگ ہیں۔اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے دیکھتے ہیں

تھوڑی معذرت اور وضاحت

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے مرتد کو تفصیل کے ساتھ دکھایا ہے۔۔۔ان شاءاللہ ان آیات کو قرآن پاک سے مکمل دکھایا جائے گا۔۔

سورہ محمد۔آیات 23 تا 28۔پارہ 26

پھر کیا تم سے یہ توقع ہے۔کہ اگر پھر جاؤ۔تو زمین میں فساد کرنے لگو۔اور اپنے رشتوں کو توڑ ڈالو۔
یہی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی اور ان کو بہرا کر دیا اور ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا کیا یہ لوگ قرآن پاک میں غور نہیں کرتے یا ان کے دلوں پر قفل چڑھے ہوئے ہیں بیشک جن لوگوں پر ہدایت یعنی قرآن واضح ہو چکا پھر اس کے بعد وہ مرتد ہو گئے۔شیطان نے آسان بنا دیا ہے ان کیلئے یہ کام اور جھوٹی توقعات کا سلسلہ دراز کر رکھا ہے یہ اس لئے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب کو ناپسند کرنے والوں سے کہہ دیا کہ ہم بعض باتوں میں تمہاری اطاعت کریں گے۔اور اللہ تعالیٰ ان کی پوشیدہ باتوں کو خوب جانتا ہے پھر اس وقت ان کا کیا حال ہوگا جب فرشتے ان کی روح قبض کریں گے اور ان کے چہروں اور پیٹھوں پر مارتے ہوئے انہیں لے جائیں گے۔یہ اسی لئے تو ہوگا کہ انہوں نے اس کی اطاعت کی جس نے اللہ تعالیٰ کو ناراض کر دیا ہے اور اس کی رضا کو پسند نہ کیا۔اسی بنا پر اللہ تعالیٰ نے ان کے سب اعمال برباد کر دیے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ باپ دادا کے راستے کی اطاعت کرنے والے یعنی فرقہ پرست جو کہتے ہیں کہ ہم قرآن پاک کے ساتھ اپنے فرقے کی بعض باتوں کی اطاعت کریں گے۔یہ فرقہ پرست مرتد ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو اندھا اور بہرہ کر دیا اور ان لوگوں پر لعنت کی جو قرآن پاک میں غور نہیں کرتے کیا ان کے دلوں کو تالے لگ گئے ہیں جو یہ قرآن پاک میں غور نہیں کرتے جن لوگوں کو ہدایت دی تھی قرآن پاک واضح ہو چکا تھا اس کے بعد وہ مرتد ہو گئے شیطان نے ان کے لئے جھوٹی توقعات کا سلسلہ دراز کر رکھا تھا اس لئے انہوں نے قرآن پاک کو ناپسند کرنے والوں سے کہہ دیا کہ ہم بعض باتوں میں تمہاری اطاعت کریں گے۔اللہ تعالیٰ ان کی خفیہ باتوں کو جانتا ہے پھر قرآن پاک کے ساتھ کچھ باتوں میں دوسروں کی مرضی کرنے والوں کی یعنی فرقہ پرستوں کی روحیں جب فرشتے قبض کریں گے تو ان کے چہروں اور پیٹھوں پر مارتے ہوئے لے جائیں گے یہ اس لئے تو ہوگا کہ انہوں نے اس طریقے کی اطاعت کی جو اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے والا ہے اور اس کی رضا کا طریقہ اختیار نہ کیا اس پر اللہ تعالیٰ نے ان کے سب اعمال ضائع کر دیے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ جنہوں نے قرآن پاک کی اطاعت کے ساتھ دوسروں کی یعنی اپنے فرقے کی اطاعت کی انہوں نے اللہ تعالیٰ کو ناراض کر دیا آئیں

دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کسے کہتے ہیں سورہ المائدہ آیت 15 کا آخری حصہ اور آیت 16 پارہ نمبر 6 میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ’’بے شک تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے روشنی آ گئی ہے اور ایک ایسی واضح کتاب جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو اس کی رضا کی اطاعت کرتے ہیں۔ انہیں سلامتی کے طریقے بتاتا ہے اور اپنی اجازت سے ان کو اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لاتا ہے اور سیدھے راستے کی طرف ہدایت کر دیتا ہے‘‘۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کی رضا قرآن پاک ہے۔ جو لوگ قرآن پاک کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی رضا کی اطاعت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کے ذریعے انہیں سلامتی کے طریقے بتاتا ہے اور اپنی اجازت سے ان کو اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لاتا ہے اور سیدھے راستے کی طرف ہدایت کر دیتا ہے‘‘۔ یعنی یہ لوگ اھد نا اصراط المستقیم والے لوگ بن جاتے ہیں۔

جو لوگ کچھ باتوں میں قرآن پاک کی اطاعت کرتے ہیں اور کچھ باتوں میں لوگوں کی اطاعت کرتے ہیں یعنی نام نہاد مفسروں کی اطاعت کرتے ہیں۔ تو انہیں مرتد کہا گیا ہے ان پر لعنت کی گئی اور انہیں اندھا اور بہرا کیا گیا ان کے تمام اعمال اللہ تعالیٰ نے ضائع کر دیے۔

خواتین وحضرات!

یہ لوگ فرقہ پرست ہیں۔ جو کہتے ہیں۔ کہ ہم قرآن پاک کے ساتھ سنت پر اور اپنے اپنے فرقوں کی دی ہوئی تعلیمات پر بھی عمل کریں گے۔ کیونکہ انہیں قرآن پاک میں کچھ نظر نہیں آتا۔ ایسے ہی لوگوں کے دلوں پر تالے لگ چکے ہیں۔ وہ لوگ قرآن پاک میں غور نہیں کرتے۔ اس لیے انہیں قرآن پاک میں کچھ نظر نہیں آتا۔ ایسے لوگ ان آیات میں اپنا حشر دیکھ لیں۔ کہ مرنے سے پہلے ہی ان پر عذاب کا آغاز ہو جائے گا۔

ان آیات سے ہمیں پتہ چلا کہ قرآن پاک کے ساتھ کسی بھی اور چیز کی اطاعت کرنے والا مرتد ہے۔ تمام فرقے اپنے اپنے نام نہاد مفسروں کی اطاعت کرتے ہیں۔ اس طرح تمام فرقے مرتد ہیں۔۔۔

مرتد کا مطلب ہے۔ قرآن پاک کو ہدایت سمجھنے کے باوجود قرآن پاک کے ساتھ کسی اور چیز کی اطاعت کرنے والے کو مرتد کہتے ہیں۔ اس کے لیے مثال دینا چاہوں گی۔ کہ ساری دنیا مختلف قسم کے فرقوں پر تھی۔ یعنی کافر تھی۔ رسول ﷺ نے جب اعلان نبوت کیا۔ تو جو جو لوگ آپ ﷺ پر ایمان لائے۔ یعنی جنہوں نے قرآن پاک کو سچ سمجھا اور اس کی اطاعت کی۔ تو وہ ساری دنیا سے جدا ہو گئے۔ اور مسلم بن گئے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بن گئے۔ اب اگر یہ مسلم قرآن پاک کے ساتھ کسی اور چیز کی اطاعت کریں گے تو پھر مرتد ہو جائیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فرمابردار نہیں رہیں گے۔ یعنی مسلم نہیں رہیں گے۔ ان آیات میں مرتد کو پھر جانے والا کہا گیا۔ یعنی جس کسی راستے سے قرآن پاک کی طرف آیا تھا۔ قرآن پاک سے پھر کر پھر کسی فرقے کی اطاعت کرنے لگا۔ یعنی نام نہاد مفسر کی اطاعت کرنے لگا۔ اور مرتد ہو گیا۔

اللہ تعالیٰ سورہ انعام آیت 159 پارہ نمبر 8 میں فرماتے ہیں بیشک جن لوگوں نے اپنے دین میں فرقے بنا لیے ہیں اور گروہ بن گئے ہیں آپ ﷺ کا ان سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ بے شک ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کا ہے پھر وہ ان کو خود بتائے گا کہ وہ کیا کر رہے تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ فرقہ بنانے والوں سے نبی ﷺ کا کوئی تعلق نہیں ہے جب اللہ تعالیٰ نے فرقہ بنانے والوں سے رسول ﷺ کا تعلق ختم کر دیا تو اللہ تعالیٰ کے اس حکم کے بعد یہ نافرمانی یعنی کفر کس طرح سے جاری وساری ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ فرقہ پرست قرآن پاک سے مرتد ہو چکے ہیں۔ کیونکہ میرے آج کے موضوع والی آیات میں آپ دیکھیں گے کہ اللہ تعالیٰ کس طرح فرقہ پرستوں کو مرتد کہتے ہیں۔ کس طرح اندھا اور بہرا کہتے ہیں۔ مزے کی بات یہ ہے۔ کہ ان فرقہ پرستوں کا اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ سے تعلق بھی ختم کر دیا ہے۔ مگر یہ اندھوں اور بہروں کی طرح اپنے اپنے نام نہاد مفسروں کے دیے ہوئے راستے پر سختی سے قائم ہیں۔ کیونکہ سارا قرآن ان کو مرتد کہتا ہے۔ اور یہ اُسے مرتد کہتے ہیں۔ جو ان کا نام نہاد مفسر بتائے۔ ان کو یہ قتل کرنے کا حکم جاری کرتے ہیں۔ حالانکہ قرآن پاک کے مطابق یہ خود مرتد ہیں۔ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کے مطابق تمام فرقہ پرست مرتد ہیں۔ لیکن مرتد کی سزا موت ہرگز نہیں ہے۔ بلکہ قرآن پاک میں رسول ﷺ کا اعلان ہے۔ سورہ الالکفافرون میں اعلان ہے۔ کہ میرے لیے میرا دین اور تمھارے لیے تمھارا دین۔

خواتین وحضرات!

جو کوئی اللہ تعالیٰ کے سوا ان نام نہاد مفسروں کو اپنا معبود سمجھتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ سے پھر گیا ہے یعنی مرتد ہو گیا ہے۔ قرآن سے مرتد ہو گیا رسول ﷺ کے لائے ہوئے پیغام سے مرتد ہو گیا ہے۔ تو اسی بات کے لیے قیامت کا دن یعنی دین کا دن مقرر ہے۔ جس دن اللہ تعالیٰ دین کے بارے میں اپنا فیصلہ سنائے گا۔

سب لوگ فرقوں پر ہیں اور سب بہت خوش اور مطمئن ہیں کہ ہمارا فرقہ ہی صحیح ہے اور سچا ہے لہٰذا ہم جنت کے امیدوار ہیں اگر کسی کو قرآن پاک سے بتایا جائے کہ آئیں دیکھیں اس کے بارے میں قرآن کیا کہتا ہے تو ان پر پھر فرقہ واریت غالب آ جاتی ہے اور اس کا جواب دیتے ہیں کہ 73 فرقے ہونگے اور ایک فرقہ جنت میں جائے گا لہٰذا جس فرقے پر ہم ہیں وہ صحیح ہے اور اس کے حق میں دلائل دیتے ہیں۔ ان لوگوں کا فارمولہ ہوتا ہے کہ ہم قرآن اور حدیث کو ساتھ ملا کر عمل کرتے ہیں اور یہ لوگ اپنے فرقے والوں کو صحیح

اورٹھیک مانتے ہیں اوردوسرے فرقوں کی حدیثوں کوبلکل نہیں مانتے بلکہ ان احادیث پرعمل کرنے والے کوکافرسمجھتے ہیں ان کے پیچھے ان کی نمازنہیں ہوتی اوران کے جنازوں میں شرکت کرنے سےان کے نکاح ٹوٹ جاتے ہیں پھریہ متعلقہ فرقے والے سے اپنا نکاح دوبارہ کرواتے ہیں ۔یہ ہے ایک دوسرے کے فرقے سےنفرت کی انتہااور یہ نفرت کی فضا قتل وخون کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتے اوراس نفرت کی فضا کوقائم رکھنے کی کوشش کی جاتی ہےاوراسی نفرت کی انتہامیں دوسروں کی حدیثوں کوبلکل نہیں مانتے اس کے لئے میں مثال دیناچاہوں گی مثلاً73فرقے ہیں۔ایک فرقے پرمیں ہوں باقی رہ گئے 72فرقے اب میں جس فرقے پرہوں جن احادیث پرعمل کرنے والی ہوں وہی سچ اور جائز ہیں باقی 72فرقے میری نظرمیں گمراہ ہیں اوران کی احادیث بھی نا قابل اعتباراورنا قابل عمل ہیں اورصرف میرے فرقے والی احادیث ٹھیک ہیں۔

ہرکوئی اپنے باپ داداکےفرقےکوٹھیک سمجھتے ہیں اور یہ بات اس طرح ہپناٹائزکردی جاتی ہے کہ وہ اس معاملے میں سنجیدگی سے سوچنا گوارہ نہیں کرتے سوال ہے؟ کیا میں صرف اپنے فرقے کی احادیث کوصحیح مانوں گی اور72فرقوں کی احادیث کوغلط مانوں گی توکیایہ میرااسلام لانے کافامولہ ہوگا کیااس صورت میں گناہ گارنہیں ہوں گی کیا میں 73فرقوں کی تعلیمات حاصل کرکےان پرعمل کرسکتی ہوں ایسا کوئی سوچ بھی نہیں سوچتا۔صرف سوچ یہ ہے کہ میرافرقہ صحیح ہےاوردوسرے72فرقے غلط ہیں۔ایک حساس انسان کبھی نہ کبھی یہ ضرورسوچتاہے کہ کہیں نہ کہیں گڑبڑضرور ہے جوسب ایک دوسرے کوکافرکہتے ہیں ہم یہ بھول جاتے ہیں کہ ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کی ہدایت والی نصیحت والی سچی کتاب جوقیامت تک سچ اور جھوٹ میں فرق کرنے والی ہے۔وہ موجود ہے۔

سورہ النحل۔آیات 63 تا 64۔پارہ 14

اللہ کی قسم بیشک آپ ﷺ سے پہلے بھی بہت سی قوموں میں ہم رسول بھیج چکے ہیں۔پھرشیطان نے اُن کے اعمال انہیں خوبصورت بنا کر دکھائے۔پس وہی شیطان آج بھی لوگوں کاولی بناہواہےاوران کے لیےدردناک عذاب ہے۔اورہم نے آپ ﷺ پریہ کتاب صرف اس لیےنازل کی ہے۔تاکہ آپ ان پرواضح کردیں۔جس بات میں انہوں نے اختلاف کیا۔اور یہ کتاب ہدایت اوررحمت ہےان لوگوں کے لئے جواس پرایمان لاتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ قرآن پاک کواس لئے نازل کیا گیا ہے تاکہ آپ ﷺ ان لوگوں کے اختلافات قرآن پاک سے واضح کردیں۔یعنی ان اختلافات کی حقیقت ان پرکھول دیں۔جس میں یہ پڑے ہوئے ہیں۔اور یہ کتاب ایمان لانے والوں کے لئے ہدایت اوررحمت ہے۔

مگرفرقہ پرست اس کے سچ پرایمان لانے کے لئے تیارہی نہیں ہیں۔اس کی وجہ یہ ہے کہ لوگوں نے اللہ تعالیٰ کوچھوڑکرشیطان کواپناولی بنارکھاہے۔نام نہادمفسروں کواپناولی بنا رکھاہے۔

خواتین وحضرات!

کیایہ انسان کی عادت ہے۔کہ وہ اللہ تعالیٰ کوچھوڑکرشیطان کواپناولی بنالیتا ہے۔حالانکہ یہ قرآن پاک لوگوں کے اختلافات دورکرنے کے لئے آیاہے۔لوگوں کے اختلافات کی حقیقت کیاہے۔ان پرکھولنے کے لیے آیاہے۔مگرلوگوں نے ہمیشہ سے ہی اللہ تعالیٰ کوچھوڑکرشیطان کوولی بنایاہواہےاور اس طرح یہ لوگ دردناک عذاب کے مستحق بن چکے ہیں۔

سورہ النحل آیت 44 کادوسراحصہ پارہ 14

اور ہم نے آپ ﷺ کی طرف نصیحت (قران) نازل کیاہے۔تاکہ آپ ﷺ لوگوں کووضاحت سے بتادیں جوان کی طرف نازل کیا گیاہے۔اس لیے کہ وہ اس میں غوروفکر کریں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ ہم نے آپ ﷺ کی طرف نصیحت (قران) نازل کیاہے۔تاکہ آپ لوگوں کوواضح طورپر بتادیں جوان کی طرف نازل کیا گیاہے۔اس لیے کہ وہ اس میں غوروفکرکریں۔

خواتین وحضرات!

رسول ﷺ نےہمیں وضاحت سےقرآن پاک پہنچادیاہے۔کیاہم اس میں غوروفکرکرتے ہیں۔ہم کب اس میں غوروفکرکریں گے۔

سورہ انبیاءآیت 10 پارہ 17

بیشک ہم نے تمہاری طرف ایسی کتاب نازل کی ہے۔ جس میں تمہارے لیے نصیحت ہے۔ پھر کیا تم عقل نہیں رکھتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمار ہے ہیں۔ بیشک ہم نے تمہاری طرف ایسی کتاب نازل کی ہے۔ جس میں تمہارے لیے نصیحت ہے۔ پھر کیا تم عقل نہیں رکھتے۔

خواتین وحضرات!

قرآن پاک ہماری طرف نازل ہوا ہے۔قرآن پاک میں ہمارے لیے نصیحت ہے۔ اس بات کی ہمیں کس دن سمجھ آئے گی۔ کس دن عقل آئے گی۔

سورہ اعلیٰ۔ آیات 9 تا 15۔ پارہ 30

پس آپ ﷺ نصیحت کیجئے اگر نصیحت نفع دے۔ جو ڈرتا ہے وہ تو نصیحت قبول کرے گا اور اس سے وہی دور رہے گا۔ جو بڑا بدنصیب ہے۔ جو بہت بڑی آگ میں داخل کیا جائے گا پھر وہاں نہ جیے گا نہ مرے گا۔ بیشک وہ کامیاب ہوا جس نے خود کو پاک کیا اور اپنے رب کا نام یاد کیا اور نماز پڑھتا رہا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو نصیحت کہہ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے وہ تو قرآن کو قبول کرلے گا اور جو بڑا بدنصیب ہے وہ اس سے دور رہے گا اور آگ میں رہے گا بلاشبہ وہی کامیاب ہوا جو پاک ہوا یعنی جس نے نصیحت قبول کی قرآن پاک کو قبول کیا اور اپنی اصلاح کی وہی کامیاب ہوگا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ہم نے اپنی اصلاح قرآن پاک سے کرنی ہے قرآن پاک سے اصلاح کر کے خود کو پاک کرنا ہے جیسے اللہ تعالیٰ سورہ آل عمران کی آیت 164 پارہ 4 میں فرماتے ہیں کہ: ’’یقیناً اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر بڑا احسان کیا ہے کہ جب انہیں میں سے رسول بھیجا جو انہیں اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھ کر سناتا ہے اور ان کو پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے اگرچہ اس سے پہلے وہ یقیناً کھلی گمراہی میں تھے۔

خواتین وحضرات!

اگر ہم نے خود کو قرآن پاک کے ذریعے پاک نہ کیا تو ہم بھی گمراہ ہی ہیں۔

ہم آج قرآن پاک کے ذریعے معلوم کریں گے یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے ہمیں قرآن پاک کے ذریعے قیامت تک کے لیے کیا بتایا ہے۔ کہ

مرتد کسے کہتے ہیں۔ اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔

آئیں قرآن پاک سے مرتد بننے کا طریقہ دیکھتے ہیں۔ اس کا جواب اور اس کی تفسیر قرآن سے معلوم کرتے ہیں۔

ان آیات میں مسلم بننے کا طریقہ ہے۔ اس طریقے پر رسول ﷺ مسلم بنے۔ یعنی اسلام لائے۔ اور ہمیں بھی یہ طریقہ سکھایا۔

اب جو قیامت تک اس طریقے پر ایمان نہیں لائیگا۔ بلکہ کسی اور طریقے سے مسلم بننے کی کوشش کریگا۔ وہ مرتد ہے۔ اس کے حساب کے لیے اللہ تعالیٰ کافی ہے۔

سورہ البقرہ۔ آیات 135 تا 137 پارہ 1

وہ کہتے ہیں کہ یہودی ہو جاؤ یا نصرانی ہو جاؤ ہدایت پا جاؤ گے آپ ﷺ کہہ دو نہیں بلکہ ابراہیمؑ کی ملت جو یکسو تھی۔ اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھی۔ آپ ﷺ کہہ دو کہ ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور اس پر جو ہماری طرف نازل کی گئی اور جو نازل کی گئیں ابراہیمؑ اسماعیلؑ اسحاقؑ اور یعقوبؑ پر اور ان کی اولاد پر اور جو دیں گئیں موسیٰؑ اور عیسیٰؑ اور جو دوسرے نبیوں کو ان کے رب کی طرف سے دی گئیں ہم ان میں سے کسی کے درمیان فرق نہیں کرتے اور ہم تو اُسی کے مسلم ہیں۔ پھر اگر وہ اس طرح ایمان لائیں جس طرح آپ ﷺ اس پر لائے ہیں۔ تو وہ ہدایت پا گئے اور اگر وہ پھر جائیں تو پھر وہ ضد میں پڑ گئے ہیں۔ سو کافی ہے۔ ان کے مقابلے کے لیے تمہارا اللہ اور وہ سننے والا علم والا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیمؑ کے طرز عمل کی وضاحت کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ وہ لوگ یہودی یا نصرانی بننے کا کہیں کہ اس طرح

ہدایت مل جائے گی ۔ایسے تمام لوگوں کو آپ ﷺ کہہ دیں کہ نہیں بلکہ حضرت ابراہیمؑ کی ملت جو یکسو تھی ۔اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھی ۔

اللہ تعالیٰ نبی کریم ﷺ سے کہہ رہے ہیں کہ اس طرح کہو کہ ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے ۔

اور جو کتابیں ابراہیمؑ اسماعیلؑ اسحاقؑ اوران کی اولاد کو دی گئیں ہم ان تمام کتابوں کے درمیان فرق نہیں کرتے اور ہم تو اُسی کے مسلم ہیں ۔یعنی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار ہیں جس طرح آپ ﷺ نے یہ بات زبان سے کہی ہے اگر دوسرے لوگ اس طرح کہیں تو انہوں نے بھی ہدایت حاصل کرلی ۔

اور اگر وہ اس طرح مسلم نہ بنیں اور اس طریقے سے پھر جائیں ۔تو درحقیقت وہ ضد میں پڑ گئے ہیں ان کے مقابلے کے لیے اللہ تعالیٰ کافی ہے اور اللہ تعالیٰ سننے والا علم والا ہے ۔ان آیات میں مسلم بننے کا طریقہ موجود ہے ۔

آج ہمیں کوئی کہے ۔کہ سنی بن جاؤ یا شیعہ بن جاؤ ۔بریلوی بن جاؤ ۔یا کسی بھی فرقے کی آفر کرے تو ایسے لوگوں کو ہمارا وہی جواب ہے ۔جو رسول ﷺ کا جواب تھا ۔ہرگز نہیں بلکہ حضرت ابراہیمؑ کا طریقہ جو صرف ایک اللہ تعالیٰ کے ہو گئے تھے ۔اور وہ مشرک نہ تھے ۔یہ طرزِ عمل تمام رسولوں کا تھا ۔ان آیات میں ہمیں مسلم بننے کا طریقہ سکھایا گیا ہے ۔اور جو اس طریقے پر مسلم نہیں بنتا ۔وہ مرتد ہے ۔اور تمام فرقہ پرست اس طرح اسلام نہیں لاتے ۔ایمان نہیں لاتے ۔بلکہ وہ کلمے کے ذریعے مسلم بنتے ہیں ۔اور اس طریقے سے پھر چکے ہیں ۔

سورہ آل عمران ۔آیات 83 تا 85 ۔پارہ 3

پھر کیا وہ اللہ تعالیٰ کے دین کے سوا چاہتے ہیں حالانکہ آسمانوں اور زمین کی ساری چیزیں چاروناچار اللہ تعالیٰ ہی کی فرمابردار ہیں اور اُسی کی طرف سب کو پلٹنا ہے ۔آپ ﷺ کہہ دو کہ ہم ایمان لائے اللہ تعالیٰ پر اور جو ہماری طرف نازل کی گئی ہے اور جو ابراہیمؑ اسماعیلؑ اسحاقؑ اوران کی اولاد کی طرف نازل کی گئیں تھیں اور جو موسیٰؑ عیسیٰؑ کو دی گئیں اور دوسرے پیغمبروں کو دی گئیں تھیں ہم ان کے درمیان فرق نہیں کرتے اور ہم تو اُسی کے مسلم ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کے ہی فرمابردار ہیں ۔اور جو کوئی اسلام کے سوا اور دین اختیار کرنا چاہے گا ۔اُس سے وہ ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اور آخرت میں وہ نقصان پانے والوں میں سے ہوگا ۔

خواتین وحضرات !

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں حضرت ابراہیمؑ کا طریقہ بتایا جارہا ہے کہ کیا یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری والا دین یعنی اسلام چھوڑ کر کسی اور دین کی اطاعت کرنا چاہتے ہیں حالانکہ زمین اور آسمانوں کی تمام چیزیں چاہتے ہوئے یا نہ چاہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کررہی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف ہی سب کو پلٹنا ہے آپ ؐ کہہ دیں کہ ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور قرآن پر ایمان لائے اور جو دوسرے رسولوں کو کتابیں دیں گئیں ہم ان کے درمیان فرق نہیں کرتے اور ہم اللہ تعالیٰ کے فرمابردار ہیں ۔اس فرمابرداری کے سوا جو کوئی اور طریقہ اختیار کرے گا تو اس سے وہ طریقہ ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا ۔اور آخرت میں وہ نقصان پانے والوں میں سے ہوگا

خواتین وحضرآت !

آپ نے دیکھا کہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری یعنی اسلام ہمارا دین ہے ۔اور فرقہ پرستی ہمارا دین نہیں ہے ۔اگر کوئی فرقہ بنائے گا ۔تو وہ اسلام سے نکل جائیگا ۔جسے اللہ تعالیٰ ہرگز قبول نہیں کریں گے ۔اور آخرت میں وہ نقصان پانے والوں میں سے ہوگا ۔

سورہ فتح آیات 28 تا 29 کا پہلا حصہ پارہ 26

وہی تو ہے ۔جس نے اپنے رسول ﷺ کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا ۔تاکہ اسے سب دینوں پر غالب کردے ۔اور اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے ۔محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں ۔

خواتین وحضرات !

رسول کا مطلب ہے پیغام پہنچانے والا

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ ہی ہے ۔۔جس نے اپنے پیغام پہنچانے والے کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا ۔تاکہ اسے سب دینوں پر غالب کردے ۔اور اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے ۔محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے پیغام پہنچانے والے ہیں ۔یعنی قرآن پاک پہنچانے والے ہیں ۔

سورہ آل عمرآن آیات 144 پارہ 4

اور محمد ﷺ تو صرف ایک رسول ہیں یعنی ایک پیغام پہنچانے والے ہیں۔ آپ ﷺ سے پہلے بھی کئی رسول گزر چکے ہیں۔ پھر کیا اگر آپ ﷺ فوت ہو جائیں یا قتل کر دیے جائیں۔ تو تم الٹے پاؤں پھر جاؤ گے۔ اور جو کوئی الٹے پاؤں پھر جائے گا۔ وہ اللہ تعالیٰ کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ اور اللہ تعالیٰ بہت جلد شکر گزاروں کو بدلہ دے گا۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ محمد ﷺ تو صرف ایک پیغام پہنچانے والے ہیں۔ آپ ﷺ سے پہلے بھی کئی پیغام پہنچانے والے گزر چکے ہیں۔ پھر کیا اگر آپ ﷺ فوت ہو جائیں یا قتل کر دیے جائیں۔ تو تم الٹے پاؤں پھر جاؤ گے۔ یعنی مرتد ہو جاؤ گے۔ اور جو کوئی مرتد ہو جائے گا۔ وہ اللہ تعالیٰ کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ اور جو رسول ﷺ کے لائے ہوئے پیغام پر شکر کرنے والے ہوں گے۔ تو اللہ تعالیٰ بہت جلد شکر گزاروں کو بدلہ دے گا۔

خواتین و حضرات!

رسول ﷺ نے ہم تک قرآن پہنچایا۔ اگر لوگ قرآن سے مرتد ہو جائیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکے گے۔ اور اللہ تعالیٰ بہت جلد شکر گزاروں کو بدلہ دے گا۔

سورہ انبیاء آیات 105 تا 109 پارہ 17

اور بیشک ہم نے زبور میں لکھ دیا ہے۔ کہ زمین کے وارث ہمارے صالح غلام ہوں گے۔ بے شک اس قرآن میں غلامی کرنے والے لوگوں کے لیے پیغام ہے۔ اور ہم نے آپ ﷺ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ آپ ﷺ کہہ دو۔ کہ بے شک میری طرف یہی وحی کی جاتی ہے۔ کہ تمھارا معبود صرف ایک ہی معبود ہے۔ پھر تم کیا مسلم بنتے ہو۔ پھر اگر وہ پھر جائیں۔ تو آپ ﷺ کہہ دو کہ میں نے تم کو یکساں آگاہ کر دیا ہے۔ اور مجھے نہیں معلوم کہ جو وعدہ تم سے کیا جاتا ہے۔ وہ نزدیک ہے یا دور ہے۔

خواتین و حضرات۔

آپ نے دیکھا۔ کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ کا پیغام قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے۔ پھر رسول ﷺ کا پیغام قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اور بیشک ہم نے زبور میں لکھ دیا ہے۔ کہ زمین کے وارث ہمارے صالح غلام ہوں گے۔ بے شک اس قرآن میں غلامی کرنے والے لوگوں کے لیے پیغام ہے۔ اور ہم نے آپ ﷺ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ پھر اس کے بعد رسول ﷺ کا خطاب ہے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں۔ کہ بے شک میری طرف یہی وحی کی جاتی ہے۔ کہ تمھارا معبود صرف ایک ہی معبود ہے۔ پھر تم کیا مسلم بنتے ہو۔ یعنی پھر تم کیا اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرنے والے ہو۔ پھر اگر لوگ پھر جائیں۔ یعنی مرتد ہو جائیں۔ تو آپ ﷺ کہہ دو کہ میں نے تم سب کو برابر آگاہ کر دیا ہے۔ اور مجھے نہیں معلوم کہ جو وعدہ تم سے کیا جاتا ہے۔ وہ نزدیک ہے یا دور ہے۔

سورہ ال عمرآن آیات 60 تا 64 پارہ 3

یہ تمھارے رب کی طرف سچ ہے۔ پس آپ شک کرنے والوں میں سے نہ ہوں۔ پس آپ کے پاس علم آجانے کے بعد بھی لوگ اس کے بارے میں آپ سے جھگڑیں۔ تو کہہ دو کہ ہم اپنے بیٹوں کو بلاتے ہیں۔ تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ۔ ہم اپنی عورتوں کو بلاتے ہیں۔ تم اپنی عورتوں کو بلاؤ۔ اور ہم خود بھی موجود رہیں اور تم بھی موجود رہو۔ پھر اللہ تعالیٰ سے التجا کریں۔ اور جھوٹوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔ بے شک یہی بیان سچا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ اور بے شک اللہ تعالیٰ غالب حکمت والا ہے۔ پھر اگر وہ پھر جائیں۔ تو بے شک اللہ تعالیٰ فسادیوں کو جانتا ہے۔ کہہ دو اے کتاب والو۔ ایک بات کی طرف آؤ۔ جو تمھارے اور ہمارے درمیان یکساں ہے۔ کہ ہم اللہ تعالیٰ کی سوا کسی کی غلامی نہ کریں۔ اور نہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر کسی اور کو اپنا رب بنائیں۔ اور نہ کسی کو اس کا شریک ٹھہرائیں۔ پھر اگر وہ پھر جائیں۔ تو کہہ دیں۔ کہ گواہ رہو۔ کہ بے شک ہم تو مسلم ہیں۔

خواتین و حضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ ان آیات میں رسول ﷺ کی گواہی قیامت تک آنے والے دنیا بھر کے اُن لوگوں کے نام موجود ہے۔ جو قرآن پاک کے علم میں شک کرتے ہیں۔ اور قرآن پاک سے پھر کر فرقے بنا لیتے ہیں۔ رسول ﷺ ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کرنے والے تھے اور اُسی ایک اللہ تعالیٰ کے فرمابردار تھے۔ اگر لوگ ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی اور فرمابرداری سے پھر جائیں یعنی مرتد ہو جائیں۔ تو ایسے تمام لوگوں کے نام رسول ﷺ کا پیغام اور گواہی موجود ہے۔ کہ ہم تو اللہ تعالیٰ کے فرمابردار ہیں۔

خواتین و حضرات

ہم بھی کتاب والے ہیں۔ یعنی قرآن پاک کا دعویٰ کرنے والے لوگ ہیں۔ لہذا ہم بھی کتاب والے ہوئے۔ قرآن پاک کی تعلیمات دنیا بھر کے تمام کتاب والوں اور بغیر کتاب والوں سب کے لیے ہیں۔ ہماری بدقسمتی ہے۔ کہ ہم خود کو کتاب والا نہیں سمجھتے۔ اگر کتاب والا سمجھتے۔ تو کیا ہر طرف اس طرح کی فرقہ واریت ہوتی۔ اس طرح کفر اور

شرک ہوتا۔

۔آئیں قرآن پاک سے مرتد بننے کا طریقہ دیکھتے ہیں۔

سورہ آل عمرآن آیت 149 پارہ 4

اے ایمان والو اگر تم اُن لوگوں کی اطاعت کرو گے۔جنہوں نے کفر کیا ہے۔تو وہ تمھیں الٹے پاؤں پھیر دیں گے۔پھر تم نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔

خواتین وحضرات

اس آیت میں اللہ تعالیٰ ایمان والوں سے خطاب کر رہے ہیں۔ایمان کا مطلب سورہ محمد کی آیات 2 تا 3 کے مطابق ہے۔قرآن پاک کو سچ ماننے والے اور اس کی اطاعت کرنے والے۔اللہ تعالیٰ ایسے ہی لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔قرآن پاک کو سچ ماننے والو اور اس کی اطاعت کرنے والو۔اگر تم اُن لوگوں کی اطاعت کرو گے ۔جنہوں نے کفر کیا ہے۔یعنی فرقے بنائے ہیں تو وہ تمھیں الٹے پاؤں پھیر دیں گے۔یعنی تمھیں دوبارہ کافر بنا دیں گے۔پھر تم نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔

آئیں قرآن پاک سے مرتد اور کافر بننے کا طریقہ دیکھتے ہیں۔جس سے انسان الٹے پاؤں پھر جاتا ہے۔یعنی کفر کے راستے پر واپس چل پڑتا ہے۔اور مرتد بن جاتا ہے۔

آئیں قرآن پاک کا ایک اور فیصلہ دیکھتے ہیں۔کہ فرقے بنانے والے کافر ہیں۔

سورہ آل عمران آیات 100 تا 103 کا پہلا حصہ پارہ نمبر 4

اے ایمان والو! اگر تم کسی فرقے کی اطاعت کرو گے۔ اُن لوگوں میں سے جنہیں کتاب یعنی قرآن پاک دیا گیا ہے تو یہ تمہارے ایمان لانے کے بعد تمہیں دوباہ کافر بنا دیں گے۔اور تم کفر کر بھی کیسے سکتے ہو۔جبکہ تم پر اللہ کی آیات پڑھی جاتی ہیں۔اور اللہ کا رسول ﷺ تمہارے درمیان موجود ہے۔اور جو اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے تھام لے گا۔وہ ضرور سیدھے راستے کی ہدایت پا لے گا ۔اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ایسے ڈرو جیسے اُس سے ڈرنے کا حق ہے۔اور تمہیں مسلم کی حالت میں موت آنی چاہیے ۔اور اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو۔اور فرقے نہ بنانا۔

خواتین وحضرات

آپ نے قرآن پاک کا فیصلہ سنا۔کہ فرقہ بنانے سے انسان کافر بن جاتا ہے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ ایمان والوں سے خطاب کر رہے ہیں۔جنہیں کتاب یعنی قرآن پاک دیا گیا ہے۔یعنی ہم سے خطاب کر رہے ہیں۔یعنی قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔ایمان کا مطلب سورہ محمد کی آیات 2 تا 3 کے مطابق ہے۔قرآن پاک کو سچ ماننے والا اور اس کی اطاعت کرنے والا۔اللہ تعالیٰ ایسے ہی لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔قرآن پاک کو سچ ماننے والو اور اس کی اطاعت کرنے والو۔جن کو کتاب یعنی قرآن پاک دیا گیا ہے۔اگر تم کسی گروہ کی اطاعت کرو گے ۔تو وہ تمھیں ایمان لانے کے بعد دوبارہ کافر بنا دیں گے۔اور تم کسطرح کفر کر سکتے ہو۔جبکہ اللہ تعالیٰ کی آیات تم پر پڑھی جاتیں ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کا رسول ﷺ بھی تمھارے درمیان موجود ہے۔اور جو اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑے گا۔وہ سیدھے راستے کی ہدایت پالے گا۔اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔اور اس طرح ڈرو جس طرح ڈرنے کا حق ہے۔اور تمھیں اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری یعنی مسلم کی حالت میں موت آنی چاہیے۔جس کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو۔اور فرقے نہ بنانا۔ یعنی اگر ہم فرقے کی حالت میں مرے تو کفر کی حالت میں موت آئے گی۔

ان آیات میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جو رسول ﷺ کے دور میں تھے۔اور وہ لوگ بھی شامل ہیں۔ جو رسول ﷺ کے بعد قیامت تک آنے والے ہیں۔نہ رسول ﷺ کے زمانے میں فرقہ بنانے کی اجازت تھی۔اور نہ قیامت تک کسی کو ہے۔رسول ﷺ کے دور میں بھی رسول ﷺ کی سنائی گئی آیات کے زریعے اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم تھا۔اور مرتے دم تک اللہ تعالیٰ کا فرمابردار رہنے کے لیے قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم ہے۔اور اللہ تعالیٰ نے فرقہ بنانے سے منع کر دیا ہے۔کیونکہ فرقہ بنانے سے انسان دوبارہ کافر بن جاتا ہے۔

آیات کے الفاظ نوٹ کریں۔ایمان لانے کے بعد کسی گروہ کی اطاعت تمھیں دوبارہ کافر بنا دیگی۔یعنی ایمان لانے کے بعد پھر کفر ہو جائیگا۔

آپ نے قرآن پاک کا فیصلہ سنا۔کہ فرقہ بنانے سے انسان کافر بن جاتا ہے۔یعنی کفر کر لیتا ہے

ان آیات میں وہ لوگ شامل ہیں جو رسول ﷺ کے دور میں تھے۔اور وہ لوگ بھی شامل ہیں۔ جو رسول ﷺ کے بعد قیامت تک آنے والے ہیں۔نہ رسول ﷺ کے زمانے میں

فرقہ بنانے کی اجازت تھی۔اور نہ قیامت تک کسی کو ہے۔رسول ﷺ کے دور میں بھی اللہ تعالیٰ کی آیات کے ذریعے اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم تھا۔اور مرتے دم تک اللہ تعالیٰ کا فرمابردار رہنے کے لیے قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم ہے۔اور اللہ تعالیٰ نے فرقہ بنانے سے منع کر دیا ہے۔کیونکہ فرقہ بنانے سے انسان دوبارہ کافر بن جاتا ہے۔

آیات کے الفاظ نوٹ کریں۔ایمان لانے کے بعد کسی گروہ کی اطاعت تمھیں دوبارہ کافر بنا دیگی۔یعنی ایمان لانے کے بعد پھر کفر ہو جائیگا۔

آپ نے قرآن پاک کا فیصلہ سنا۔کہ فرقہ بنانے سے انسان کافر بن جاتا ہے۔یعنی کفر کر لیتا ہے

خواتین وحضرات

شیطان نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی تھی۔کیونکہ آدمؑ کو سجدہ نہیں کیا تھا۔تو وہ کافروں میں سے ہو گیا۔تو نام نہاد مفسروں نے کونسی فرمابرداری کی ہے۔اللہ تعالیٰ نے سورہ آل عمرآن کی آیات 102 تا 103 کے پہلے حصے میں حکم دیا ہے۔ اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔جیسا کہ ڈرنے کا حق ہے۔ مرتے دم تک مسلم رہنا۔یعنی میرا فرمابردار رہنا۔ سب مل کر اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قران پاک کو مظبوطی سے پکڑنا۔اور فرقے نہ بنانا۔

خواتین وحضرات

نام نہاد مفسروں نے جب فرقے بنا لیے تو مسلم نہ رہے۔یعنی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار نہ رہے۔اسلام سے نکل گئے۔یعنی کافر بن گئے۔یعنی نافرمان بن گئے۔جس طرح شیطان نافرمان بنا تھا۔دونوں نے ایک ہی کام کیا ہے۔فرمابردار یعنی مسلم تو تب تھے۔کہ اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کر لیتے۔قرآن پاک کو مظبوطی سے پکڑ لیتے۔نام نہاد مفسروں نے شیطان کی فرمابرداری کی ہے۔شیطان کے قدموں کی اطاعت کی ہے۔اور فرقہ پرستوں نے اسی کو اپنا ولی یعنی مددگار بنا لیا۔ایسے ظالموں کے لیے بہت برا بدلہ ہے۔انہوں نے قرآن پاک کے متضاد کام کر کے شیطان کو خوش کیا ہے۔اللہ تعالیٰ کا تو انہوں نے غضب ہی سمیٹا ہے۔

خواتین وحضرات

اللہ تعالیٰ نے کہا تھا۔کہ مجھ سے ڈرنا۔اور مرتے دم تک مسلم رہنا۔نام نہاد مفسر اللہ تعالیٰ سے بلکل نہیں ڈرے۔نہ صرف یہ کام خود کیا بلکہ اس کام کے لیے فرقے بنا لیے اور نافرمان بن گئے۔نہ صرف خود یہ کام کیا بلکہ اس کو مشن بنا لیا۔ تاکہ مرنے کے بعد بھی شیطان کا مشن جاری رہے۔اور شیطان کے قدموں کی اطاعت ہوتی رہے۔

تو کیا آپ اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کی اطاعت کریں گے۔

واضح دلائل قرآن پاک کا ایک صفاتی نام ہے

سورہ آل عمران۔آیات 105 تا 108۔پارہ 4

اور تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جو فرقوں میں بٹ گئے اور واضح دلائل یعنی قرآن آجانے کے بعد بھی ایک دوسرے سے اختلاف کرنے لگے اور ایسے ہی لوگوں کے لئے بہت بڑا عذاب ہے

جس دن بعض چہرے سفید ہونگے اور بعض چہرے سیاہ ہونگے تو وہ لوگ جن کے چہرے سیاہ ہوں گے۔کیا تم نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا تھا۔

بس اپنے کفر کی وجہ سے عذاب کا مزہ چکھو اور وہ لوگ جن کے چہرے سفید ہونگے وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت میں ہوں گے اور اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

یہ اللہ تعالیٰ کی آیات ہیں جو ہم آپ کو سچائی کے ساتھ پڑھ کر سناتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر ظلم نہیں چاہتا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جنہوں نے قرآن پاک کو پانے کے باوجود آپس میں اختلاف کر کے فرقے بنائے۔فرقے بنانے والوں کے منہ قیامت والے دن کالے ہونگے کیونکہ انہوں نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا ایمان یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب کو سچ ماننے اور اس کی اطاعت کا دعویٰ کرنے کے بعد فرقوں کی اطاعت اختیار کر لی اور اللہ تعالیٰ کی بات نا مان کر کفر کیا فرقہ بنانے والے لوگوں کے منہ قیامت والے دن کالے ہونگے اور یہ اپنے کفر کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا عذاب چکھیں گے اور جن لوگوں کے منہ سفید ہونگے وہ ایمان والے یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب کو سچ ماننے اور اس کی اطاعت کرنے والے لوگ ہونگے وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت میں ہونگے اور ہمیشہ اس رحمت میں رہیں گے۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے فرقے نہیں بنائے ہوں گے۔اور ایمان والی زندگی بسر کی ہوگی۔یہ اللہ تعالیٰ کی آیات ہیں جو آپ کو سچائی کے ساتھ پڑھ کر سنائیں جاتیں ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر ظلم کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا اس لئے ہر بات ٹھیک بتا تا ہے۔

خواتین وحضرات

الفاظ نوٹ کریں۔ایمان لانے کے بعد کفر کیا۔بس اپنے کفر کی وجہ سے عذاب کا مزہ چکھو۔ یعنی فرقہ بنانے سے انسان دوبارہ کفر کر لیتا ہے۔یعنی دوبارہ کافر بن جاتا ہے۔

سورہ آل عمران۔آیت 102 تا 103۔پارہ 4

اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ تعالیٰ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور مرتے دم تک مسلمان یعنی فرمابردار رہنا اور اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑ لو اور فرقے نہ بنانا اور یاد کرو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں نعمت یعنی قرآن پاک دیا جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے پھر اس نے تمھارے دلوں میں محبت ڈال دی اور تم اس کی مہربانی سے بھائی بھائی بن گئے اور تم تو آگ کے گڑھے کے کنارے تھے پھر اللہ تعالیٰ نے تم کو بچا لیا اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنی آیات کو تمہارے لئے کھول کر بیان کرتا ہے تا کہ تم ہدایت پاؤ۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ مرتے دم تک مسلمان یعنی اللہ تعالیٰ کا فرمابردار رہنے کا حکم دے رہیں ہیں جس کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑ لیا جائے اور فرقہ نہ بنایا جائے پھر اللہ تعالیٰ قیامت تک آنے والے لوگوں کو خبردار کر رہے ہیں اور فرماتے ہیں کہ یاد کرو جب تمہیں اللہ تعالیٰ نے نعمت دی نعمت قرآن پاک کا صفاتی نام ہے نبیؐ کے زمانے میں فرقوں کی بہتات اور لڑائی کو ختم کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے نعمت یعنی قرآن پاک نازل کیا جس کی وجہ سے جنگ وجدل کی کیفیت ختم ہو گئی سب لوگ آپس میں بھائی بھائی بن گئے حالانکہ قرآن پاک آنے سے پہلے وہ آگ کے کنارے اس طرح تھے جس طرح آج ہم ہیں۔قرآن پاک کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے انہیں بچا لیا اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنی بات وضاحت سے بیان کرتا ہے آج بھی فرقہ واریت کی وجہ سے ہمارا ملک آگ کے گڑھے کے کنارے کھڑا ہے اس طرح جب قرآن آیا تھا۔تو لوگ فساد اور جنگ وجدل کی دلدل میں پھنسے ہوئے تھے اسی طرح جس طرح آج ہم فرقہ واریت کی جنگ کی لپیٹ میں آچکے ہیں۔

اور سب صراط المستقیم کی تلاش میں فرقوں سے چمٹے ہوئے ہیں حالانکہ یہ قرآن صراط مستقیم ہے۔اگر ہم آج اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کے لائے ہوئے سچ یعنی قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑ لیں تو ہم آگ میں گرنے سے بچ جائیں گے پھر سے بھائی بھائی بن جائیں گے۔اگر ہم نے قرآن کو مضبوطی سے نہ پکڑا اور فرقوں پر ہی ہے تو ہم نے آگ میں گرنا ہی ہے اور قیامت والے دن بھی ہمارا منہ کالا ہوگا۔آئیں آج سے ہم فرقہ واریت سے توبہ کریں کفر سے توبہ کریں تا کہ جب ہم قیامت والے دن اللہ تعالیٰ کے دربار میں حاضر ہوں تو ہمارا منہ سفید ہو اور ہم اللہ تعالیٰ کی رحمت میں ہوں اور ہمیشہ رحمت میں رہینگے رحمت قرآن پاک کا ایک صفاتی نام ہے۔اور قرآن پاک کو بار بار رحمت کہا گیا ہے۔اگر ہم نے آج قرآن پاک کو رحمت سمجھ کر اس کی ہدایت پر عمل کیا تو یہ قرآن پاک آج بھی ہمارے لیے رحمت ہے اور کل بھی اللہ کے حضور رحمت ہوگا اور ہمارا منہ اس کی رحمت کی وجہ سے سفید ہوگا۔آئیں قرآن پاک کو مضبوطی سے تھام لیں کہ یہ کالا رنگ سفید رنگ میں تبدیل ہو جائے انشاء اللہ تعالیٰ۔

سورہ نساء آیت 115 پارہ 5

اور جو کوئی رسول کی مخالفت کرے۔ اس کے بعد بھی کہ اُس پر ہدایت واضح ہو چکی ہو اور ایمان والوں کے علاوہ کسی دوسرے راستے کی اطاعت کرے۔تو ہم اس کو اُسی طرف چلائیں گے۔جدھر وہ خود پھر گیا۔اور اسے جہنم میں جھونکیں گے۔

خواتین وحضرات

رسول ﷺ کی مخالفت ایمان والے لوگوں کے علاوہ راستہ ہے۔ایمان والوں کا راستہ ہدایت یعنی قرآن پاک ہے۔یہ رسول ﷺ کی اطاعت ہے۔ایمان کا مطلب ہے۔قرآن پاک کو سچ سمجھنا اور اسکی اطاعت کرنا۔قرآن پاک کی تعلیمات پہنچنے کے بعد جو کوئی دوسرا راستہ اختیار کرنا چاہے۔تو وہ کرے مگر اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔کیونکہ یہ ایمان والوں کا راستہ نہیں ہے۔جو ایمان والوں کا راستہ نہیں۔وہی رسول ﷺ کی مخالفت ہے۔

یعنی اطیعواللہ واطیعوالرسول کا مطلب ہے۔قرآن پاک کی اطاعت۔

آپ نے دیکھا۔

کہ ایمان والوں کے علاوہ ہر راستہ رسول ﷺ کی مخالفت ہے۔

سورہ محمد۔آیات 32 تا 34۔پارہ 26

بلاشبہ جن لوگوں نے کفر کیا اور اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکا۔انہوں نے ہدایت واضح ہو جانے کے بعد رسول ﷺ کی مخالفت کی وہ اللہ تعالیٰ کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے۔اور اللہ تعالیٰ ان کے اعمال برباد کر دے گا اے ایمان والو اطاعت کرو اللہ کی اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال کو ضائع نہ کر لو۔بے شک جن لوگوں نے کفر کیا پھر اسی کفر کی حالت میں مر گئے اللہ تعالیٰ انہیں کبھی معاف نہیں کرے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ مرتد لوگوں کی بات کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جن لوگوں نے قرآن پاک کو جان لیا یعنی ان پر واضح ہو گیا کہ یہ قرآن ہدایت ہے اس کے بعد کفر کیا یعنی فرقے بنائے اور دوسروں کو بھی اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکا یہ رسول ﷺ کی مخالفت ہے اور رسول ﷺ کی اطاعت اس طرح تھی کہ وہ قرآن پاک پر ایمان لاتے یعنی اس کو سچ سمجھتے اور اس کی اطاعت کرتے اس کو کہتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت۔ ورنہ اگر اسی کفر کی حالت میں موت آ گئی تو اللہ تعالیٰ ہرگز نہیں بخشے گا۔ یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی ہوگی۔۔۔۔

خواتین وحضرات!

اطیعو اللہ واطیعو الرسول کو سمجھنے کیلئے ان آیات کو بار بار پڑھنا چاہیے۔

سورہ مئومنون۔ آیات 65 تا 73۔ پارہ 18

آج مت چلاؤ ۔ بیشک ہماری طرف سے اب تمہیں مدد نہیں مل سکتی۔ یقیناً میری آیات تمہیں پڑھ کر سنائیں جاتیں تھیں اور تم اپنی ایڑیوں پر اُلٹے پاؤں پھر جاتے تھے۔ تکبر کرتے ہوئے تم اپنی مجلسوں میں قرآن کی شان میں بے ہودہ باتیں کرتے تھے۔ کیا انہوں نے اس کلام میں غور نہیں کیا۔ یا ان کے پاس کوئی ایسا آیا ہے۔ جو ان کے اگلے باپ دادا کے پاس نہیں آیا تھا۔ یا انہوں نے اپنے رسول کو نہیں پہچانا۔ جس کی وجہ سے وہ اس کے نافرمان ہیں۔ یا وہ یہ کہتے ہیں کہ وہ مجنوں ہے۔ بلکہ وہ ان کے پاس سچ یعنی قرآن لایا ہے اور سچ ہی ان کی اکثریت کو ناگوار ہے اور اگر کہیں سچ یعنی اللہ تعالیٰ ان کے خواہشات کی اطاعت کرتا تو آسمان اور زمین میں اور ان کے درمیان ہر چیز کا نظام درہم برہم ہو جاتا۔ بلکہ ہم نے ان کے پاس ان کی نصیحت یعنی قرآن بھیج دیا ہے۔ مگر وہ اپنی ہی نصیحت سے منہ موڑ رہے ہیں۔ کیا آپؐ ان سے کوئی معاوضہ طلب کر رہے ہیں۔ معاوضہ تو آپ کے رب کا دیا ہی بہتر ہے اور وہ بہترین رازق ہے اور بے شک آپؐ ان کو سیدھے راستے یعنی قرآن پاک کی طرف بلا رہے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو نصیحت کہہ رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے انکے لیے نصیحت یعنی قرآن بھیج دیا ہے۔ مگر انہوں نے اس سے منہ موڑ رکھا ہے۔ جب یہ لوگ جہنم میں چیخیں گے چلائیں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے پوچھیں گے کیا تمہیں میری آیات پڑھ کر نہیں سنائیں جاتی تھیں اور تم آیات سن کر اُلٹے پاؤں پھر جاتے تھے۔ یعنی مرتد ہو جاتے تھے۔ تکبر کرتے ہوئے تم اپنی مجلسوں میں قرآن کی شان میں بے ہودہ باتیں کرتے تھے۔ کیا انہوں نے اس کلام میں غور نہیں کیا۔ یا ان کے پاس کوئی ایسا آیا ہے۔ جو ان کے اگلے باپ دادا کے پاس نہیں آیا تھا۔ یا انہوں نے اپنے رسول کو نہیں پہچانا۔ جس کی وجہ سے وہ اس کے نافرمان ہیں۔ حالانکہ رسول ﷺ تو انہیں سیدھے راستے یعنی قرآن پاک کی طرف بلاتے ہیں۔ مگر وہ اپنی ہی نصیحت سے منہ موڑ رہے ہیں۔ کیا آپؐ ان سے کوئی معاوضہ طلب کر رہے ہیں۔ معاوضہ تو آپ کے رب کا دیا ہی بہتر ہے اور وہ بہترین رازق ہے اور بے شک آپؐ ان کو سیدھے راستے کی طرف بلا رہے ہیں۔

مرتد قرآن پاک میں فرقہ پرستوں کو کہا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرقے بنانے سے منع کیا ہے۔ فرقہ پرست اللہ تعالیٰ کی آیات سے مرتد ہو کر فرقے بناتے ہیں۔ اس طرح قرآن پاک سے منہ موڑ رکھا ہے۔ حالانکہ رسول ﷺ تو انہیں سیدھے راستے یعنی قرآن پاک کی طرف بلاتے ہیں۔

سورہ محمد۔ آیات 8 تا 11 پارہ 26

جن لوگوں نے کفر کیا ان کیلئے تباہی ہے اور اللہ تعالیٰ ان کے اعمال برباد کر دے گا یہ اس لئے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے نازل کیا تھا اسے انہوں نے ناگوار سمجھا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال ضائع کر دیے۔ کیا وہ زمین میں چل پھر کر نہیں دیکھتے کہ کیا جو لوگ ان سے پہلے گزر چکے ہیں ان کا انجام کیا ہوا اللہ تعالیٰ نے انہیں تباہ و برباد کر دیا اور کافروں کیلئے ایسی ہی سزائیں ہوتی ہیں یہ اس لئے کہ ایمان والوں کا تو اللہ تعالیٰ حامی و ناصر ہے اور کافروں کا کوئی بھی حامی و ناصر نہیں ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کفر یعنی فرقہ پرستی کی مکمل وضاحت کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں ان کے اعمال برباد کر دوں گا جو اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ قرآن کو پسند نہیں کرتے ان کیلئے تباہی ہے ان کے کفر یعنی فرقہ پرستی کی وجہ سے اور اللہ تعالیٰ ان کے اعمال برباد کر دے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے کافروں یعنی فرقہ پرستوں کی سزا دیکھی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں کافروں کو ایسے ہی سزائیں دیتا ہوں کیوں کہ ایمان والوں یعنی قرآن پاک کو سچ سمجھنے والے اوران کی اطاعت کرنے والوں کو ایمان والا کہا جاتا ہے یعنی ایمان والوں کا دوست اور مددگار تو اللہ تعالیٰ ہے اور کافروں کا کوئی دوست اور مددگار نہیں ہے۔

سورہ المائدہ آیت 3 کا دوسرا حصہ پارہ 6

آج کے دن ہم نے تمھارے لیے تمھارا دین مکمل کر دیا ہے۔اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی ہے اور تمھارے لیے دین اسلام یعنی فرمابرداری کے دین کو پسند کر لیا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ ہمارا دین کیا ہے ہمارا دین اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری ہے۔اور اللہ تعالیٰ صرف اپنی فرمابرداری کے دین کو ہی پسند کرتے ہیں۔کیا ہم اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری والا دین اختیار کیے ہوئے ہیں۔یا فرقوں کی اطاعت اختیار کیے ہوئے ہیں۔

سورہ قلم آیت 35 پارہ 29

کیا ہم مسلم کو مجرم کے برابر کر دیں گے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ مسلم یعنی اپنے فرمابردار انسان اور مجرم انسان کے بارے میں اپنا فیصلہ سنا رہے ہیں۔اپنا حکم سنا رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ کیا میں ان دونوں کو برابر کردوں گا۔یعنی ان کو اللہ تعالیٰ کبھی برابر نہیں کریں گے۔

سورہ قلم آیت 35 تا 36 پارہ 29

کیا ہم مسلم کو مجرم کے برابر کر دیں گے۔تمھیں کیا ہو گیا ہے تم کیسے فیصلے کرتے ہو۔

خواتین حضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ مسلم یعنی اپنے فرمابردار انسان اور مجرم انسان کے بارے میں اپنا فیصلہ سنا رہے ہیں۔اپنا حکم سنا رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ کیا میں ان دونوں کو برابر کردوں گا۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔تمھیں کیا ہو گیا ہے تم کیسے فیصلے کرتے ہو۔آئیں اس موضوع پر بات کرتے ہیں۔

مسلم کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کا فرمابردار اور فرقہ پرست کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کا مجرم۔جو لوگ اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بن کر رہیں گے یعنی قرآن پاک کی اطاعت فرمابرداری کریں گے۔کیا وہ مجرموں کے برابر ہوں گے۔مثلاً قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے فرقے بنانے سے منع کیا ہے۔اور مرتے دم تک مسلم یعنی فرمابردار رہنے کا حکم دیا۔تو اب جو فرقے بنائیں گے وہ مجرم بن گئے اور جو اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بن کر رہیں گے یعنی اللہ تعالیٰ کی رسی کو مظبوطی سے پکڑ لیں گے۔وہ مسلم ہوئے۔اور فرقے بنانے والے اللہ تعالیٰ کے مجرم ہوئے۔اور اسلام سے نکل گئے۔یعنی مسلم نہ رہے۔یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری سے نکل گئے۔سرکش ہوگئے۔باغی ہوگئے کہ رسول ﷺ کے لائے ہوئے پیغام سے مرتد ہوگئے۔تو مجرم اور مسلم میں فرق واضح ہوگیا۔کہ فرقہ بنانے کے بعد وہ مجرم بن گئے۔اور مزے کی بات یہ ہے۔کہ یہ مجرم ہمیں کہانیوں کے زریعے بہکا رہیں ہیں۔اور جنت میں جانے کے عجیب عجیب طریقے دریافت کرتے رہتے ہیں۔کبھی خواب دیکھ لیا۔اور کبھی کسی بابے نے بشارت دے دی۔اور کبھی اوپر سے اُڑتا ہوا کاغذ آ گیا۔اور اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ نے قرآن پاک میں جو آسان طریقہ بتایا ہے۔اس کو مانتے ہی نہیں۔رسول ﷺ کے ساتھ شفاعت کی وہ کہانیاں جوڑ رکھی ہیں۔اس کے بارے میں کوئی ایک آیت بھی قرآن پاک میں نہیں ہے۔کیا رسول ﷺ اللہ تعالیٰ کے نافرمان اور کافر مرتد کے لیے سفارش کریں گے۔اور ایسے انسان کے لیے جس نے رسول ﷺ کے لائے ہوئے پیغام کو رد کر دیا۔ٹھکرا دیا ہو۔

اگر ان سے کہا جائے کہ قرآن پاک کی اطاعت کرنے والا جنت میں جائیگا۔تو تڑپ جاتے ہیں۔اور اپنے فرقے کے لیے مرے جاتے ہیں اور قرآن پاک چھڑوا کر ہی دم لیتے ہیں۔

آئیں ان آیات کو تفصیل سے دیکھتے ہیں۔

سورہ قلم آیات 35 تا 53 پارہ 29

بیشک پرہیز گاروں کے لیے ان کے رب کے پاس نعمتوں والی جنتیں ہیں۔تو کیا ہم مسلم یعنی فرمابرداروں کو مجرموں کی طرح کر دیں گے۔تمھیں کیا ہو گیا ہے۔تم کیسے فیصلے کرتے ہو۔کیا تمھارے پاس کوئی کتاب ہے۔جس میں تم پڑھتے ہو۔یقیناً اس میں تم کو اپنی پسند مل جاتی ہیں۔کیا تم ہم سے قیامت تک کی قسمیں لے چکے ہو۔کہ بیشک تم جس چیز کا حکم کروگے۔وہ تم کو ملے گی۔ان سے پوچھیے کہ ان باتوں کا ان میں دعوے دار کون ہے۔کیا انہوں نے اللہ تعالیٰ کے شریک بنا رکھے ہیں۔تو چاہیے کہ اپنے شریکوں کو لے

آ ئیں۔اگر وہ سچے ہیں۔جس دن پنڈلی سے پردہ اُٹھایا جائے گا۔اور لوگوں کو سجدے کے لیے بلایا جائے گا۔تو یہ لوگ سجدہ نہ کر سکیں گے۔ان کی آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی۔اُن پر زلت چھا رہی ہوگی۔اور وہ دنیا میں سجدوں کی طرف بلائے جاتے تھے۔اور وہ صحیح اور سالم تھے۔بس مجھے اور ان کو چھوڑ دیجیے جو اس کلام کو جھٹلاتے ہیں۔ہم ان کو آہستہ آہستہ اس طرح تباہی کی طرف لے جائیں گے۔کہ ان کو خبر بھی نہیں ہوگی۔اور میں ان کو مہلت دے رہا ہوں۔بیشک میری تدبیر بڑی زبردست ہے۔کیا آپ ﷺ ان سے کوئی اجر چاہتے ہیں۔کہ وہ اس تاوان سے دبے چلے جاتے ہیں۔یا ان کے پاس غیب ہے۔کہ اسکو لکھ لیتے ہیں۔بس اپنے رب کے حکم کے لیے آپ ﷺ صبر کریں۔اور مچھلی والے یونس کی طرح نہ ہو جانا جس نے اپنے رب کو پکارا۔اور وہ غم سے بھرا ہوا تھا۔اگر آپ کے رب کی اُس پر نعمت نہ ہوتی۔تو وہ چٹیل میدان میں ڈال دیا جاتا۔اور وہ ملامت زدہ ہوتا۔پھر اس کو آپ کے رب نے چن لیا۔اور اس کو صالحوں میں سے کر دیا۔جب کافر قرآن پاک کو سنتے ہیں۔تو آپ ﷺ کو ایسی نظروں سے دیکھتے ہیں کہ آپ کو اپنی نظروں سے ڈگمگا دیں۔اور وہ کہتے ہیں۔کہ یہ تو ایک مجنوں ہے حالانکہ یہ قرآن تو تمام جہان والوں کے لیے ایک نصیحت ہے۔

خواتین حضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ مسلم اور مجرموں کے درمیان قیامت آنے سے پہلے ہی فیصلہ سنا رہے ہیں۔اور یہی فیصلہ قیامت والے دن بھی ہوگا۔کیونکہ قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی سچی باتیں ہیں۔اور ان میں تبدیلی نہیں ہوسکتی۔اور نہ ان میں کوئی تبدیلی کر سکتا ہے۔فرقہ پرستوں کے پاس ان کے نام نہاد مفسروں کی کتابیں ہیں۔جس میں فرقہ پرستوں کو اپنی پسند کی باتیں مل جاتیں ہیں۔اور فرقہ پرست وہ کہانیاں اللہ تعالیٰ کے بارے میں سناتے ہیں۔مثلاً قیامت کے دن اللہ تعالیٰ جس کو چاہے گا جنت میں لے جائیگا۔اور کوئی کتنا بھی اچھا کیوں نہ ہو اللہ تعالیٰ کسی برائی کو پکڑ کر غلط فیصلہ کریگا۔اسلیے کہ اللہ تعالیٰ جو چاہے گا وہ کرے گا۔فرقہ پرست وہ مشرک ہیں جن کے رب نام نہاد مفسر ہیں۔جو اس طرح کی غلط ملط کہانیاں ان کو سناتے رہتے ہیں۔ان نام نہاد مفسروں نے قرآن پاک کے مقابلے میں کتابیں قرآن پاک کو جھٹلانے کے لیے ان کو دے رکھی ہیں۔اس طرح قرآن پاک کو جھٹلانے کا کام جاری و ساری ہے۔ان نام نہاد مفسروں کی کیا حیثیت ہے۔کیا ان کے پاس غیب کا علم ہے۔غیب کا علم اللہ تعالیٰ اپنی کتاب کے علم کو کہتے ہیں۔جو صرف اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں کو دیتے ہیں۔جس میں اللہ تعالیٰ کے وعدے اور قسمیں ہوتیں ہیں۔جو یہ نام نہاد مفسر باتیں کرتے ہیں کیا انہوں نے اللہ تعالیٰ کے شریک بنا رکھے ہیں۔کہ انہوں نے بھی ان کو غیب کا علم یعنی اپنی کتاب دے رکھی ہے۔نعوز باللہ اپنی طرف سے ان کے پیغام پہنچانے والے بنے ہوئے ہیں۔اگر ایسا ہے۔تو چاہیے کہ اپنے شریکوں کو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں لے آئیں۔اگر وہ سچے ہیں۔

بیشک پرہیزگاروں کے لیے ان کے رب کے پاس نعمتوں والی جنتیں ہیں۔پرہیزگار کا مطلب ہے قرآن پاک کے سچ کو ماننے والے اور قرآن پاک سے اپنی اصلاح کرنے والے۔ان کے لیے اللہ تعالیٰ کے پاس نعمتوں والی جنتیں ہیں۔یہ مسلم یعنی اللہ تعالیٰ کے فربردار لوگوں کا انجام ہوگا۔جس دن پنڈلی سے پردہ اُٹھایا جائے گا۔اور لوگوں کو سجدے کے لیے بلایا جائے گا۔مسلم تو سجدہ کر لیں گے۔مگر مجرم یعنی فرقہ پرست سجدہ نہ کر سکیں گے۔ان کی آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی۔اُن پر زلت چھا رہی ہوگی۔اور وہ دنیا میں سجدوں کی طرف بلائے جاتے تھے۔اور وہ صحیح اور سالم تھے مگر نہیں آتے تھے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔بس مجھے اور ان کو چھوڑ دیجیے جو اس کلام کو جھٹلاتے ہیں۔ہم ان کو آہستہ آہستہ اس طرح تباہی کی طرف لے جائیں گے۔کہ ان کو خبر بھی نہیں ہوگی۔اور میں ان کو ڈھیل دے رہا ہوں۔بیشک میری تدبیر بڑی زبردست ہے۔فرقہ پرست جو قرآن پاک کو جھٹلانے میں لگے ہوئے ہیں۔اللہ تعالیٰ ان کو اس طرح تباہی کی طرف لے جائیں گے۔کہ ان کو پتہ بھی نہیں چلے گا۔

خواتین حضرات

فرقہ پرست اللہ تعالیٰ کو کس طرح کا سجدہ کرتے ہیں۔جس میں الفاظ کے معنی کا بھی پتہ نہیں ہوتا۔بغیر سمجھے کا سجدہ۔اصل دلی سجدے تو اپنے نام نہاد مفسر کو کرتے ہیں۔جس سے وہ نماز سیکھتے ہیں۔ان کی مرضی کی ساری نماز پڑھتے ہیں۔کیا یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی مرضی کی نماز پڑھتے ہیں۔تمام فرقے والے دوسروں کی نماز کو غلط ثابت کرتے ہیں۔کیا ان کے نام نہاد مفسر کے کہنے سے ان کی نماز قبول ہو جائیگی۔وضو کا طریقہ یہ نام نہاد مفسر بتاتے ہیں۔نماز کا طریقہ یہ نام نہاد مفسر بتاتے ہیں۔قرآن پاک کا مطلب یہ نام نہاد مفسر بتاتے ہیں۔دنیا کے سارے کام یہ بتاتے ہیں پھر یہ دوسرے نام نہاد مفسروں کو قبول کیوں نہیں کرتے۔اُن کے پیچھے ان کی نماز کیوں نہیں ہوتی۔ان کے جنازے پڑھنے سے ان کے نکاح کیوں ٹوٹ جاتے ہیں۔اس لیے کہ ان کی نظر میں ان کی نماز نہیں ہوتی کیونکہ وہ ان کے مفسر کے بتائے ہوئے طریقے پر نہیں ہوتی۔ان کے نکاح بھی اسی لیے ٹوٹتے ہیں۔کہ ان کا نام نہاد مفسر کہتا ہے۔کیا انہوں نے اپنے نام نہاد مفسر کو رب نہیں بنایا۔جس طرح نام نہاد مفسر نکاح جوڑتا ہے۔پھر جڑ جاتا ہے۔یہ سارے کام ان فرقوں کے نام نہاد مفسر کرتے ہیں۔اس طرح لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے لائے ہوئے قرآن پاک کو چھوڑ کر ان نام نہاد مفسروں کی کتابیں پکڑ رکھی ہیں۔رسول ﷺ تو ان کے پاس غیب کا علم یعنی قرآن پاک لائے تھے۔جس میں سارے طریقے تھے۔یہ قرآن پاک کو پکڑ نہیں سکے۔کیا رسول ﷺ نے ان سے کوئی اجر مانگ لیا ہے۔یا اس کے بدلے میں کوئی تاوان مانگ لیا تھا۔کہ قرآن پاک ان کی دسترس سے باہر ہو گیا ہے۔

ن آیات میں اللہ تعالیٰ رسول ﷺ کو بڑے پیار سے لوگوں کے نامناسب رویے پر سمجھا رہے ہیں۔ کہ لوگوں کے برے رویے پر صبر کریں۔ اور یونس کی طرح بے صبرے نہ ہوں۔

ان آیات کو بہت غور سے پڑھیں اور بار بار پڑھیں۔ جو حال پہلے لوگوں کا تھا وہ حال آج بھی لوگوں کا ہے۔ زرا فرقہ پرستوں کو قرآن پاک کی آیات تو دکھائیں۔ اور پھر ان کی حالت دیکھیں کہ کس کس طرح اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کو جھٹلاتے ہیں۔ اور کس طرح کوشش کریں گے کہ آپ کے قدم ڈگمگا دیں۔ کافروں کا یہ رویہ رسول ﷺ کے ساتھ تھا اور آج بھی یہی رویہ فرقہ پرستوں کا قرآن پاک کے ساتھ ہے۔ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ صرف اپنی کتاب کو کتاب سمجھتے ہیں۔ اور اپنے مقابلے میں کسی کی کتاب کو کچھ حیثیت نہیں دیتے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ صرف ایک ہے۔ اور کتاب بھی ایک ہے۔ اور بس۔ رسول ﷺ کی لائی ہوئی آیات دیکھ کر فرقہ پرست ان کو جھٹلانے کے لیے تڑپ تڑپ جاتے ہیں۔ کان کھول کر سن لو۔ ایسے تمام لوگوں کو جواب ہے۔ کہ یہ قرآن تو تمام جہان والوں کے لیے ایک نصیحت ہے۔ اور یہ کسی کے باپ دادے کی جاگیر نہیں ہے۔ اور نہ تمھارے نام نہاد مفسروں کی جاگیر ہے۔ جن کو مسلم بننا بھی گوارہ نہ ہوا۔ یعنی وہ اسلام ہی نہیں لائے۔ کیا ہم ان کی بتائی ہوئی نماز پڑھیں گے۔ پھر تو ہم نے اپنی نماز کو ضائع کر لیا۔ وقت بھی برباد کیا اور ہاتھ بھی کچھ نہ آیا۔ فرقہ پرست تو ایک دوسرے کی نماز کو قبول نہیں کرتے۔ تو کیا اللہ تعالیٰ قبول کرے گا۔ اللہ تعالیٰ کہاں قبول کرے گا۔ چاہے ساری رات ہی کیوں نہ پڑھتے رہو۔

دین کے بارے میں رسول ﷺ کا خطاب

سورہ آل عمران۔ آیات 19 تا 20۔ پارہ نمبر 3

اللہ تعالیٰ کے نزدیک صرف دین اسلام ہے اور ان لوگوں میں جنھیں کتاب دی گئی۔ علم آجانے کے بعد جو اختلاف کیا تو اس کی وجہ محض ان کی باہمی ضد تھی۔ اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی آیات سے کفر کرتا ہے تو بیشک اللہ تعالیٰ اس کا جلد حساب لینے والا ہے پھر اگر آپؐ کے ساتھ یہ جھگڑا کریں تو آپ ﷺ کہہ دیجیے کہ میں نے تو اپنا چہرہ اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری میں جھکا دیا ہے۔ اور میرے اطاعت گزاروں نے بھی۔ آپ کتاب والوں اور اُمیوں سے کہہ دیجیے کہ کیا تم بھی اسلام لاتے ہو اگر وہ اسلام لے آئیں تو انہوں نے ہدایت پالی اور اگر پھر جائیں تو بیشک آپؐ پر پیغام پہنچا دینے کی ذمہ داری ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے غلاموں کو خوب دیکھ رہا ہے۔

خواتین و حضرات

ان آیات میں رسول ﷺ کا خطاب ہے۔ جو قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے۔ رسول ﷺ اپنا دین سکھا رہے ہیں۔ قرآن پاک کا علم آنے کے بعد کفر کرنا یعنی فرقے بنانے کی وجہ صرف لوگوں کی ضد بازی ہے۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کے علم کو دین اسلام کہہ رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک صرف دین اسلام ہے اسلام کہتے ہیں فرمابرداری کو یعنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری ہی دین ہے۔ نبی ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے اور میری اطاعت کرنے والوں نے اپنا چہرہ اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری میں جھکا دیا ہے ۔یعنی اسلام لے آیا ہوں۔ پھر آپؐ دنیا بھر کے تمام لوگوں سے فرماتے ہیں۔ جو کتاب والے ہوں یا بغیر کتاب والے ہوں یعنی ان پڑھ ہوں۔ کہ کیا تم بھی اسلام لاتے ہو۔ یعنی کہ کیا تم بھی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بنتے ہو۔ اگر وہ اسلام لے آئیں۔ یعنی اگر وہ اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بن گئے یعنی قرآن پاک کی فرمابرداری اختیار کر لی. تو انہوں نے بھی ہدایت پالی، اگر وہ پھر جائیں تو آپؐ پر پیغام پہنچا دینے کی ذمہ داری ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے غلاموں کو خوب دیکھ رہا ہے۔

کیا اسے کہتے ہیں اطیع اللہ واطیع الرسول۔ جو ہم لوگوں نے قرآن پاک آنے کے بعد جو فرقے بنائے۔ وہ صرف ضد کی وجہ سے بنائے ہیں۔ اور اطیع اللہ اور اطیع الرسول کو قرآن پاک سے سمجھا ہی نہیں۔ اور اپنے باپ دادا کے راستے کی اطاعت کر رہے ہیں۔ ان آیات میں رسول ﷺ کی اطاعت کرنے والے وہ لوگ ہیں۔ جو اسلام لانے والے ہیں۔ اور جو فرقے بنانے والے ہیں۔ وہ اسلام سے پھر جانے والے لوگ ہیں۔

ان آیات میں رسول ﷺ نے اسلام لانے کا طریقہ سکھایا اور اپنے اطاعت گزراوں کے زریعے بھی دکھایا۔ اب قیامت تک آنے والے رسول ﷺ کے اطاعت گزار اس طریقے پر اسلام لانے والے ہوں گے۔ اور ہدایت پانے والے ہوں گے۔

جبکہ فرقوں کی اطاعت کرنے والے اسلام سے پھر جانے والے لوگ ہیں ایسے تمام لوگوں سے اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں۔

کہ آپؐ پر پیغام پہنچا دینے کی ذمہ داری ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے غلاموں کو خوب دیکھ رہا ہے۔

رسول ﷺ نے بھی ایک اللہ تعالیٰ کی فربرداری کی۔ یہ رسول ﷺ کا دین ہے۔ اور ان کے اطاعت گزاروں کا بھی دین ہے۔ جو رسول ﷺ کے لائے ہوئے پیغام یعنی قرآن پاک کو قبول کر لیں گے۔ وہ اسلام لانے والے ہوں گے۔ اور فرقے بنانے والے پھر جانے والے یعنی مرتد ہیں۔

سورہ آل عمرآن آیات 85 تا 91 پارہ 3

اور جوکوئی اسلام کے سوا کوئی اور دین چاہے گا۔تو اُس سے ہرگز قبول نہ کیا جائے گا۔اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں ہوگا۔ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کیوں ہدایت دے سکتا ہے۔جنہوں نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا۔حالانکہ وہ خود گواہی دے چکے ہیں۔کہ یہ رسول ﷺ سچ پر ہے۔اور ان کے پاس واضح دلائل بھی آ چکی ہیں۔یعنی قرآن پاک۔اور اللہ تعالیٰ ایسے ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔ایسے لوگوں کا بدلہ یہی ہے۔کہ ان پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہو۔وہ اس لعنت میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور نہ ان کے عذاب میں کمی کی جائے گی۔اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی۔ہاں اس کے بعد جن لوگوں نے توبہ کی اور اپنی اصلاح کر لی۔بے شک اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔بے شک جن لوگوں نے کفر کیا۔پھر کفر میں بڑھتے چلے گئے۔اُن کی توبہ ہرگز قبول نہیں کی جائے گی۔اور یہی لوگ گمراہ ہیں۔بے شک جن لوگوں نے کفر کیا اور اسی حالت میں مر گئے۔اگر کوئی پوری زمین کے برابر سونا فدیہ میں دینا چاہے گا۔تو اُس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔یہی لوگ ہیں۔جن کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔اور ان کا کوئی مددگار نہیں ہوگا۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں اللہ تعالیٰ قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔اور کفر کرنے والے یعنی فرقہ بنانے والے لوگوں کے بارے میں تفصیل سے بات کر رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اسلام یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کے سوا کوئی اور دین ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ پھر کفر کرنے والے یعنی فرقہ بنانے والے لوگوں کے بارے میں کہتے ہیں۔کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے رسول ﷺ کے بارے میں گواہی دی۔کہ وہ سچ پر ہے اور ان کے پاس واضح دلائل یعنی قرآن پاک بھی آ گیا۔پھر اس کے باوجود انہوں نے فرقے بنائے۔ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہو۔ وہ اس لعنت میں ہمیشہ رہیں گے۔نہ ان کے عذاب میں کمی کی جائے گی۔اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی۔ہاں البتہ ایسا کام کرنے کے بعد جن لوگوں نے دنیا میں توبہ کی اور اپنی اصلاح کر لی۔بے شک اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔بے شک جن لوگوں نے کفر کیا۔یعنی فرقے بنائے پھر کفر میں بڑھتے چلے گئے۔یعنی فرقہ واریت میں بڑھتے چلے گئے تو اُن کی توبہ ہرگز قبول نہیں کی جائے گی۔اور یہی لوگ گمراہ ہیں۔بے شک جن لوگوں نے کفر کیا یعنی فرقے بنائے اور اسی حالت میں مر گئے۔اگر کوئی پوری زمین کے برابر سونا فدیہ میں دینا چاہے گا۔تو اُس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔یہی لوگ ہیں۔جن کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔اور ان کا کوئی مددگار نہیں ہوگا۔

خواتین وحضرات

ان آیات سے ہم نے جانا کہ فرقے بنانے والے رسول ﷺ کو جھٹلانے والے ہیں۔اور ان آیات سے ہم نے جانا کہ فرقہ بنانے والے گمراہ ہیں۔

خواتین وحضرات

اسلام یا مسلم کا مطلب ہے۔فرمابرداری یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری۔فرقے بنانے والے تو اپنے نام نہاد مفسروں اور فرقہ پرستوں کی فرمابرداری کرتے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری نہیں کرتے۔یعنی قرآن پاک کی فرمابرداری نہیں کرتے۔اس طرح وہ کافر یعنی نافرمان بن جاتے ہیں۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرقے بنانے سے منع کیا ہے۔مگر فرقہ پرست اللہ تعالیٰ کے نافرمان بن کر فرقے بناتے ہیں۔اور کافر بن جاتے ہیں۔جو ان فرقوں کی اطاعت کرے گا۔وہ بھی کافر ہوگا۔اور کافر جنت میں نہیں جا سکتا۔یعنی ایمان لانے کے بعد کفر ہو جائے گا۔

پھر جانا یعنی مرتد ہو جانا۔

سورہ نساء۔آیت 79 کا آخری حصہ تا 80۔پارہ 5

آپ ﷺ کو تو ہم نے لوگوں کے لئے پیغام پہنچانے والا بنا کر بھیجا ہے اور اس کیلئے اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے جس نے پیغام پہنچانے والے کی اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی ہی اطاعت کی اور جو پھر گیا۔تو آپ ﷺ کو ہم نے ان کو بچانے والا بنا کر نہیں بھیجا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے اللہ تعالیٰ کا دوٹوک جواب سن لیا کہ نبی کریم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی حفاظت کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا لوگوں کو بچانے والا بنا کر نہیں بھیجا بلکہ اپنا پیغام یعنی قرآن پہنچانے والا بنا کر بھیجا ہے اور اس کیلئے اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے۔اور جو کوئی اس پیغام سے پھر گیا۔تو آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے ان کو بچانے والا

بنا کر نہیں بھیجا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ اللہ تعالیٰ کا پیغام لوگوں تک پہنچانے والے ہیں۔ نہ کہ لوگوں کو بچانے والے۔

سورہ ا نحل آیات 104 تا 109 پارہ 14

بے شک جولوگ اللہ تعالیٰ کی آیات پر ایمان نہیں لاتے۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت نہیں دیتا۔ اوران کے لیے دردناک عذاب ہے۔ بے شک جھوٹ تو وہ لوگ بناتے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کی آیات پر ایمان نہیں لاتے۔ اور یہی لوگ جھوٹے ہیں۔ جس نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا۔ سوائے اُس کے جس کو مجبور کیا گیا ہو۔ اوراس کا دل ایمان پر مطمئن ہو۔ لیکن جو دل کھول کر کفر کرے۔ تو ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوگا۔ااوران کے لیے دردناک عذاب ہے۔ یہ اس لیے کہ انہوں نے دنیا کی زندگی کو آخرت کے مقابلے میں پسند کیا ہے۔ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ کافر قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کانوں اور آنکھوں پر اللہ تعالیٰ نے مہر لگا دی ہے۔ اور یہی لوگ غافل ہیں۔ کچھ شک نہیں۔ کہ یہ لوگ آخرت کے میں نقصان اُٹھانے والے ہیں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ ان آیات میں ایمان والے اور کافر یعنی فرقہ پرستوں میں فرق واضح کیا جارہا ہے۔ جوانسان ایمان والا ہو۔ یعنی قرآن پاک کو سچ مانتا ہو اوراس کی اطاعت کرتا ہو۔ مگر وہ کفر کرنے والوں یعنی فرقہ پرستوں کے ڈر کی وجہ سے کسی فرقے کا اقرار کرتا ہو۔ جب کہ اُسکا دل کسی بھی فرقے پر نہ ہو۔ بلکہ قرآن پاک پر مطمئن ہو۔ یعنی ایمان پر مطمئن ہو۔ تو ایسے انسان کو چھوڑ کر وہ لوگ جو کفر یعنی فرقہ پرستی کو دل کھول کر قبول کریں۔ اوراپنے فرقوں پر مطمئن ہوں۔ تو ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوگا۔ اوران کے لیے دردناک عذاب ہے۔ کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی آیات پر ایمان نہیں لاتے۔ لہذا اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت نہیں دیتا۔

میں کافروں یعنی فرقہ پرستوں اور ایمان والوں کا موازنہ کرنا چاہوں گی۔ کہ ان کے نام نہاد مفسر کس طرح قرآن پاک سے مرتد ہیں۔ اوران کی اطاعت کرنے والوں والے بھی مرتد ہیں۔

میں تھوڑی سی نشاندہی کرنا چاہوں گی۔ کہ قرآن پاک میں تعالیٰ نے کہاہے۔ کہ دین میں فرقے بنانے والے سے رسول ﷺ کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ لیکن انہوں نے رسول ﷺ کے نام پر فرقے بنا رکھے ہیں پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ فرقے نہیں بنانے اور قرآن پاک کو مظبوطی سے پکڑنا ہے۔ تو یہ نام نہاد مفسر قرآن پاک سے مرتد ہوکر نہ صرف یہ کام کرتے ہیں۔ بلکہ اس کام کے جواز بھی پیش کرتے ہیں۔ اوراس طرح کے کام نہ کرنے والوں پر گناہ کے فتوے بھی صادر کرتے ہیں۔ سارے قرآن پاک کا ان لوگوں نے یہ حال کیا ہے۔ سارا ثبوت ان کے نام نہاد مفسروں کے خلاف قرآن پاک میں موجود ہے۔ ہر کوئی آیت نازل ہونے کی نئی کہانی سناتا ہے۔ ان پر اللہ تعالیٰ کا عضب نازل ہو گا۔ اوران کے لیے دردناک عذاب ہے۔ کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی آیات پر ایمان نہیں لاتے۔ لہذا اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت نہیں دیتا۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

کہ میں نے رسول ﷺ کو غیب کا علم نہیں دیا ان فرقہ پرستوں کی تعلیمات ہی یہی ہیں۔ کہ رسول ﷺ کے پاس غیب کا علم تھا۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کو جھٹلا دیا حالانکہ انہوں نے اس بات کی تحقیق ہی قرآن پاک سے نہیں کی۔ کہ اللہ تعالیٰ کی اس بات کا کیا مطلب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں کہا کہ میں نے رسول ﷺ کو معجزے نہیں دیے تو انہوں نے اللہ تعالیٰ کو جھٹلا دیا اور ایسے معجزے رسول ﷺ کے ساتھ منسوب کیے۔ جن میں روزانہ اضعافہ ہورہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں کہا کہ رسول انسانوں میں سے ہوتے ہیں۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کو جھٹلا دیا کہ وہ نور ہیں۔ اوراس طرح نام نہاد مفسر اللہ تعالیٰ کو جھٹلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے۔ کہ میں نے قرآن پاک کو تفصیل سے بنایا ہے۔ مگر نام نہاد مفسر اس بات کو ماننے کو تیار ہی نہیں۔ اس طرح وہ کافر ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کے نافرمان ہیں دشمن ہیں مجرم ہیں مرتد ہیں۔ مشرک ہیں ظالم ہیں۔ اللہ اوراس کے رسول ﷺ کو جھٹلانے والے ہیں قرآن پاک کے نافرمان ہے۔ قرآن پاک کو جھٹلانے والے ہیں۔ اور دوزخی ہیں۔

اگر ہم نے قرآن پاک سے ہدایت حاصل نہ کی اور گمراہ رہے اور معجزے ڈھونڈتے رہے تو یہ رسول ؐ کے ساتھ مذاق ہے کہ ان کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے لائی ہوئی تعلیمات پر عمل نہ کیا جائے۔ پہلے بھی لوگوں نے رسولوں کے ساتھ بھی یہی کچھ کیا۔ تو ان کو اللہ تعالیٰ نے پکڑ لیا اور پھر اللہ تعالیٰ کا عذاب تو بہت ہی ڈرنے والی چیز ہے۔ فرقوں کے نام نہاد مفسر کہتے ہیں کہ رسول ﷺ کے پاس یہ یہ معجزے تھے۔ وہ اللہ تعالیٰ کو جھٹلاتے ہیں۔ وہی کافر ہیں اور جو لوگ ان کی اطاعت کرتے ہیں انہوں نے

ان نام نہاد مفسروں کو خدا بنا رکھا ہے۔اور یہ شرک کر رہے ہیں۔آپ لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی بات کو ماننا ہے۔رسول ﷺ کے لائے ہوئے پیغام کو ماننا ہے۔اگر اپنے نام نہاد مفسروں کی باتوں پر یقین کرلیا تو آپ نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کو جھٹلا دیا۔اگر قرآن پاک میں لکھا ہوتا کہ رسول ﷺ کے پاس معجزے تھے۔تو ہم کہیں گے کہ معجزے تھے۔اگر قرآن پاک میں لکھا ہوگا کہ رسول ﷺ کے پاس معجزے نہیں تھے۔تو ہم کہیں گے کہ نہیں تھے۔اور اللہ اور اس کے رسول کو نہیں جھٹلائیں گے۔ بلکہ ان نام نہاد مفسروں کو جھٹلائیں گے۔جو ہماری طرح کے بے بس انسان ہیں۔یہ ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔جبکہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو جھٹلا دیا تو ہمارا شمار عذاب کا حق دار بننے والے لوگوں میں ہوگا فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے۔آپ نے اپنے فرقے کے نام نہاد مفسر کو خدا بنانا ہے اسکو راضی کرنا ہے یا اپنے سچے رب اور اس کے رسول ﷺ کو راضی کرنا ہے۔ایمان کا انتخاب یا کفر کا انتخاب۔ایمان کا انتخاب یا مرتد بننے کا انتخاب۔ایمان کا انتخاب یا مشرک بننے کا انتخاب۔ایمان کا مطلب سورہ محمد کی دو تا تین آیات کے مطابق یہ ہے۔جنھوں نے محمد ﷺ پر نازل ہونے والے کلام کو سچ سمجھا اور اس کی اطاعت کی ان کے اللہ تعالیٰ گناہ معاف کر دے گا۔اور ان کی حالت درست کر دے گا۔جبکہ یہ نام نہاد مفسر خود اللہ تعالیٰ کے مجرم ہیں اور رسول ﷺ قیامت والے دن ان کے خلاف گواہی دیں گے سورہ فرقان آیت نمبر 29 رسول ﷺ کہیں گے کہ اے میرے رب بیشک میری قوم نے قرآن پاک چھوڑ رکھا تھا۔اسطرح مجرموں میں سے گناہ گار رسول ﷺ کے دشمن ہوتے ہیں اور آپ کا رب مدد کرنے اوا ور رہنمائی کرنے کو کافی ہے۔

یعنی یہ نام نہاد مفسر گناہ گاروں میں سے چنے ہوئے رسول ﷺ کے دشمن ہوتے ہیں۔جن کو رسول ﷺ کا لایا ہوا پیغام پسند نہیں آتا۔اور اس طرح لوگوں کو قرآن پاک سے گمراہ کرتے ہیں۔

سورہ المائدہ۔آیات 54 تا 56۔پارہ 6

اے ایمان والو۔ تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے مرتد ہو جائے۔تو عن قریب اللہ تعالیٰ ایک ایسی قوم کو لے آئے گا جن سے اللہ تعالیٰ کو محبت ہو اور وہ اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہوں جو ایمان والوں کے لیے دل نرم ہوں گے اور کافروں کے لئے سخت مزاج ہوں گے۔وہ اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک کے لئے کوشش کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈریں گے اور یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جس کو چاہے دے دے۔اور اللہ تعالیٰ بڑے وسیع علم والا ہے۔بے شک تمہارا ولی تو صرف اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ہے اور وہ لوگ جو ایمان والے ہیں نماز قائم کرتے زکواۃ دیتے اور وہ جھکنے والے ہیں جو کوئی اللہ تعالیٰ کو اور اس کے رسول کو اور ایمان والوں کے دوست رکھے گا تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی پارٹی ہی غالب رہنے والی ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ کی پارٹی یعنی گروہ کے لوگوں کی بات ہو رہی ہے اللہ تعالیٰ کی پارٹی کے لوگ وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہوں اللہ تعالیٰ ان سے محبت کرتا ہے وہ ایمان والوں یعنی قرآن پاک ماننے والوں اواس کی اطاعت کرنے والے لوگوں کے لیے نرم مزاج ہوں گے اور کافروں یعنی فرقہ پرستوں کے لیے سخت مزاج ہوں گے۔وہ اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک کے لیے کوشش کریں گے یعنی قرآن پاک کا سچ لوگوں کو دکھائیں گے اس کے علاوہ تعلیم کے لیے کوشش کرنا بھی اللہ تعالیٰ کے راستے میں کوشش کہلائی جائے گی کیونکہ تعلیم کے بغیر قرآن پاک کو نہیں سمجھا جا سکتا تعلیم کے بغیر ہم اللہ تعالیٰ کی پارٹی کا حصہ نہیں بن سکتے۔

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت قرآن پاک کو قبول کرنے میں ہے۔ورنہ پھر انسان مرتد ہے۔چاہے جتنی مرضی نمازیں پڑھو۔حج کرو۔

سورہ المائدہ۔آیت 92۔پارہ 6

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور باز آ جاؤ پھر اگر تم پھر گئے تو جان لو کہ ہمارے رسول پر بس مبین پہنچا دینے کی ذمہ داری ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے اللہ تعالیٰ کا دوٹوک جواب سنا۔کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت قرآن پاک کے پیغام کی اطاعت میں ہے اگر ہم قرآن پاک سے پھر گئے تو نبی ﷺ کے ذمہ ہم تک قرآن پہنچانا تھا کیا ہم اطیع اللہ اور اطیع الرسول کو سمجھ رہے ہیں۔کیا قرآن پاک کو سمجھ رہے ہیں۔یا ان فرقہ پرستوں کو خدا بنا رکھا ہے۔اور ان کی کتابوں کو پڑھ رہے ہیں۔اور ان کی اطاعت کر رہے ہیں۔

سورہ شعراء آیات 215 تا 217 پارہ 19

اور آپ ﷺ اُن ایمان والوں کے لیے اپنے بازو جھکا دیں۔ جنہوں نے تمھاری اطاعت کی۔ پھر اگر وہ نافرمانی کریں۔ تو کہہ دو۔ بیشک میں تم سے بیزار ہوں۔ اُس سے جو تم کرتے ہو۔ اور زبردست مہربان پر بھروسہ کرو۔

خواتین و حضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ رسول ﷺ کو صرف اُن سے شفقت سے پیش آنے کی ہدایت کی جا رہی ہے۔ جو ایمان والے ہیں۔ یعنی جو قرآن کو سچ مانتے اور اس کی اطاعت کرتے ہیں۔ اور دوسرے تمام لوگوں کے اعمال سے بیزاری ظاہر کی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت قرآن پاک کو قبول کرنے میں ہے۔ ورنہ پھر انسان مرتد ہے۔ چاہے جتنی مرضی نمازیں پڑھو۔ حج کرو۔

سورہ نساء آیت 79 کا دوسرا حصہ اور ایت 80 پارہ 5

اور ہم نے آپ ﷺ کو تمام لوگوں کے لیے رسول بنا کر بھیجا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے۔ اور جس نے رسول کی اطاعت کی۔ اُس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی۔ اور جو کوئی پھر گیا۔ تو ہم نے آپ ﷺ کو لوگوں کی حفاظت کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا۔

خواتین و حضرات

آئیں اس عبارت کا آسان ترجمہ کرتے ہیں۔ رسول کا مطلب ہے پیغام پہنچانے والا۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو پیغام دے کر بھیجا اب جس نے رسول کی اطاعت کی اُس نے دراصل اللہ تعالیٰ ہی کی اطاعت کی۔ اور جس نے اس پیغام سے پھر گیا یعنی مرتد ہو گیا۔ تو رسول ﷺ کسی کے محافظ بنا کر نہیں بھیجے گئے۔ اس کا مطلب اللہ تعالیٰ کے پیغام کی اطاعت ہے۔ یعنی اطیع اللہ اور اطیع الرسول کا مطلب قرآن پاک کی اطاعت ہے۔ ان آیات سے ثابت ہوا کہ مرتد کی سزا موت ہرگز نہیں ہے۔ اور نہ رسول ﷺ کسی کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت قرآن پاک کو قبول کرنے میں ہے۔ ورنہ پھر انسان مرتد ہے۔ چاہے جتنی مرضی نمازیں پڑھو۔ حج کرو۔

سورہ تغابن آیت 14 پارہ 28

اللہ تعالیٰ اور اُسکے رسول ﷺ کی اطاعت کرو۔ پھر اگر تم پھر جاتے ہو تو ہمارے رسول کے ذمہ مبین پہنچا دینا ہے۔

خواتین و حضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ اور اُس کے رسول کی اطاعت کا مطلب مبین کی اطاعت ہے۔ یعنی قرآن پاک کی اطاعت ہے۔ اس آیت سے بھی ثابت ہوا کہ قرآن کا مرتد واجب القتل نہیں ہے۔ کیونکہ لکھا ہوا ہے۔ کہ جو پھر گیا یا جس نے منہ موڑا یعنی مرتد ہو گیا۔ تو رسول کا کام پیغام وضاحت سے پہنچا دینا ہے۔ پیغام یعنی قرآن پاک کی نافرمانی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی ہے۔ اس آیت سے ثابت ہوا کہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کوئی الگ الگ چیز نہیں بلکہ قرآن پاک کی اطاعت ہے۔

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت قرآن پاک کو قبول کرنے میں ہے۔ ورنہ پھر انسان مرتد ہے۔ چاہے جتنی مرضی نمازیں پڑھو۔ حج کرو۔

سورہ الغاشیہ۔ آیات 31 تا 36۔ پارہ 30

آپ ﷺ نصیحت کرتے رہیئے۔ بیشک آپ تو نصیحت کرنے والے ہیں۔ آپ ان پر زبردستی کرنے والے نہیں ہیں مگر جو پھر گیا اور کفر کیا۔ اللہ تعالیٰ اسے بہت بڑا عذاب دے گا بے شک ہماری طرف ہی ان کو لوٹ کر آنا ہے پھر بے شک ہمارے ہی ذمہ حساب لینا ہے۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ آپ ﷺ لوگوں پر زبردستی کرنے والے نہیں ہیں۔ آپ ﷺ صرف نصیحت کرنے والے ہیں۔ مگر جس نے کفر

کیا یعنی فرقہ بنایا اور پھر گیا یعنی مرتد ہو گیا۔ تو اللہ تعالیٰ اسے بہت بڑا عذاب دے گا بے شک ہماری طرف ہی ان کو لوٹ کر آنا ہے پھر بیشک ہمارے ہی ذمہ حساب لینا ہے۔

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت قرآن پاک کو قبول کرنے میں ہے۔ ورنہ پھر انسان مرتد ہے۔ چاہے جتنی مرضی نمازیں پڑھو۔ حج کرو۔

سورہ عنکبوت آیت 18 پارہ 20

اگر تم جھٹلاتے ہو تو تم سے پہلے بہت سی قومیں جھٹلا چکی ہیں۔ اور رسول کا کام تو مبین پہنچا دینا ہے۔

خواتین و حضرات

اگر ہم نے قرآن کو جھٹلا دیا تو گویا رسول ﷺ کو جھٹلا دیا۔ کیونکہ رسول ﷺ نے ہی تو قرآن کا واضح پیغام ہم تک پہنچایا ہے۔ پہلی اُمتیں رسول کا لایا ہوا پیغام بہانے بہانے سے جھٹلا دیتی تھیں۔ ہم لوگوں نے بھی رسول کی اطاعت کی آڑ کے بہانے سے قرآن کو جھٹلا رکھا ہے۔ اور فرقے بنا رکھے ہیں اور قرآن چھوڑ رکھا ہے یعنی رسول ﷺ کو جھٹلا رکھا ہے۔

سورہ صف آیت 1 تا 9 پارہ 28

اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتے ہیں جو بھی زمین اور آسمانوں میں ہیں۔ اور وہ زبردست حکمت والا ہے۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو۔ تم کیوں ایسی باتیں کرتے ہو۔ جو تم کرتے نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سخت ناپسندیدہ ہے کہ تم کہو وہ جو تم کرتے نہیں۔ بیشک اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو پسند کرتا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک کے لیے صفیں باندھ کر لڑتے ہیں۔ گویا کہ وہ ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں۔ اور جب موسیٰؑ نے اپنی قوم سے کہا۔ اے میری قوم تم مجھے کیوں ستاتے ہو۔ اور تم علم رکھتے ہو۔ کہ بیشک میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول ہوں۔ پھر جب وہ پھر گئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دل پھیر دیے۔ اور اللہ تعالیٰ نافرمان قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔ اور جب عیسیٰؑ ابن مریم نے بنی اسرائیل سے کہا بے شک میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ اور میں اپنے سے آئی ہوئی پہلی کتاب تورات کی تصدیق کرنے والا ہوں۔ اور خوش خبری سنانے والا ہوں۔ ایک رسول ﷺ کی۔ جو میرے بعد آئے گا۔ اس کا نام احمد ہوگا۔ پھر جب وہ واضح دلائل یعنی قرآن پاک لے کر ان کے پاس آیا تو وہ کہنے لگے یہ تو ایک واضح جادو ہے۔ اور اس سے بڑا ظالم کون ہوگا۔ جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنائے۔ جبکہ اس کو اسلام کی طرف بلایا جاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔

وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کی روشنی یعنی قرآن پاک کو اپنے منہ سے بجھا دیں مگر اللہ تعالیٰ اپنی روشنی کو مکمل کرنے والا ہے۔ خواہ کافروں کو یہ کتنا ہی ناگوار ہو وہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا ہے تاکہ اسے تمام دینوں پر غالب کر دے خواہ مشرکوں کو یہ کتنا ہی ناگوار ہو۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں تین رسولوں کا واقعہ بیان کیا گیا ہے۔

سب سے پہلے موسیٰؑ کا واقعہ بیان کیا گیا ہے۔ جب ان کی قوم تورات سے پھر گئی یعنی مرتد ہوگئی۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دل پھیر دیے۔ اور اللہ تعالیٰ نافرمان قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔ اور اسطرح انہوں نے تورات سے مرتد ہو کر اپنے رسول کو بہت ستایا۔ اور جب عیسیٰؑ ابن مریم نے بنی اسرائیل سے کہا بے شک میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ اور میں اپنے سے آئی ہوئی پہلی کتاب تورات کی تصدیق کرنے والا ہوں۔ اور خوش خبری سنانے والا ہوں۔ ایک رسول ﷺ کی۔ جو میرے بعد آئے گا۔ اس کا نام احمد ہوگا۔ پھر جب وہ واضح دلائل یعنی قرآن پاک لے کر ان کے پاس آیا تو وہ کہنے لگے یہ تو ایک واضح جادو ہے۔ اور اس سے بڑا ظالم کون ہوگا۔ جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنائے۔ جبکہ اس کو اسلام کی طرف بلایا جاتا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کی طرف بلایا جاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔

جب انہوں نے قرآن پاک کو جادو کہا تو انہوں نے اپنے ہی اوپر ظلم کیا۔ حالانکہ رسول ﷺ نے اسلام یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کی طرف بلایا تھا۔

پھر اس کے بعد ہماری بات ہو رہی ہے قرآن پاک میں فرقہ بنانے والوں کو کافر اور مشرک کہا گیا ہے۔ رسول ﷺ نے جب یہ واضح دلائل ہمیں دیے۔ تو رسول ﷺ کی قوم بھی اس سے پھر گئی یعنی مرتد ہوگی اور مختلف فرقوں کی فرمابرداری کرنے لگی۔ اور قرآن پاک سے مرتد ہوگئی۔ حالانکہ رسول ﷺ نے ایک اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری یعنی اسلام کی طرف بلایا تھا۔ مگر یہ مرتد ہو کر اپنے فرقوں کی فرمابرداری کر رہی ہے۔ قرآن پاک میں فرقے بنانے والے کو کافر مشرک کہا گیا ہے۔

ایسے نام نہاد مفسروں اور تمام فرقہ پرستوں کو اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں۔ فرقہ پرست اپنی پھونکوں سے قرآن پاک کی روشنی بجھانا چاہتے ہیں ان کو قرآن پاک کتنا ہی ناگوار کیوں نہ ہو مگر اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو ساری دنیا پر غالب کر کے رہے گا۔

خواتین وحضرات

فرقہ پرست لوگ قرآن پاک کی روشنی کو اپنی پھونکوں سے بجھانا چاہتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو مکمل کرنے والا ہے خواہ کافروں اور مشرکوں کو کتنا ہی ناگوار کیوں نہ ہو، پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وہ اللہ ہی تو ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت یعنی قرآن پاک کے ساتھ بھیجا ہے۔ یعنی سچے دین کے ساتھ بھیجا ہے۔ تا کہ اسے تمام دینوں پر غالب کر دے خواہ مشرکوں کو کتنا ہی ناگوار کیوں نہ ہو۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتے ہیں جو بھی زمین اور آسمانوں میں ہیں۔ اور وہ زبردست حکمت والا ہے۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو۔ یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے والے ہو اور اس کی اطاعت کرنے والے ہو۔ تم کیوں ایسی باتیں کرتے ہو۔ جو تم کرتے نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سخت ناپسندیدہ بات ہے کہ تم وہ کہو جو تم کرتے نہیں۔ بیشک اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو پسند کرتا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک کے لیے صفیں باندھ کر لڑتے ہیں۔ گویا کہ وہ ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں۔ اور جب موسیٰؑ نے اپنی قوم سے کہا۔ اے میری قوم تم مجھے کیوں ستاتے ہو۔ حالانکہ تم علم رکھتے ہو۔ کہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول ہوں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیغام دے کر بھیجا گیا ہوں۔ پھر جب وہ پھر گئے یعنی مرتد ہو گئے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دل پھیر دیے۔ اور اللہ تعالیٰ نافرمان قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔ اور جب عیسیٰؑ نے بنی اسرائیل سے کہا بے شک میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ اور میں اپنے سے آئی ہوئی پہلی کتاب تورات کی تصدیق کرنے والا ہوں۔ اور خوش خبری سنانے والا ہوں۔ ایک رسول ﷺ کی۔ جو میرے بعد آئے گا۔ اس کا نام احمد ہوگا۔ پھر جب وہ واضح دلائل یعنی قرآن پاک لے کر ان کے پاس آیا تو وہ کہنے لگے یہ تو ایک واضح جادو ہے۔ اور اس سے بڑا ظالم کون ہوگا۔ جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنائے۔ جبکہ اس کو اسلام کی طرف بلایا جاتا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کی طرف بلایا جاتا ہے۔ اور لوگ اس کے جواب میں جھوٹ بولتے ہیں۔

اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا۔

خواتین وحضرات

عیسیٰؑ نے انجیل میں بتایا بھی ہوا ہے کہ احمد نام کا رسول ﷺ آئے گا۔ پھر جب رسول ﷺ واضح دلائل لے کر ان کے پاس آیا تو وہ کہنے لگے یہ تو ایک واضح جادو ہے۔ اور اس سے بڑا ظالم کون ہوگا۔ جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنائے۔ جبکہ اس کو اسلام کی طرف بلایا جاتا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کی طرف بلایا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا۔

خواتین وحضرات

جو سلوک رسول ﷺ کے ساتھ انجیل والوں نے کیا۔ یہی سلوک کافروں اور مشرکوں نے کیا یعنی فرقہ پرستوں نے کیا رسول ﷺ نے انہیں اسلام یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کی طرف بلایا تھا مگر انہوں نے فرقوں کی فرمابرداری کر لی۔ یعنی رسول ﷺ کے واضح دلائل یعنی قرآن پاک کی اصل عبارت کی فرمابرداری نہیں کرتے۔ بلکہ نام نہاد مفسروں کی فرمابرداری کرتے ہیں۔ اور واضح دلائل یعنی قرآن پاک سے پھر گئے ہیں یعنی مرتد ہو گئے ہیں جس طرح موسیٰؑ کی قوم مرتد ہو گئی تھی۔ اور عیسیٰؑ کی قوم مرتد ہو گئی تھی۔ سب نے ایک ہی کام کیا ہے صرف طریقہ مختلف ہے۔ نام نہاد مفسر یعنی فرقہ پرست یعنی کافر اور مشرک رسول ﷺ کے لائے ہوئے واضح دلائل کو نہیں مانتے۔ اور اپنے فرقوں کی فرمابرداری کرتے ہیں۔ اس طرح قرآن پاک سے لوگ مرتد ہو چکے ہیں۔ اور رسول ﷺ کو ستانے کا کام جاری اور ساری ہے۔ جس طرح لوگوں نے موسیٰ کو ستایا۔ حالانکہ فرقہ پرست قرآن پاک کے مرتد ہیں۔ مگر یہ رسول ﷺ کی اطاعت کی آڑ میں فرقے بنا کر دراصل رسول ﷺ کو ستانے کا کام کر رہے ہیں۔ ان کے مقابلے کے لیے ایمان والوں یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے اور اس کی اطاعت کرنے والوں کو سیسہ پلائی ہوئی دیوار بننا ہوگا۔ کیونکہ یہ فرقہ پرست تمام لوگوں کو مرتد بنانے کے لیے سرکش ہو گئے ہیں۔ اور کسی کو قرآن پاک کی طرف آنے نہیں دیتے۔ ان کا ایک ہی رٹا ہوا سبق ہے۔ کہ قرآن پاک سمجھنے سے گمراہ ہو جاؤ گے۔ کیا یہ رٹا ہوا سبق رسول ﷺ سے دشمنی نہیں ہے۔ اس طرح فرقہ پرست رسول ﷺ کو ستا رہے ہیں۔

قرآن پاک کی تعلیمات ہی رسول ﷺ سے پہلے رسولوں کو دی گئیں۔ سوال صرف فرقہ پرستوں سے ہے۔ کیا اب بھی حدیث اور سنت کے نام پر لوگوں کو گمراہ کرو گے۔

سورہ حٰم السجدہ آیات 41 تا 43 پارہ 24

بیشک جو لوگ اس نصیحت یعنی قرآن کے نافرمان ہوئے جب وہ ان کے پاس آیا۔ اور بیشک یہ قرآن بڑی عزت والی کتاب ہے۔ اس میں جھوٹ نہ آگے سے داخل ہو سکتا

ہے۔اور نہ پیچھے سے داخل ہوسکتا ہے۔یہ بڑے ہی تعریف والے حکمت والے کی طرف سے نازل ہوا ہے۔آپ ﷺ سے جو کچھ کہا جاتا ہے۔وہ وہی ہے۔جو آپ سے پہلے رسولوں سے کہا گیا ۔بیشک آپ کا رب بہت معاف کرنے والا اور دردناک عذاب دینے والا بھی ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں کہ آپ ﷺ سے جو کچھ کہا گیا۔وہی پہلے رسولوں سے بھی کہا گیا یعنی جو کچھ قرآن پاک میں ہے وہ پہلی کتابوں میں بھی تھا۔اور اس قرآن میں جھوٹ کسی طرح شامل نہیں ہوسکتا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ قرآن پاک میں جھوٹ آگے یا پیچھے سے داخل نہیں ہوسکتا۔یہ اللہ تعالیٰ کا معجزہ ہے۔کہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے کچھ داخل کرنے نہیں دیا۔لہٰذا لوگوں نے تفسیر کی آڑ میں سائیڈوں پر اور اوپر نیچے لکھ دیا۔

اللہ تعالیٰ کے سچ کے مقابلے میں لوگ اپنے فرقوں کو اہمیت دیتے ہیں۔اور جو انہیں فرقے والے رسول کے نام پر دیتے ہیں اس کو قبول کر لیا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے سچ کو رد کر دیا جاتا ہے ۔ان پر اللہ تعالیٰ کا عذاب ضرور آئے گا۔کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر فرقے کو اپنا رب بناتے ہیں۔

رسول ﷺ نے صرف قرآن پاک کی اطاعت کی۔اور قرآن پاک سے خبردار کیا

سورہ احقاف آیت 10 پارہ 26

آپ ﷺ کہہ دو۔کہ میں رسولوں میں سے کوئی انوکھا رسول نہیں ہوں۔اور میں نہیں جانتا کہ مجھ سے اور تم سے کیا سلوک کیا جائے گا۔میں تو صرف اُس کی اطاعت کرتا ہوں جو میری طرف وحی کی جاتی ہے۔اور میں تو مبین سے خبردار کرنے والا ہوں۔یعنی قرآن پاک سے خبردار کرنے والا ہوں ۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ خود وحی کی اطاعت کرنے والے تھے۔اور انہوں نے ہم تک اللہ تعالیٰ کی وحی پہنچائی۔کیا ہم وحی کی اطاعت کرنے والے ہیں۔یا فرقوں کی۔کیا ہم اطیعو اللہ اور اطیعو الرسول کر رہے ہیں۔ہرگز نہیں۔بلکہ ہم فرقوں کی اطاعت کر رہے ہیں۔کیا ہم قرآن پاک سے خبردار ہیں۔یا بے خبر۔ہم قرآن پاک سے بے خبر ہیں۔اور ہم نے فرقہ پرستوں کو اپنا پیارا قرآن سونپ رکھا ہے۔اور وہ بڑی خوشی خوشی ہمارے خدا بنے ہوئے ہیں۔اور جنت اور دوزخ کی پرچیاں تقسیم کر رہے ہیں۔ان کو کس نے یہ اجازت دی ہے۔زرا قرآن سے اس کی دو چار مثالیں تو دو۔چلو ایک ہی مثال دے دو۔قرآن میں ان کا تو پہلے نام بڑا بدنام تھا۔یہود اور نصارٰی نے اگر اپنے عالموں کو خدا بنایا تھا تو ہم نے بھی وہی کام کیا ہے۔اس لیے اللہ تعالیٰ کے عذاب ہم پر آرہے ہیں۔

رسول ﷺ نے ہدایت کی وجہ وحی بتائی۔جو اوپر سے نازل ہوتی ہے۔۔۔۔۔۔نہ کہ لاکھوں احادیث۔۔۔فلاں نے فلاں سے سنا۔

سورہ سبا آیات 47 تا 50 پارہ 22

آپ ﷺ کہہ دو۔کہ اگر میں نے تم سے کوئی اجر مانگا ہے۔تو وہ تم ہی رکھو۔میرا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے۔اور ہر چیز پر گواہ ہے۔کہہ دو کہ بے شک میرا رب اوپر سے سچ ڈالتا ہے۔ وہ سب چھپی باتوں کو جانتا ہے۔کہہ دو کہ سچ آگیا اور جھوٹ نہ پہلے کچھ پیدا کر سکتا تھا۔اور نہ آئندہ کر سکے گا۔

آپ ﷺ کہہ دو کہ اگر میں گمراہ ہو گیا ہوں۔تو میری گمراہی کا نقصان مجھ کو ہے۔اور اگر میں ہدایت پر ہوں۔تو اس وحی کی وجہ سے ہوں۔جو میرا رب مجھ پر نازل کرتا ہے۔وہ سب سننے والا قریب ہے۔

خواتین وحضرات

گمراہ کا مطلب ہے۔بے خبر ہونا۔

" سچ یعنی حق اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام ہے۔اور قرآن پاک کا بھی صفاتی نام ہے۔یعنی اللہ تعالیٰ کی باتوں کا نام بھی سچ ہے۔رسول ﷺ اعلان کر رہے ہیں۔ کہتے ہیں سچ آگیا یعنی قرآن آگیا۔رسول ﷺ کہتے ہیں اگر میں بے خبر ہوں۔تو میری بے خبری کا نقصان مجھے ہے۔اور اگر میں ہدایت پر ہوں تو اس کی وجہ وحی ہے۔اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی پیدا نہیں کر سکتا۔اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں سب جھوٹ ہے۔قیامت والے دن ہر چیز ختم ہو جائے گی۔سوائے اللہ تعالیٰ کے۔اللہ تعالیٰ پیدا کرنے والا ہے اور جھوٹ کچھ بھی پیدا نہیں کر سکتے۔جو پیدا کرتا ہے۔وہی سچ ہے۔

سورہ انعام آیت 68 پارہ 7

اور جب آپ ﷺ ان لوگوں کو دیکھیں جو ہماری آیات میں نکتہ چینیاں کرتے ہیں۔تو ان سے منہ موڑ لیں۔ یہاں تک کہ وہ کسی اور بات میں لگ جائیں۔اور اگر تجھے شیطان بھلا دے۔تو یاد آنے کے بعد ایسے ظالم لوگوں کے ساتھ مت بیٹھو۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نبی ﷺ کو حکم دے رہیں ہیں۔کہ جو اللہ تعالیٰ کی کی آیات میں نکتہ چینی کرنے والے ہیں۔ان سے منہ موڑ لو۔اور انکے پاس بھی نہ بیٹھو۔

خواتین وحضرات۔

فرقے والے اللہ تعالیٰ کی آیات میں نکتہ چینیاں بھی کرتے ہیں۔ایسے ظالم لوگوں نے رسول ﷺ کے زریعے جنت میں جانے کے پلان بنا رکھے ہیں۔حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ایسے سخت نافرمان لوگوں سے رسول کو منہ موڑنے کا حکم دیا ہے۔اور پاس بیٹھنے کا حکم بھی نہیں۔

سورہ حج آیات 49 تا 57 پارہ 17

آپ ﷺ کہہ دیجیے۔کہ اے لوگو۔ بلا شبہ میں تمھیں واضح خبردار کرنے والا ہوں۔پھر جو لوگ ایمان لے آئے۔اور انہوں نے صالح عمل کیے۔انکے لیے بخشش ہے اور عزت کی روزی ہے۔اور وہ لوگ جو ہماری آیات کو نیچا دکھانے پر زور لگاتے ہیں۔وہ دوزخی ہیں۔اور ہم نے آپ ﷺ سے پہلے جو بھی رسول یا کوئی نبی بھیجا۔جب وہ پڑھتا۔تو شیطان ان کے پڑھنے میں وسوسہ ڈال دیتا۔پھر اللہ تعالیٰ شیطان کے وسوسے کو مٹا دیتا ہے۔اور اپنی آیات کو مضبوط کر دیتا ہے۔اور اللہ تعالیٰ علم والا حکمت والا ہے۔تاکہ جو وسوسے شیطان ڈالتا ہے۔ان لوگوں کے لیے آزمائیش بنا دے۔جن کے دلوں میں مرض ہے۔اور جن کے دل سخت ہیں۔اور بلا شبہ ظالم لوگ دور کی گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں جن لوگوں کو علم ملا ہے۔وہ جان لیں۔کہ بیشک یہ آپ کے رب کی طرف سے سچ ہے۔وہ اس قرآن پر ایمان لے آئیں۔اور اُن کے دل اس کے آگے جھک جائیں۔بے شک اللہ تعالیٰ ایمان لانے والوں کو سیدھے راستے کی طرف ہدایت دے دیتا ہے۔اور جو کافر ہیں۔وہ قرآن کے معاملے میں شک میں پڑیں رہے گے۔یہاں تک کہ ان پر اچانک قیامت آجائے۔یا منحوس دن کا عذاب آجائے حکومت اُس دن اللہ تعالیٰ کی ہوگی اور وہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کر دے گا۔وہ لوگ جو ایمان لائے۔اور اُنہوں نے صالح عمل کیے۔وہ نعمت کے باغوں میں ہوں گے۔اور وہ لوگ جنہوں کفر کیا ہوگا۔اور ہماری آیات کو جھٹلایا ہوگا۔اُنکے لیے ذلیل کر دینے والا عذاب ہوگا۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں۔کہ اللہ تعالیٰ علم والا حکمت والا ہے۔ان آیات میں اللہ تعالیٰ دو قسم کے لوگ دکھا رہے ہیں۔ایک ایمان والے اور دوسرے کافر یعنی فرقہ پرست

اللہ تعالیٰ کی آیات پر ایمان رکھنے والوں کو اللہ تعالیٰ اپنی آیات کے زریعے مضبوط رکھتا ہے۔اور کافر یعنی ظالم یعنی فرقہ پرست شیطان کی اطاعت کرنے والے شیطان کے وسوسے میں گھیرے رہتے ہیں۔شک میں پڑے رہتے ہیں۔یہاں تک کہ قیامت آجاتی ہے۔اس دن اللہ تعالیٰ کی آیات جھٹلانے والوں اور ماننے والوں کے درمیان فیصلہ کر دیا جائے گا۔ماننے والوں کے گناہ معاف کر کے عزت کی روزی سے نوازہ جائے گا۔اور اللہ تعالیٰ کی آیات کو کمزور ثابت کرنے والوں یعنی نیچا دکھانے والوں کو جہنم رسید کر دیا جائے گا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ خود کو غالب حکمت ولا کہہ رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ ایمان والے انسان کو اپنی آیات کے زریعے مضبوط رکھتا ہے۔ظالم لوگوں کے دل قرآن پاک کی طرف سے وسوسے اور شک میں گھیرے رہتے ہیں۔یہاں تک کہ قیامت آجائے۔اس دن ایمان والے لوگوں کے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔اور قرآن پاک کی طرف سے شک میں رہنے والے لوگوں کو ذلیل کرنے والے عذاب میں مبتلا رکھا جائے گا۔جو اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلاتے تھے۔اور اسے نیچا دکھاتے تھے۔

خواتین وحضرات

قرآن پاک میں ظالم اور کفر کرنے والے لوگ فرقہ بنانے والوں کو کہا گیا ہے۔جن کا ان آیات میں مکمل زکر ہے۔

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت قرآن پاک کو قبول کرنے میں ہے۔ورنہ پھر انسان مرتد ہے۔چاہے جتنی مرضی نمازیں پڑھو۔حج کرو۔

سورہ نحل آیات 84 تا 89 پارہ 14

پھراگر وہ پھر جائیں تو بیشک آپ ﷺ پر واضح پیغام پہنچا دینے کی زمہ داری ہے۔ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے نعمت یعنی قرآن پاک کو پہچانتے ہیں۔ پھراس کا انکار کرتے ہیں۔اوران میں زیادہ تر لوگ کافر ہیں۔جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ اٹھائیں گے۔پھر کافروں کومعذرت کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔اور جب ظالم ایک دفعہ عذاب دیکھ لیں گے۔تو اس کے بعد نہ انہیں مہلت دی جائے گی اور نہ عذاب کم کیا جائے گا اور جب مشرک لوگ دنیا میں اپنے بنائے ہوئے شریکوں کو دیکھیں گے۔تو کہیں گے اے ہمارے رب یہی ہیں ہمارے وہ شریک۔جنہیں ہم تیرے سوا پکارا کرتے تھےاس پر ان کے وہ معبود انہیں جواب دیں گے۔بیشک تم جھوٹے ہو۔اس وقت یہ سب اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بن جائیں گے۔اور وہ جو جھوٹ بناتے تھے۔وہ انہیں بھول جائیں گے۔جن لوگوں نے خود کفر کیا۔اور دسروں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن سے روکتے رہے۔انہیں ہم عذاب پر عذاب دیں گے۔اُس فساد کے بدلے جو وہ دنیا میں کرتے رہے۔اور جس دن ہم ہر امت میں سے انہیں میں سے گواہ لائیں گے۔اور ان پر آپ ﷺ کو گواہ لائیں گے۔۔اور ہم نے آپ ﷺ پر ایسی کتاب نازل کی ہے۔جس میں ہر چیز کا واضح بیان موجود ہے۔اور یہ ہدایت رحمت اور خوش خبری اُن لوگوں کے لیے ہے۔جو مسلم بن کر رہے۔یعنی جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کی ہے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ ان آیات میں ایک ظالم اور کفر کرنے والے کو دکھایا گیا ہے۔ یعنی فرقہ پرست کو دکھایا گیا۔جو رسول ﷺ کے لائے ہوئے پیغام سے منہ موڑ لیتا ہے۔نعمت سے پھر جاتا ہے۔ یعنی مرتد بن جاتا ہے۔اور نافرمان بن کر زندگی گزارتا ہے۔اور دوسروں کو قرآن پاک سے روکتا ہے۔ایسے لوگوں کو عذاب پر عذاب دیا جائے گا۔اور قیامت والے دن آپ ﷺ گواہی دیں گے۔کہ قرآن میں ہر بات کا واضح بیان موجود تھا۔اور اللہ تعالیٰ کے فرمابرداروں کے لیے اس میں ہدایت، رحمت اور خوش خبری تھی۔یعنی مسلم بن کر رہنے والوں کے لیے اس میں ہدایت، رحمت اور خوش خبری تھی۔فرقہ پرست اس بات کو ماننے کے لیے تیار ہی نہیں کہ قرآن میں ہر بات کا واضح بیان موجود ہے۔رسول ﷺ ساری زندگی قرآن پاک کی تبلیغ کرتے رہے۔اور فرقہ پرست ساری زندگی قرآن پاک کے بارے میں گمراہ کن باتیں کر کر کے اپنے نام نہاد مفسروں کی اطاعت کرتے ہیں۔اور لوگوں کو قرآن پاک سمجھنے سے روکتے ہیں۔ایسے کافر نام نہاد مفسر اور فرقہ پرستوں کو عذاب پر عذاب دیا جائے گا۔اُس فساد کے بدلے جو وہ دنیا میں کرتے رہے۔

خواتین وحضرات۔

رسول ﷺ کی گواہی کے بعد سب لوگوں کو اپنے فرقے، مفسر۔اور عالم بھول جائیں گے۔اور قرآن پاک بہت یاد آئیگا۔مگر پھر یہ قرآن پاک ان کے ہاتھ میں نہیں آئے گا۔جواب ہر جگہ با آسانی دستیاب ہے۔

لوگ حدیث کی آڑ میں لاکھوں راویوں کی بندگی یعنی غلامی کرر ہے ہیں۔اس طرح کے لوگوں نے عذاب کے وقت کہنا ہے۔۔کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا۔تو نہ ہم اس کے سوا کسی کی غلامی کرتے اور نہ ہمارے باپ دادا۔اور نہ ہم اس کے حکم کے سوا کوئی چیز حرام ٹھہراتے۔ایسا ہی ان لوگوں نے کیا۔جو ان سے پہلے تھے۔پھر کیا رسولوں کے ذمے واضح پیغام پہنچا دینے کے سوا کچھ ہے۔

سورہ النحل آیات 33 تا 35 پارہ 14

کیا وہ صرف اس کا انتظار کر رہے ہیں۔کہ ان کے پاس فرشتے آئیں یا آپ کے رب کا حکم آجائے۔ان سے پہلے بھی لوگوں نے ایسا ہی کیا تھا۔اور اللہ تعالیٰ نے ان پر ظلم نہیں کیا تھا۔بلکہ وہ خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کر رہے تھے۔پس جو برائیاں وہ کرتے رہے۔ان کی ان کو سزا ملی۔اور ان پر وہ آپڑا جس کا وہ مذاق وہ اُڑایا کرتے تھے۔اور کہنے لگے۔جن لوگوں نے شرک کیا۔کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا۔تو نہ ہم اس کے سوا کسی کی غلامی کرتے اور نہ ہمارے باپ دادا۔اور نہ ہم اس کے حکم کے سوا کوئی چیز حرام ٹھہراتے۔ایسا ہی ان لوگوں نے کیا۔جو ان سے پہلے تھے۔پھر کیا رسولوں کے ذمے واضح پیغام پہنچا دینے کے سوا کچھ ہے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کہہ رہیں ہیں۔کہ رسولوں پر صرف اللہ تعالیٰ کے پیغام پہنچا دینے کی ذمہ داری ہوتی ہے۔اس کے بعد لوگ اللہ کے پیغام میں دوسروں کو شریک کر لیتے ہیں۔اور پھر کہتے ہیں۔کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو ہم شرک نہ کرتے۔یہ وہی کر رہے ہیں۔جو ان کے باپ دادا نے کیا۔

خواتین وحضرات۔

جو اُن لوگوں نے کیا۔وہی ہم لوگ بھی کر رہے ہیں۔اگر ہم قرآن پاک سمجھے بغیر فرقوں کی اطاعت کرتے رہے۔تو ہم میں اور ان لوگوں میں کوئی فرق نہیں ہوگا۔لوگ ان باتوں کو بھی حرام سمجھتے ہیں۔جو رسول کے نام پر فرقے والے کرتے ہیں۔گویا ہمارے دو خدا ہیں ایک ہمارا فرقہ اور دوسرا اصلی اور سچا خدا۔حالانکہ رسول کا کام تو صرف اللہ تعالیٰ کا پیغام

پہنچانا ہوتا ہے۔اگر ہم اللہ تعالیٰ کے علاوہ اپنے فرقے کی غلامی کرتے ہیں۔تو ہم مشرک ہیں۔رسول ﷺ نے تو صرف اللہ تعالیٰ کی کتاب پہنچائی۔

سورہ مومنون آیات 101 تا 111 پارہ 18

پھر جب صور پھونکا جائے گا۔تو ان کے درمیان کوئی رشتہ باقی نہ رہے گا۔اور نہ ہی کوئی ایک دوسرے کو پوچھے گا۔اس دن جن کے پلڑے بھاری ہونگے۔وہ کامیاب ہو نگے۔جس کے پلڑے ہلکے ہونگے۔وہ وہی لوگ ہونگے جنھوں نے اپنے آپ کونقصان میں ڈالا وہ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔آگ اُن کے چہروں کو جھلسادے گی اوروہ اس میں بدصورت ہوں گے۔'' کیاتم پر میری آیات نہیں پڑھی جاتیں تھی '' اورتم ان کوجھٹلا دیتے تھے۔وہ کہیں گے۔اے ہمارے رب ہم پر ہماری بدبختی غالب آ گئی تھی۔اور ہم گمرہ لوگ تھے۔اے ہمارے رب ''ہم کواس سے نکال'' پھر اگر ہم دوبارہ ایسا کریں تو بے شک ہم ظالم ہونگے۔اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔''دفعہ ہو جاؤ تم اور مجھ سے باتیں نہ کرو'' بیشک میرے غلاموں کا ایک گروہ تھا۔وہ کہتے تھے۔اے ہمارے رب ہم ایمان لائے۔بس ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر۔اور تو سب سے بڑا رحم کرنے والا ہے پھر تم اُن کا مذاق اُڑاتے تھے۔یہاں تک کہ انہوں نے تمہیں میری نصیحت یعنی قرآن پاک بھلا دیا۔تو تم اُن پر ہنسا کرتے تھے۔بے شک آج میں نے اُن کے صبر کا بدلہ دے دیا ہے۔اور بیشک آج وہی کامیاب ہیں۔

خواتیں وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ قیامت والے دن ظالم لوگ اپنا قصور مان لیں گے۔اور اللہ تعالیٰ کی منت سماجت کریں گے۔کہ اے ہمارے رب ہمیں ایک دفعہ جہنم سے نکال دے۔ہم دوبارہ ویسا ہی ظلم کریں۔تو پھر ظالم ٹھہرادینا۔اللہ تعالیٰ فرمائیں گے۔مجھ سے دفع ہی رہو۔اور اس آگ میں پڑے رہو اور مجھ سے بات نہ کرو۔جب تمھیں میری آیات سنائی جاتی تھی۔تو تم انہیں جھٹلا دیتے تھے وہ کہیں گے۔ اے ہمارے رب ہماری بدبختی ہم پر غالب آ گئی تھی۔

خواتیں وحضرات

یہ لوگ جہنم میں جھلس رہے ہونگے۔اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔کہ میرے ایمان والے غلاموں کا گروہ تھا۔تم اُن پر ہنسا کرتے تھے۔اور اسی ہنسی مذاق نے تمھیں میری نصیحت یعنی قرآن پاک بھی بھلا دیا تھا۔بلاشبہ آج وہی نصیحت والے یعنی قرآن پاک والے لوگ کامیاب ہیں۔

سورہ فاطر آیات 38 تا 42 پارہ 22

بے شک اللہ تعالیٰ زمین اور آسمانوں کی تمام غیب جانتا ہے۔بے شک وہ سینے کے راز جانتا ہے۔وہی ہے۔جس نے تمھیں زمین میں نائب بنایا۔پھر جو کوئی کفر کرے گا۔تو اپنے کفر کا نقصان خود اُٹھائے گا اور کافروں کا کفران کے رب پاس ناراضگی بڑھاتا ہے۔آپ ﷺ کہہ دیجیے۔کیا تم نے اپنے شریکوں کو دیکھا ہے جن کو تم اللہ تعالیٰ کے علاوہ چھوڑ کر پکارتے ہو۔اور مجھے دکھاؤ وہ کیا ہے۔جو اُنہوں نے زمین میں سے پیدا کیا ہے۔یا آسمانوں میں ان کی کوئی شراکت ہے۔ یا ہم نے انہیں کوئی کتاب دے رکھی ہے۔کہ وہ اس میں واضح دلیل رکھتے ہیں،۔بلکہ ظالم ایک دوسرے کو جھوٹے وعدے دیتے ہیں۔بلاشبہ اللہ تعالیٰ زمین اور آسمانوں کو تھامے ہوئے ہے۔کہ وہ کہیں دونوں اپنی جگہ سے ٹل جائیں تو اس کے سوا کوئی روک نہیں سکتا۔وہ یقیناً تحمل والا بخشنے والا ہے۔اور اُنہوں نے بڑی پکی قسمیں کھائیں۔کہ اگر اُن کے پاس کوئی خبردار کرنے والا آیا۔تو سب قوموں میں سب سے زیادہ ہدایت یافتہ ہونگے۔پھر جب ان کے پاس ایک خبردار کرنے والا آیا تو اس سے ان کی بیزاری بڑھ گئی۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بے شک اللہ تعالیٰ زمین اور آسمانوں کے تمام غیب جانتا ہے۔بے شک وہ سینے کے راز جانتا ہے۔وہی ہے۔جس نے تمھیں زمین میں نائب بنایا۔پھر جو کوئی نافرمانی کرے گا۔تو اپنی نافرمانی کا نقصان خود اُٹھائے گا اور نافرمانون کی نافرمانی ان کے رب پاس ناراضگی بڑھاتا ہے۔پھر آپ ﷺ فرماتے ہیں۔کیا تم نے اپنے شریکوں کو دیکھا ہے جن کو تم اللہ تعالیٰ کے علاوہ چھوڑ کر پکارتے ہو۔اور مجھے دکھاؤ وہ کیا ہے۔جو اُنہوں نے زمین میں سے پیدا کیا ہے۔یا آسمانوں میں ان کی کوئی شراکت ہے۔ یا ہم نے انہیں کوئی کتاب دے رکھی ہے۔کہ وہ اس میں واضح دلیل رکھتے ہیں،۔بلکہ ظالم ایک دوسرے کو جھوٹے وعدے دیتے ہیں۔بلاشبہ اللہ تعالیٰ زمین اور آسمانوں کو تھامے ہوئے ہے۔کہ وہ کہیں دونوں اپنی جگہ سے ٹل جائیں تو اس کے سوا کوئی روک نہیں سکتا۔وہ یقیناً تحمل والا بخشنے والا ہے۔اور اُنہوں نے بڑی پکی قسمیں کھائیں۔کہ اگر اُن کے پاس کوئی خبردار کرنے والا آیا۔تو سب قوموں میں سب سے زیادہ ہدایت یافتہ ہونگے۔پھر جب ان کے پاس ایک خبردار کرنے والا آیا تو اس سے ان کی بیزاری بڑھ گئی۔

خواتین وحضرات۔

یہ حال ہم لوگوں کا بھی ہے۔ ہم نے رسول ﷺ کے ذریعے خبردار ہونے والی چیز قرآن پاک سے ہدایت حاصل نہیں کی اور فرقے بنا کر مشرک ہو چکے ہیں۔ اور کفر کر چکے ہیں۔ مرتد بن گئے ہیں۔

سورہ فاطر آیات 29 تا 33 پارہ 22

جو لوگ اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھتے ہیں۔ اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے اُنہیں دے رکھا ہے۔ اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ وہ ایسی تجارت کے اُمیدوار ہیں جس میں کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ تا کہ ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ ان کا پورا اجر دے اور اپنے فضل سے کچھ زیادہ دے۔ بے شک وہ معاف کرنے والا ہے۔ اور قدر دان ہے جو کتاب ہم نے آپ کی طرف وحی کی ہے وہی سچ ہے۔ جو اپنے سے پہلے کتابوں کی تصدیق کرتی ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ اپنے غلاموں سے باخبر اور اُنہیں دیکھنے والا ہے۔ پھر ہم نے اُن لوگوں کو کتاب کا وارث بنایا جنہیں ہم نے اپنے غلاموں میں سے چن لیا۔ پھر اُن میں سے کوئی اپنے اوپر ظلم کرنے والا ہے۔ کوئی اللہ تعالیٰ کی اجازت سے نیکیوں میں آگے نکل جانے والا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں ظالم اُسے کہا گیا ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب کا وارث بنایا مگر وہ وارث نہ بنے بلکہ مخالفت پر اُتر آئے اور نافرمان بن گئے۔ یہ ظالم لوگ ہیں۔ البتہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھتے ہیں۔ اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں دے رکھا ہے۔ اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ وہ ایسی تجارت کے اُمیدوار ہیں جس میں کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ تا کہ ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ ان کا پورا اجر دے اور اپنے فضل سے کچھ زیادہ دے۔ بے شک وہ معاف کرنے والا ہے۔ اور قدر دان ہے۔ جو قرآن پاک کو سچ مانتا ہے اور پہلی کتابوں کی تصدیق کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے نیکیوں میں آگے نکل جانے والا ہے۔

خواتین وحضرات

اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن دیا اور ہمیں دنیا بھر کے لوگوں میں سے چن لیا ہم قرآن کے وارث ہیں۔ مگر اس کے ساتھ سلوک ظالموں والا ہے۔

سورہ البقرہ آیات 216 تا 217 پارہ 2

وہ آپ ﷺ سے پوچھتے ہیں کہ حرمت کے مہینوں مین جہاد کرنا کیسا ہے۔ کہہ دو۔ کہ اس مہینے مین جہاد کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکنا۔ اور اسکا کفر کرنا اور مسجد حرام میں نہ جانے دینا اور اس کے رہنے والوں کو وہاں سے نکالنا۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے بھی بڑا گناہ ہے۔ اور فتنہ قتل سے بھی بڑا گناہ ہے اور وہ لوگ تم سے لڑتے رہیں گے۔ یہاں تک کہ اگر اُن کے بس میں ہو تو وہ تمھیں تمھارے دین سے پھیر دیں۔ اور جو کوئی تم میں سے اپنے دین سے مرتد ہوگا۔ اور وہ کافر ہی مر گیا۔ بس یہی وہ لوگ ہیں۔ جن کے اعمال دنیا اور آخرت میں ضائع ہو گئے۔ اور یہی وہ لوگ ہیں۔ جو دوزخ کی آگ میں ہمیشہ رہیں گے۔ بیشک جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے ہجرت کی۔ اور اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک کے لیے جہاد کیا۔ یہی اللہ تعالیٰ کی رحمت کے اُمیدوار ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے ان آیات میں دو قسم کے لوگوں کو دیکھا۔ ایک قسم اُن لوگوں کی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکتے ہیں۔ اور اس کا کفر کرتے ہیں۔ اور لوگوں کو مسجد حرام میں نہیں جانے دیتے۔ اور اسکے رہنے والوں کو وہاں سے نکالتے ہیں۔ اور فتنہ قتل سے بھی بڑا گناہ ہے اور وہ لوگ تم سے لڑتے رہیں گے۔ یہاں تک کہ اگر اُن کے بس میں ہو تو وہ تمھیں تمھارے دین سے پھیر دیں۔ اور جو کوئی تم میں سے اپنے دین سے مرتد ہوگا۔ اور وہ کافر ہی مر گیا۔ جو دوزخ کی آگ میں ہمیشہ رہیں گے۔ بس یہی وہ لوگ ہیں۔ دوسری قسم اُن لوگوں کی ہے۔ جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے ہجرت کی۔ اور اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک کے لیے جہاد کیا۔ یہی اللہ تعالیٰ کی رحمت کے اُمیدوار ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

سورہ النحل آیات 104 تا 109 پارہ 14

بے شک جو لوگ اللہ تعالیٰ کی آیات پر ایمان نہیں لاتے۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت نہیں دیتا۔ اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ بے شک جھوٹ تو وہ لوگ بناتے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کی آیات پر ایمان نہیں لاتے۔ اور یہی لوگ جھوٹے ہیں۔ جس نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا۔ سوائے اُس کے جس کو مجبور کیا گیا ہو۔ اور اس کا دل ایمان پر مطمئن ہو۔ لیکن جو دل کھول کر کفر کرے۔ تو ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوگا۔ اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ یہ اس لیے کہ انہوں نے دنیا کی زندگی کو آخرت کے مقابلے میں پسند کیا ہے۔ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ کافر قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کانوں اور آنکھوں پر اللہ تعالیٰ نے مہر لگا دی

ہے۔اور یہی لوگ غافل ہیں۔کچھ شک نہیں۔کہ یہ لوگ آخرت کے میں نقصان اُٹھانے والے ہیں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ ان آیات میں ایمان والے اور کافر یعنی فرقہ پرستوں میں فرق واضح کیا جارہا ہے۔جو انسان ایمان والا ہو۔یعنی قرآن پاک کو سچ مانتا ہو اور اس کی اطاعت کرتا ہو۔مگر وہ کفر کرنے والوں یعنی فرقہ پرستوں کے ڈر کی وجہ سے کسی فرقے کا اقرار کرتا ہو۔جب کہ اُس کا دل کسی بھی فرقے پر نہ ہو۔بلکہ قرآن پاک پر مطمئن ہو۔یعنی ایمان پر مطمئن ہو۔تو ایسے انسان کو چھوڑ کر وہ لوگ جو کفر یعنی فرقہ پرستی کو دل کھول کر قبول کریں۔اور اپنے فرقوں پر مطمئن ہوں۔تو ایسے لوگوں پر

اللہ تعالیٰ کا غضب ہوگا۔اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی آیات پر ایمان نہیں لاتے۔لہذا اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت نہیں دیتا۔میں کافروں یعنی فرقہ پرستوں اور ایمان والوں کا موازنہ کرنا چاہوں گی۔کہ ان کے نام نہاد مفسر کس طرح قرآن پاک سے مرتد ہیں۔اور ان کی اطاعت کرنے والوں والے بھی مرتد ہیں۔چونکہ فرقہ پرست نام نہاد مفسروں کی اطاعت کرتے ہیں۔اس لیے مشرک کافر ہونے کے ساتھ مرتد بھی ہیں۔

پارٹ نمبر 2

نام نہاد امام اور مفسر اور ان کے اطاعت گزار اندھے بہرے اور مردہ ہیں۔یعنی مرتد ہیں۔

اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔

تمہید

خواتین وحضرات

تمہید یعنی ذراسی وضاحت کے بعد اندھا بہرا اور مردہ کو قرآن پاک سے تلاش کریں گے۔

خواتین وحضرات

کافر ایک ایسا لفظ ہے۔جو ہم سنتے رہتے ہیں۔کبھی کوئی کسی فرقے والے کو کافر کہتے ہیں۔کبھی کوئی دوسرے فرقے کو کافر کہتے ہیں۔اس طرح کی باتیں بنا کر لوگ ایک دوسرے کو کافر کہتے رہتے ہیں۔مزے کی بات یہ ہے۔کہ کوئی بھی خود کو کافر کہلوانا پسند نہیں کرتا۔اور نہ ہی خود کو کافر تسلیم کرتا ہے۔حقیقت تو یہ ہے۔کہ ہمارے تسلیم کرنے سے یا نہ تسلیم کرنے سے اللہ تعالیٰ کو کوئی فرق نہیں پڑتا۔کیونکہ حکم تو صرف اُسی کا چلتا ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

❁ سورہ اعراف آیت 54 کا تیسرا حصہ پارہ 8

خبردار رہو۔جس نے پیدا کیا ہے۔حکم بھی اُسی کا چلے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔کہ خبردار رہو۔جس نے پیدا کیا ہے۔حکم بھی اُسی کا چلے گا۔اس آیت کو یوں بھی پڑھ سکتے ہیں۔سنو جس نے پیدا کیا ہے۔حکم بھی اُسی کا چلے گا۔

خواتین وحضرات!

اگر آپ نے اللہ تعالیٰ کا حکم سن لیا۔کہ حکم کا حق بھی اسی کو ہے جس نے پیدا کیا ہے۔

سورہ طارق آیات 13 تا 14 پارہ 30

بے شک یہ قرآن ایک فیصلہ کردینے والا کلام ہے۔اور یہ کوئی ہنسی نہیں ہے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے اللہ تعالیٰ کا فیصلہ سنا کہ قرآن پاک فیصلے کرنے والا اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔اوراس میں کوئی ہنسی کی بات نہیں ہے۔
کافر کسے کہتے ہیں۔ اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے معلوم کرتے ہیں۔یعنی اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ سے پوچھتے ہیں۔دیکھتے ہیں۔کہ وہ ہمیں قرآن پاک کے زریعے کیا جواب دیتے ہیں --

سورہ البقرہ ۔آیت 34۔پارہ 1

اور جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا تھا کہ آدمؑ کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے اس نے حکم نہ مانا اور کافروں میں سے ہو گیا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کو نا ماننا کفر ہے جب شیطان نے اللہ تعالیٰ کی بات نہیں مانی تو کافروں یعنی نافرمانوں میں سے ہو گیا۔مسلم کا مطلب فرمابرداراور فرمابردار کا الٹ یعنی متفاد ہے کافر ۔یعنی اللہ تعالیٰ کے نافرمان کو کافر کہتے ہیں۔
آئیں قرآن پاک سے کافر بننے کا طریقہ دیکھتے ہیں۔جس سے انسان الٹے پاؤں پھر جاتا ہے۔یعنی کفر کے راستے پر واپس چل پڑتا ہے۔اور مرتد بن جاتا ہے۔
آئیں قرآن پاک کا ایک اور فیصلہ دیکھتے ہیں۔کہ فرقے بنانے والے کافر ہیں۔

سورہ آل عمران آیات 100 تا 103 کا پہلا حصہ پارہ نمبر 4

اے ایمان والو! اگر تم کسی ایک فرقے کی اطاعت کرو گے۔اُن لوگوں میں سے جنہیں کتاب یعنی قرآن پاک دیا گیا ہے۔تو یہ تمہارے ایمان لانے کے بعد تمہیں دوباہ کافر بنا دیں گے۔اور تم کفر کر بھی کیسے سکتے ہو۔جبکہ تم پر اللہ کی آیات پڑھی جاتی ہیں۔اور اللہ کا رسول ﷺ تمہارے درمیان موجود ہے۔اور جو اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے تھام لے گا۔وہ ضرور سیدھے راستے کی ہدایت پا لے گا ۔اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ایسے ڈرو جیسے اُس سے ڈرنے کا حق ہے۔اور تمہیں مسلم کی حالت میں موت آنی چاہے ۔اور اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو۔اور فرقے نہ بنانا۔

خواتین وحضرات

آپ نے قرآن پاک کا فیصلہ سنا۔کہ فرقہ بنانے سے انسان کافر بن جاتا ہے۔
ان آیات میں اللہ تعالیٰ ایمان والوں سے خطاب کر رہے ہیں۔جنہیں کتاب یعنی قرآن پاک دیا گیا ہے۔یعنی ہم سے خطاب کر رہے ہیں۔یعنی قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔ایمان کا مطلب سورہ محمد کی آیات 2 تا 3 کے مطابق ہے۔قرآن پاک کو سچ ماننے والا اور اس کی اطاعت کرنے والا۔اللہ تعالیٰ ایسے ہی لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔قرآن پاک کو سچ ماننے والو اور اس کی اطاعت کرنے والو۔جن کو کتاب یعنی قرآن پاک دیا گیا ہے۔اگر تم کسی گروہ کی اطاعت کرو گے ۔تو وہ تمھیں ایمان لانے کے بعد دوبارہ کافر بنا دیں گے۔اور تم کسطرح کفر کر سکتے ہو۔جبکہ اللہ تعالیٰ کی آیات تم پر پڑھی جاتیں ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کا رسول ﷺ بھی تمھارے درمیان موجود ہے۔اور جو اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑے گا۔وہ سیدھے راستے کی ہدایت پالے گا۔اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔اور اس طرح ڈرو جس طرح ڈرنے کا حق ہے۔اور تمھیں اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری یعنی مسلم کی حالت میں موت آنی چاہیے۔جس کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو۔اور فرقے نہ بنانا۔ یعنی اگر ہم فرقے کی حالت میں مرے تو مسلم کی حالت میں موت نہیں آئے گی۔بلکہ کفر کی حالت میں موت آئے گی۔
ان آیات میں وہ لوگ شامل ہیں جو رسول ﷺ کے دور میں تھے۔اور وہ لوگ بھی شامل ہیں۔جو رسول ﷺ کے بعد قیامت تک آنے والے ہیں۔نہ رسول ﷺ کے زمانے میں فرقہ بنانے کی اجازت تھی۔اور نہ قیامت تک کسی کو ہے۔رسول ﷺ کے دور میں بھی اللہ تعالیٰ کی آیات کے زریعے اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم تھا۔اور مرتے دم تک اللہ تعالیٰ کا فرمابردار رہنے کے لیے قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم ہے۔اور اللہ تعالیٰ نے فرقہ بنانے سے منع کر دیا ہے۔کیونکہ فرقہ بنانے سے انسان دوبارہ کافر بن جاتا ہے
آیات کے الفاظ نوٹ کریں۔ایمان لانے کے بعد کسی گروہ کی اطاعت تمھیں دوبارہ کافر بنا دیگی۔یعنی ایمان لانے کے بعد پھر کفر ہو جائیگا۔
آپ نے قرآن پاک کا فیصلہ سنا۔کہ فرقہ بنانے سے انسان کافر بن جاتا ہے۔یعنی کفر کر لیتا ہے

ان آیات میں وہ لوگ شامل ہیں جو رسول ﷺ کے دور میں تھے۔اور وہ لوگ بھی شامل ہیں۔جو رسول ﷺ کے بعد قیامت تک آنے والے ہیں۔نہ رسول ﷺ کے زمانے میں فرقہ بنانے کی اجازت تھی۔اور نہ قیامت تک کسی کو ہے۔رسول ﷺ کے دور میں بھی اللہ تعالیٰ کی آیات کے زریعے اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم تھا۔اور مرتے دم تک اللہ تعالیٰ کا فرمابردار رہنے کے لیے قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم ہے۔اور اللہ تعالیٰ نے فرقہ بنانے سے منع کر دیا ہے۔کیونکہ فرقہ بنانے سے انسان دوبارہ کافر بن جاتا

ہے۔
آیات کے الفاظ نوٹ کریں۔ ایمان لانے کے بعد کسی گروہ کی اطاعت تمھیں دوبارہ کافر بنادیگی۔ یعنی ایمان لانے کے بعد پھر کفر ہوجائیگا۔
آپ نے قرآن پاک کا فیصلہ سنا۔ کہ فرقہ بنانے سے انسان کافر بن جاتا ہے۔ یعنی کفر کرلیتا ہے

خواتین وحضرات

شیطان نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی تھی۔ کیونکہ آدمؑ کو سجدہ نہیں کیا تھا۔ تو وہ کافروں میں سے ہوگیا۔ تو نام نہاد مفسروں نے کونسی فرمابرداری کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سورہ آل عمرآن کی آیات 102 تا 103 کے پہلے حصے میں حکم دیا ہے۔ اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ جیسا کہ ڈرنے کا حق ہے۔ مرتے دم تک مسلم رہنا۔ یعنی میرا فرمابردار رہنا۔ سب مل کر اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قران پاک کو مظبوطی سے پکڑنا۔ اور فرقے نہ بنانا۔

خواتین وحضرات

نام نہاد مفسروں نے جب فرقے بنالیے تو مسلم نہ رہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار نہ رہے۔ اسلام سے نکل گئے۔ یعنی کافر بن گئے۔ یعنی نافرمان بن گئے۔ جس طرح شیطان نافرمان بنا تھا۔ دونوں نے ایک ہی کام کیا ہے۔ فرمابردار یعنی مسلم تو تب تھے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرلیتا۔ قرآن پاک کو مظبوطی سے پکڑ لیتے۔ نام نہاد مفسروں نے شیطان کی فرمابرداری کی ہے۔ شیطان کے قدموں کی اطاعت کی ہے۔ اور فرقہ پرستوں نے اسی کو اپنا ولی یعنی مددگار بنالیا۔ ایسے ظالموں کے لیے بہت برا بدلہ ہے۔ انہوں نے قرآن پاک کے متضاد کام کرکے شیطان کو خوش کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا تو انہوں نے غضب ہی سمیٹا ہے۔

خواتین وحضرات

اللہ تعالیٰ نے کہا تھا۔ کہ مجھ سے ڈرنا۔ اور مرتے دم تک مسلم رہنا۔ نام نہاد مفسر اللہ تعالیٰ سے بلکل نہیں ڈرے۔ نہ صرف یہ کام خود کیا بلکہ اس کام کے لیے فرقے بنالیے اور نافرمان بن گئے۔ نہ صرف خود یہ کام کیا بلکہ اس کو مشن بنالیا۔ تاکہ مرنے کے بعد بھی شیطان کا مشن جاری رہے۔ اور شیطان کے قدموں کی اطاعت ہوتی رہے۔ تو کیا آپ اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کی اطاعت کریں گے۔

خواتین وحضرات

جب آپ جان چکے ہیں کہ فرقہ بنانے سے انسان کافر بن جاتا ہے۔ تو ایسے لوگوں کو دیکھتے ہیں۔ کہ وہ قرآن پاک کی اطاعت کیوں نہیں کرتے۔ اس لیے کہ وہ اپنے باپ دادا کے راستے پر چلنے والے ہوتے ہیں۔ یعنی کافر ہوتے ہیں۔ یعنی فرقہ پرست ہوتے ہیں۔

سورہ االبقرہ آیات 168 تا 171 پارہ 2

اے لوگو زمین میں جتنی حلال پاک چیزیں ہیں۔ ان میں سے کھاؤ۔ اور شیطان کے قدموں کی اطاعت نہ کرو۔ بے شک وہ تمھارا واضح دشمن ہے۔ وہ تمھیں برائی اور بے حیائی کا حکم دیتا ہے۔ اور یہ کہ تم اللہ تعالیٰ پر وہ باتیں کہو۔ جس کا تمھیں علم نہیں۔ اور جب انہیں کہا جاتا ہے۔ کہ جو اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے اس کی اطاعت کرو۔ تو انہوں نے کہا کہ وہ اس کی اطاعت کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا۔ اگرچہ ان کے باپ دادا کچھ عقل نہ رکھتے ہوں۔ اور نہ ہدایت پر ہوں۔ اور ان کی مثال جو کافر ہیں۔ اس انسان کی طرح ہے۔ جو اس چیز کو پکارتا ہے جو سوائے پکار کے کچھ نہیں سنتی وہ بہرے گونگے اور اندھے ہیں۔ پس وہ عقل نہیں رکھتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں کافر یعنی فرقہ پرستوں کو دکھایا ہے۔

یہ وہ لوگ ہیں۔ جو شیطان کے قدموں کی اطاعت کرنے والے ہیں۔ انہوں نے اللہ پر وہ باتیں کہیں ہیں۔ جن کا انہیں علم نہیں ہے۔ یہ باپ دادا کے راستے کی اطاعت کرنے والے ہیں۔ ایسے لوگوں کو جب قرآن پاک کی اطاعت کی طرف بلایا جاتا ہے۔ تو قرآن پاک کے بجائے اپنے باپ دادا کے راستے کو ترجیح دیتے ہیں۔ چاہے ان کے باپ دادا نہ عقل رکھتے ہوں اور نہ ہدایت پر ہوں۔ ایسے کافروں یعنی فرقہ پرستوں کی مثال ایسے جانوروں کی طرح ہے۔ جو پکار کے سوا کچھ نہیں سنتے۔ ایسے ہی باپ دادا کے راستے پر چلنے والے اندھے ہیں۔ بہرے ہیں اور گونگے ہیں۔ اور کوئی عقل نہیں رکھتے۔

آپ نے دیکھا۔ کہ قرآن پاک کی اطاعت چھوڑ کر باپ دادا کے راستے پر چلنے والوں یعنی فرقہ پرستی کرنے والوں کو کافر کہا گیا ہے۔ فرقہ پرستوں کی مثال ایسے جانوروں کی طرح ہے۔ جو پکار کے سوا کچھ نہیں سنتے۔ ایسے ہی باپ دادا کے راستے پر چلنے والے اندھے ہیں۔ بہرے ہیں اور گونگے ہیں۔ اور کوئی عقل نہیں رکھتے۔

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں بہرے، گونگے اور اندھے وہ لوگ ہیں جو اپنے باپ دادا کے راستے پر چل رہے ہیں اور قرآن کو کچھ نہیں سمجھتے اور باپ دادا کے راستے کی اطاعت کررہے ہیں۔اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ قرآن پاک کی اطاعت کرو تو ان لوگوں کا جواب ہوتا ہے کہ ہم تو اپنے باپ دادا کی اطاعت کریں گے اگر چہ ان کے باپ دادا کچھ بھی نہ سمجھتے ہوں اور نہ ہی ہدایت پر ہوں یعنی وہ بھی گونگے، بہرے اور اندھے ہوں تو کیا یہ ان کے نقش قدم پر چلیں گے اگر انہوں نے ہدایت یعنی قرآن کو چھوڑا ہوا تھا تو کیا یہ بھی چھوڑیں گے اور کافروں یعنی فرقہ پرستوں کی مثال ایسی ہے جو کسی ایسی چیز کے پیچھے چلاّئے یا پکارے جو ان کی پکار سننے کی سوا کچھ بھی نہیں کر سکتے یعنی ان کے پاس زمین اور آسمانوں کی کی کوئی قدرت نہیں ہے قدرت تو ساری اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔

ان آیات سے ثابت ہوا کہ فرقہ پرست مرتد ہیں۔اور یہ ان کی ساری خوبیاں ہیں۔اندھا بہرا اور مردہ۔اب جب ہم اندھے بہرے اور مردہ والی آیات دیکھیں گے تو فوراً پہچان لیں گے۔کہ یہ مرتد لوگ فرقہ پرست ہیں۔جو قرآن پاک میں غور نہیں کرتے۔

خواتین وحضرات!

زرا اپنے آس پاس نظر دوڑائیں۔زرا لوگوں کا قرآن پاک پڑھنے کا طریقہ چیک کریں۔یا تو صرف عربی میں پڑھیں گے۔جن کی ان کو بلکل سمجھ نہیں آتی۔یا اگر کبھی قرآن پاک کو سمجھنے کا احسان بھی کرنا چاہیں گے۔تو اندھوں کی طرح نام نہاد مفسر کی بتائی ہوئی تفسیر پڑھ کر فارغ ہو جائیں گے۔یہ آپ لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی رضا معلوم کی یا نام نہاد مفسر کی رضا معلوم کی۔یہ رسول ﷺ کے نعرے لگانے والے انکے لائے ہوئے کلام کے ساتھ کیا کر رہے ہیں۔کاش یہ نام نہاد مفسروں کے بجائے رسول ﷺ پر اعتماد کرتے۔تو مرتد نہ ہوتے۔

ان آیات سے ثابت ہوا کہ فرقہ پرست کافر ہیں۔کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کی اطاعت کا حکم دیا اور انہوں نے شیطان کی طرح تکبر کر کے باپ دادا کے راستے کی اطاعت کی۔اس طرح شیطان کے قدموں کی اطاعت کی۔کیونکہ وہ اپنے فرقوں یعنی نام نہا مفسروں کے لیے چلا رہے ہیں۔

سورہ زخرف آیات 59 تا 64 پارہ 25

وہ تو صرف ہمارا ایک غلام تھا۔جس پر ہم نے اپنا انعام کیا۔اور ہم نے اس کو بنی اسرائیل کے لیے مثال بنا دیا۔اور اگر ہم چاہتے۔تو زمین میں فرشتے پیدا کر دیتے۔وہ جانشین ہوتے۔اور بیشک وہ تو قیامت کی ایک نشانی ہے۔بس تم لوگ اس نشانی میں شک نہ کرنا۔اور میری اطاعت کرو۔یہی سیدھا راستہ ہے۔اور شیطان تم کو روک نہ دے بیشک وہ تمھارا واضح دشمن ہے۔اور جب عیسیٰ ؑ واضح دلائل لے کر آئے۔تو اُس نے کہا۔کہ میں تمھارے پاس حکمت لے کر آیا ہوں۔اور اسلیے بھی آیا ہوں۔کہ بعض اُن باتوں کی وضاحت کر دوں جن میں تم اختلاف کرتے ہو۔اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔اور میری اطاعت کرو۔بیشک میرا اور تمھارا رب اللہ تعالیٰ ہے تم اس کی غلامی کرو۔یہی سیدھا راستہ ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ میری اطاعت کرو یہی سیدھا راستہ ہے۔حضرت عیسیٰ ؑ جب حکمت یعنی انجیل لے کر اپنی قوم کے پاس آئے۔اور کہا۔کہ میں تمھارے پاس ان باتوں کی وضاحت کرنے آیا ہوں۔جن میں تمھیں اختلاف ہے۔میری اطاعت کرو۔اور ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کرو۔یعنی عیسیٰ ؑ کی اطاعت ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی تھا۔اور یہی سیدھا راستہ تھا۔

رسول ﷺ کی اطاعت ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی ہے۔اور یہ سیدھا راستہ ہے۔

سورہ انعام۔آیت 159 پارہ 8

بیشک جن لوگوں نے اپنے دین میں فرقے بنا لیے اور گروہ بن گئے۔آپ ﷺ کا ان سے کوئی تعلق نہیں ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کا ہے پھر وہ ان کو خود بتائے گا کہ وہ کیا کر رہے تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے فرقہ بنانے والے لوگوں سے رسول ﷺ کی لاتعلقی کا اعلان کر دیا ہے رسول ؐ کا ایسے لوگوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔یاد رکھیں کہ فرقے بنانے والے لوگ رسول ؐ کے کچھ نہیں لگتے یہ اعلان لاتعلقی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارا تعلق رسول ﷺ سے قائم ہو تو آج ہی فرقہ چھوڑ کر توبہ کر کے اللہ تعالیٰ کی رسی کو مظبوطی سے پکڑ لیں۔ہمیں کب سمجھ آئے گی کہ رسول ﷺ اللہ تعالیٰ کی کتاب لے کر آئے تھے

سورہ البقرہ۔آیات 208 تا 209۔پارہ 2

اے ایمان والوتم پورے اسلام میں داخل ہوجاؤ یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری میں پورے آجاؤ اور شیطان کے قدموں کی اطاعت نہ کرو بے شک وہ تمہارا واضح دشمن ہے اگر اس کے بعد بھی تم ڈگمگا گئے جب کہ تمہارے پاس واضح دلائل آچکے ہیں تو جان لو کہ اللہ تعالیٰ سب پر غالب حکمت والا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ تم پورے اسلام میں داخل جاؤ یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری میں آجاؤ اور شیطان کے قدموں کی اطاعت نہ کرو بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے جب تمہارے پاس واضح دلائل یعنی قرآن پاک آگیا ہے اس کے بعد بھی تم ڈگمگائے تو اللہ تعالیٰ سب پر غالب حکمت والا ہے۔

سورہ المائدہ آیت 3 کا دوسرا حصہ پارہ 6

آج کے دن ہم نے تمھارے لیے تمھارا دین مکمل کر دیا ہے۔اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی ہے اور تمھارے لیے دین اسلام یعنی فرمابرداری کے دین کو پسند کر لیا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ ہمارا دین کیا ہے ہمارا دین اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری ہے۔اور اللہ تعالیٰ صرف اپنی فرمابرداری کے دین کو ہی پسند کرتے ہیں۔کیا ہم اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری والا دین اختیار کیے ہوئے ہیں۔یا فرقوں کی اطاعت اختیار کیے ہوئے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے اسلام پسند کیا ہے۔نہ کہ فرقے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں نعمت یعنی قرآن پاک کی بات ہورہی ہے۔اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں کہ آج قرآن پاک مکمل ہوگیا ہے۔ قرآن پاک ہمارا دین ہے۔ قرآن پاک کو اللہ تعالیٰ نعمت کہہ رہے ہیں۔قرآن پاک ہمارے لیے اس طرح نعمت ہے۔کہ اس میں موجود دین کو اللہ تعالیٰ نے پسند کر لیا ہے۔قرآن پاک میں موجود دین کو اسلام کہا جاتا ہے جس کا مطلب ہے۔اللہ تعالیٰ کی فرمابردای کرنا۔ہمارا دین کیا ہے ہمارا دین اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری ہے۔۔اور اللہ تعالیٰ صرف اپنی فرمابرداری کے دین کو ہی قبول کرتے ہیں۔کیا ہم اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری والا دین اختیار کیے ہوئے ہیں۔یا فرقوں کی اطاعت اختیار کیے ہوئے ہیں۔قرآن پاک ہمارا دین ہے اور یہ مکمل ہے۔اس کے ساتھ کسی بھی فرقے کی اطاعت ہمیں مشرک بنادے گی۔۔کیونکہ قرآن پاک میں مکمل دین موجود ہے۔۔جس کا اعلان اللہ تعالیٰ کر رہے ہیں۔لوگو اللہ تعالیٰ کے اعلان کو سن لو۔ہمارا دین مکمل ہے۔اور جو کہتا ہے ک قرآن پاک میں ہمارا دین مکمل نہیں ہے۔وہ اللہ تعالیٰ کو جھٹلاتا ہے۔جو بھی اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلائے گا۔وہی کافر ہے۔وہی مرتد ہے۔چاہے وہ ہم ہوں یا ہمارے باپ دادا ہوں۔

اندھا بہرا اور مردہ کسے کہتے ہیں۔اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔

سورہ رعد۔آیت 19۔پارہ نمبر 13

کیا وہ انسان جو علم رکھتا ہے کہ جو کچھ آپ ﷺ پر آپ کے رب کی طرف سے نازل ہوا ہے۔وہ سچ ہے اُس کی طرح ہوسکتا ہے جو اندھا ہے بے شک عقلمند ہی نصیحت پکڑتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

اللہ تعالیٰ نے دو انسان دکھائے۔اور پھر پوچھا کہ کیا وہ دونوں ایک جیسے ہیں۔ایک انسان وہ ہے۔جس کے پاس قرآن پاک کا سچا علم ہے۔اور دوسرا وہ ہے۔جو اندھا ہے۔یعنی جس کے پاس قرآن پاک کا سچا علم نہیں ہے۔وہ بھی اندھے کی طرح ہے۔

کیا ہم اندھے ہیں یا قرآن پاک کا سچا علم جاننے والے ہیں۔

خواتین وحضرات!

جس طرح ہم قرآن پاک کو سمجھے بغیر عربی میں پڑھ رہے ہیں۔کیا اس طرح ہم قرآن پاک کا سچا علم حاصل کر سکتے ہیں۔یا قرآن پاک کے سچے علم سے اندھے بنے رہیں گے۔

سورہ زمر آیت 9 کا دوسرا حصہ پارہ 23

آپ ﷺ کہہ دو۔ کہ کیا برابر ہو سکتے ہیں۔ وہ لوگ جو علم رکھتے ہیں۔اور وہ لوگ جو علم نہیں رکھتے۔۔۔ بے شک نصیحت تو عقل والے ہی حاصل کرتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

اس آیت میں قیامت تک آنے والے لوگوں سے رسول ﷺ خطاب کر رہے ہیں۔ رسول فرماتے ہیں۔ کہ کیا برابر ہو سکتے ہیں۔ وہ لوگ جو علم رکھتے ہیں۔اور وہ لوگ جو علم نہیں رکھتے۔ بے شک نصیحت تو عقل والے ہی حاصل کرتے ہیں۔یعنی جس کے پاس تعلیم ہوگی وہی قرآن پاک سے نصیحت حاصل کر سکے گا۔ یادرہے کہ قرآن پاک کا ایک صفاتی نام نصیحت ہے۔صرف علم والے ہی نصیحت حاصل کر سکتے ہیں۔

سورہ انعام۔ آیات 50 تا 51۔ پارہ 7

آپ ﷺ کہہ دیجیے کہ کیا اندھا اور آنکھوں والا برابر ہو سکتے ہیں کیا تم غور نہیں کرتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے اس آیت میں رسول ﷺ کا خطاب دیکھا۔ رسول ﷺ فرماتے ہیں کیا اندھا اور آنکھوں والے برابر ہو سکتے ہیں کیا تم غور نہیں کرتے۔

خواتین وحضرات!

آئیں قرآن پاک سے دیکھتے ہیں کہ کن لوگوں کے پاس آنکھیں ہیں ۔اور کون لوگ اندھے ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ سورہ بنی اسرائیل آیات 71 تا 72 پارہ 15 میں فرماتے ہیں ”جس دن ہم تمام لوگوں کو ان کے اماموں کے ساتھ بلائیں گے۔ تو جن کا اعمال نامہ ان کے دائیں ہاتھ میں دیا گیا وہ اپنے اعمال نامہ کو پڑھیں گے اور ان پر دھاگے برابر بھی ظلم نہیں کیا جائے گا اور جو اس دنیا میں اندھا بنا رہا پس وہ آخرت میں بھی اندھا رہے گا اور راستے سے بہت بھٹکا ہوا“

خواتین وحضرات!!

اب ہم قرآن پاک سے وہ آیات تلاش کریں گے اور ان لوگوں کو دیکھیں گے جو دنیا میں اندھوں کی طرح رہتے ہیں اور جو قیامت میں بھی اندھے ہی رہیں گے۔اور ان لوگوں کو بھی دیکھیں گے جو دنیا میں آنکھوں والے ہیں۔اور قیامت والے دن بھی وہ کامیاب ہوں گے۔

یہ کون لوگ ہیں کیا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی نظروں میں اندھے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی نظر میں آنکھوں والے ہیں۔

خواتین وحضرات!!

جن لائنوں کو میں انڈر لائن کر رہی ہوں۔ ان کو قرآن پاک سے دکھاؤں گی۔ تاکہ مرتد اچھی طرح سمجھ میں آجائے۔ یعنی ایک اندھا اور بہرہ اور مردہ اچھی طرح واضح ہو جائے۔ان آیات میں مرتد بننے کا مکمل طریقہ موجود ہے۔۔۔۔

قرآن پاک میں غور نہ کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی اور ان کو بہرا کر دیا اور ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا۔ کیا یہ لوگ قرآن پاک میں غور نہیں کرتے یا ان کے دلوں پر قفل چڑھے ہوئے ہیں۔

سورہ محمد۔ آیات 23 تا 28۔ پارہ 26

پھر کیا تم سے یہ توقع ہے۔ کہ اگر پھر جاؤ یعنی مرتد ہو جاؤ۔ تو زمین میں فساد کرنے لگو۔ اور اپنے رشتوں کو توڑ ڈالو۔

یہی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی اور ان کو بہرا کر دیا اور ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا کیا یہ لوگ قرآن پاک میں غور نہیں کرتے یا ان کے دلوں پر قفل چڑھے ہوئے ہیں بیشک جن لوگوں پر ہدایت یعنی قرآن واضح ہو چکا پھر اس کے بعد وہ مرتد ہو گئے۔ شیطان نے آسان بنا دیا ہے ان کیلئے یہ کام اور جھوٹی توقعات کا سلسلہ دراز کر رکھا ہے یہ اس لئے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب کو ناپسند کرنے والوں سے کہہ دیا کہ ہم بعض باتوں میں تمہاری اطاعت کریں گے۔ اور اللہ تعالیٰ ان کی پوشیدہ باتوں کو خوب جانتا ہے پھر اس وقت ان کا کیا حال ہوگا جب فرشتے ان کی روح قبض کریں گے اور ان کے چہروں اور پیٹھوں پر مارتے ہوئے انہیں لے جائیں گے۔ یہ اسی لئے تو ہوگا کہ انہوں نے اس کی اطاعت کی جس نے اللہ تعالیٰ کو ناراض کر دیا ہے اور اس کی رضا کو پسند نہ کیا۔ اسی بنا پر اللہ تعالیٰ نے ان کے سب اعمال برباد کر دیے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ باپ دادا کے راستے کی اطاعت کرنے والے یعنی فرقہ پرست جو کہتے ہیں کہ ہم قرآن پاک کے ساتھ اپنے فرقے کی بعض باتوں کی اطاعت کریں گے۔ یہ فرقہ پرست مرتد ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو اندھا اور بہرہ کر دیا اور ان لوگوں پر لعنت کی جو قرآن پاک میں غور نہیں کرتے کیا ان کے دلوں کو تالے لگ گئے ہیں جو یہ قرآن پاک میں غور نہیں کرتے جن لوگوں کو ہدایت دی تھی قرآن پاک واضح ہو چکا تھا اس کے بعد وہ مرتد ہو گئے شیطان نے ان کے لئے جھوٹی توقعات کا سلسلہ دراز کر رکھا تھا اس لئے انہوں نے قرآن پاک کو ناپسند کرنے والوں سے کہہ دیا کہ ہم بعض باتوں میں تمہاری اطاعت کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کی خفیہ باتوں کو جانتا ہے پھر قرآن پاک کے ساتھ کچھ باتوں میں دوسروں کی مرضی کرنے والوں کی یعنی فرقہ پرستوں کی روحیں جب فرشتے قبض کریں گے تو ان کے چہروں اور پیٹھوں پر مارتے ہوئے لے جائیں گے یہ اس لئے تو ہوگا کہ انہوں نے اس طریقے کی اطاعت کی جو اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے والا ہے اور اس کی رضا کا طریقہ اختیار نہ کیا اس پر اللہ تعالیٰ نے ان کے سب اعمال ضائع کر دیے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ جنہوں نے قرآن پاک کی اطاعت کے ساتھ دوسروں کی یعنی اپنے فرقے کی اطاعت کی انہوں نے اللہ تعالیٰ کو ناراض کر دیا آئیں دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کسے کہتے ہیں سورہ المائدہ آیت 15 کا آخری حصہ اور آیت 16 پارہ نمبر 6 میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں" بے شک تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے روشنی آ گئی ہے اور ایک ایسی واضح کتاب جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو اس کی رضا کی اطاعت کرتے ہیں۔ انہیں سلامتی کے طریقے بتاتا ہے اور اپنی اجازت سے ان کو اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لاتا ہے اور سیدھے راستے کی طرف ہدایت کر دیتا ہے"۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کی رضا قرآن پاک ہے۔ جو لوگ قرآن پاک کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی رضا کی اطاعت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کے ذریعے انہیں سلامتی کے طریقے بتاتا ہے اور اپنی اجازت سے ان کو اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لاتا ہے اور سیدھے راستے کی طرف ہدایت کر دیتا ہے"۔ یعنی یہ لوگ اھدنا الصراط المستقیم والے لوگ بن جاتے ہیں۔

جو لوگ کچھ باتوں میں قرآن پاک کی اطاعت کرتے ہیں اور کچھ باتوں میں لوگوں کی اطاعت کرتے ہیں یعنی نام نہاد مفسروں کی اطاعت کرتے ہیں۔ تو انہیں مرتد کہا گیا ہے ان پر لعنت کی گئی اور انہیں اندھا اور بہرا کیا گیا ان کے تمام اعمال اللہ تعالیٰ نے ضائع کر دیے۔

خواتین وحضرات!

یہ لوگ فرقہ پرست ہیں۔ جو کہتے ہیں۔ کہ ہم قرآن پاک کے ساتھ اپنے اپنے فرقوں کی دی ہوئی تعلیمات پر بھی عمل کریں گے۔ کیونکہ انہیں قرآن پاک میں کچھ نظر نہیں آتا۔ ایسے ہی لوگوں کے دلوں پر تالے لگ چکے ہیں۔ وہ لوگ قرآن پاک میں غور نہیں کرتے۔ اس لیے انہیں قرآن پاک میں کچھ نظر نہیں آتا۔ ایسے لوگ ان آیات میں اپنا حشر دیکھ لیں۔ کہ مرنے سے پہلے ہی ان پر عذاب کا آغاز ہو جائے گا۔

ان آیات سے ہمیں پتہ چلا کہ قرآن پاک کے ساتھ کسی بھی اور چیز کی اطاعت کرنے والا مرتد ہے۔ تمام فرقے اپنے اپنے نام نہاد مفسروں کی اطاعت کرتے ہیں۔ اس طرح تمام فرقے مرتد ہیں

مرتد کا مطلب ہے۔ قرآن پاک کو ہدایت سمجھنے کے باوجود قرآن پاک کے ساتھ کسی اور چیز کی اطاعت کرنے والے کو مرتد کہتے ہیں۔ اس کے لیے مثال دینا چاہوں گی۔ کہ ساری دنیا مختلف قسم کے فرقوں پر تھی۔ یعنی کافر تھی۔ رسول ﷺ نے جب اعلان نبوت کیا۔ تو جو لوگ آپ ﷺ پر ایمان لائے۔ یعنی جنہوں نے قرآن پاک کو سچ سمجھا اور اس کی اطاعت کی۔ تو وہ ساری دنیا سے جدا ہو گئے۔ اور مسلم بن گئے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار بن گئے۔ اب اگر یہ مسلم قرآن پاک کے ساتھ کسی اور چیز کی اطاعت کریں گے تو پھر مرتد ہو جائیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار نہیں رہیں گے۔ یعنی مسلم نہیں رہیں گے۔ ان آیات میں مرتد کو پھر جانے والا کہا گیا۔ یعنی جس کسی راستے سے قرآن پاک کی طرف آیا تھا۔ قرآن پاک سے پھر کر پھر کسی فرقے کی اطاعت کرنے لگا۔ یعنی نام نہاد مفسر کی اطاعت کرنے لگا۔ اور مرتد ہو گیا۔

سورہ اعراف آیات 202 تا 203 پارہ 9

آپ ﷺ کہیے۔ میں تو صرف اس کی اطاعت کرتا ہوں۔ جو میرے رب کی طرف سے مجھ پر وحی کی جاتی ہے۔ یہ تمھارے رب کی طرف سے آنکھیں ہیں۔ اور ہدایت اور رحمت ہے اُن لوگوں کے لیے جو ایمان رکھتے ہیں۔

آپ نے دیکھا۔

کہ ان آیات میں رسول ﷺ قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔ رسول ﷺ فرماتے ہیں۔ میں تو صرف اس کی اطاعت کرتا ہوں۔ جو میرے رب کی طرف سے مجھ پر وحی کی جاتی ہے۔ یہ تمھارے رب کی طرف سے آنکھیں ہیں۔ اور ہدایت اور رحمت ہے اُن لوگوں کے لیے جو ایمان رکھتے ہیں۔ یعنی جو قرآن پاک کو سچ مانتے اور اس کی اطاعت کرتے ہیں۔ قرآن پاک ان کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔ جو قرآن پاک کو اپنی آنکھیں سمجھتے ہیں۔

آئیں ان آیات کو ذرا تفصیل سے دیکھتے ہیں۔۔

سورہ اعراف آیات 202 تا 203 پارہ 9

اور جب آپ ﷺ ان کے پاس کوئی معجزہ نہ لائیں۔ تو کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے خود کوئی معجزہ کیوں نہ بنا لیا۔ آپ ﷺ کہیے۔ میں تو صرف اس کی اطاعت کرتا ہوں۔ جو میرے پروردگار کی طرف سے مجھ پر وحی کی جاتی ہے۔ یہ تمھارے رب کی طرف سے آنکھیں ہیں۔ اور ہدایت اور رحمت ہے اُن لوگوں کے لیے جو ایمان رکھتے ہیں۔ اور جب قرآن پاک پڑھا جائے تو اسے کان لگا کر سنو۔ اور خاموش رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ ان آیات میں رسول ﷺ قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔ رسول ﷺ معجزے طلب کرنے والوں کے جواب میں کہتے ہیں۔ کہ میں تو صرف وحی کی اطاعت کرنے والا ہوں۔

یہ تمھارے رب کی طرف سے آنکھیں ہیں۔ اور ایمان لانیوالوں کیلیے ہدایت اور رحمت ہے۔

خواتین وحضرات

ہم لوگوں نے اپنی آنکھوں سے منہ موڑ رکھا ہے۔ ہدایت اور رحمت سے منہ موڑ رکھا ہے۔ اور قرآن پاک کی طرف سے کان بند کیے ہوئے ہیں۔ اور معجزوں کی تلاش میں ہیں۔ آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو ہدایت اور رحمت کہا۔ کیا ہم جو خود کو رسول ﷺ کا اطاعت گزار کہتے ہیں۔ قرآن پاک کو ہدایت اور رحمت سمجھتے ہیں۔ اس پر ایمان لاتے ہیں۔ یعنی اس کو سچ مانتے اور اس کی اطاعت کرتے ہیں۔

یا مرتد ہو چکے ہیں۔ اندھے بہرے اور مردہ ہو چکے ہیں یعنی کسی نام نہاد مفسر یعنی فرقے کی اطاعت کرتے ہیں۔

سورہ انعام۔ آیت 105۔ پارہ 7

بیشک تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے آنکھیں آ گئی ہیں اب جو آنکھوں سے کام لے گا تو اپنا ہی بھلا کرے گا اور جو اندھا بنے گا خود نقصان اٹھائے گا اور میں کوئی تمھاری حفاظت کرنے والا نہیں ہوں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ کہہ رہے ہیں۔ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے آنکھیں آ گئی ہیں۔ یعنی قرآن پاک آ گیا ہے۔ اب جو آنکھوں سے کام لے گا تو اپنا ہی بھلا کرے گا اور جو اندھا بنے گا خود نقصان اٹھائے گا اور میں کوئی تمھاری حفاظت کرنے والا نہیں ہوں۔

خواتین وحضرات!

آئیں ان آیات کو ذرا تفصیل سے دیکھتے ہیں۔

سورہ انعام۔ آیات 104 تا 106۔ پارہ 7

یہی اللہ تعالیٰ ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ وہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کی غلامی کرو۔ وہ ہر چیز کا وکیل ہے۔ آنکھیں اُسے نہیں پا سکتی۔ مگر وہ آنکھوں کو پا لیتا ہے۔ اور وہ بڑا باریک بین خبردار ہے۔ بیشک تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے آنکھیں آ گئی ہیں اب جو آنکھوں سے کام لے گا تو اپنا ہی بھلا کرے گا اور جو اندھا

بنے گا خود نقصان اُٹھائے گا اور میں کوئی تمھاری حفاظت کرنے والا نہیں ہوں اسطرح ہم اپنی آیات کو بار بار مختلف طریقوں سے بیان کرتے ہیں کہ کہیں لوگ یہ نہ کہیں کہ تم کسی سے پڑھ کر آتے ہو اور جو لوگ علم رکھتے ہیں ان پر ہم واضح کر دیں۔ اس کی اطاعت کرو جو آپ کے رب کی طرف سے آپ کی طرف وحی کیا گیا ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے او رمشرکوں سے منہ موڑ لیجئے۔ اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو وہ شرک نہ کرتے۔ اور ہم نے آپ ﷺ کو اُن پر محافظ بنا کر نہیں بھیجا۔ اور نہ آپ ﷺ اُن کے وکیل ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ کہہ رہے ہیں۔ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے آنکھیں آگئی ہیں اب جو آنکھوں سے کام لے گا تو اپنا ہی بھلا کرے گا اور جو اندھا بنے گا خود نقصان اٹھائے گا اور میں کوئی تمھاری حفاظت کرنے والا نہیں ہوں۔ پھر اللہ تعالیٰ اس بات کو دہراتے ہیں۔ کہ اس کی اطاعت کرو جو آپ کے رب کی طرف سے آپ کی طرف وحی کیا گیا ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور مشرکوں سے منہ موڑ لیجیے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو وہ شرک نہ کرتے۔ اور ہم نے آپ ﷺ کو اُن پر محافظ بنا کر نہیں بھیجا۔ اور نہ آپ ﷺ اُن کے وکیل ہیں۔

خواتین وحضرات!

تینوں مثالوں میں اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کی اطاعت کا حکم دیا ہے اور ایک مثال کو مختلف طریقوں سے بیان کیا پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ دیکھو ہم کس طرح اپنی بات کو مختلف طریقوں سے کرتے ہیں تاکہ کوئی یہ نہ کہے کہ آپ ﷺ کسی سے پڑھ کر آتے ہیں اسی طرح اپنی بات کو مختلف کرنے کا ڈھنگ تو صرف اللہ تعالیٰ کو آتا ہے تاکہ علم والے لوگ جان لیں ان پر ہم حقیقت کو روشن کر دیں، کیونکہ علم والے لوگ زیادہ اچھے طریقے سے اللہ تعالیٰ کی بات کو سمجھتے ہیں مثالوں کو زیادہ اچھے طریقے سے سمجھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں

خواتین وحضرات!

ان آیات سے تعلیم کی اہمیت ثابت ہوتی ہے جس کے پاس تعلیم ہوگئی وہی آنکھوں کا صحیح استعمال کرسکتا ہے جس کے پاس علم نہیں ہوگا وہ آنکھوں کے ہوتے ہوئے بھی اندھا ہے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو علم کتنا محبوب ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی بات کو علم والے لوگوں تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ ان پر واضح کرنا چاہتے ہیں۔ ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی قرآن پاک کے ذریعے ممکن ہے۔ قرآن پاک ہماری آنکھیں ہے۔ وحی کی اطاعت کرو۔ تینوں مثالوں میں غور کریں۔ تینوں مثالوں میں قرآن پاک کی اطاعت کا حکم ہے۔ قرآن پاک کے ساتھ کسی کی اطاعت مشرک بناتی ہے۔

سورہ الجاثیہ۔ آیات 19 تا 20۔ پارہ نمبر 25

بے شک وہ آپ کے لیے اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں کچھ بھی کام نہیں آسکتے۔ اور بیشک ظالم لوگ ایک دوسرے کے ولی ہیں اور اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں کا ولی ہے۔ یہ قرآن لوگوں کے لیے آنکھیں ہیں۔ اور جو لوگ اس پر یقین رکھتے ہیں ان کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے دو قسم کے لوگوں کو دکھایا ہے۔ ایک قسم اُن لوگوں کی ہے۔ جن کی آنکھیں قرآن پاک ہے۔ جو قرآن پاک کو ہدایت اور رحمت سمجھتے ہیں۔ ان لوگوں کا نام پرہیزگار ہے۔ ان کا ولی اللہ تعالیٰ ہے۔

اور دوسری قسم اُن لوگوں کی ہے۔ جو ظالم ہیں۔ یعنی فرقہ پرست ہیں۔ بے شک یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں آپ کے کچھ بھی کام نہیں آئیں گے۔

آپ نے دیکھا۔

کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو قیامت تک آنے والے لوگوں کے لیے آنکھیں کہا۔ یعنی قرآن پاک ہماری آنکھیں ہے۔ اور جو لوگ اس پر یقین رکھتے ہیں ان کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔ جو قرآن پاک کو ہدایت اور رحمت سمجھتے ہیں ان لوگوں کا نام پرہیزگار ہے۔ یقیناً پرہیزگاروں کا ولی یعنی دوست اللہ تعالیٰ ہے۔ ان آیات میں قرآن پاک کو ہدایت اور رحمت کے صفاتی ناموں سے پکارا گیا۔

آئیں ان آیات کو ذرا تفصیل سے دیکھتے ہیں۔۔

سورہ جاثیہ۔ آیات 22 تا 23۔ پارہ 25

اللہ تعالیٰ نے تو آسمانوں اور زمین کو سچائی کے ساتھ پیدا کیا ہے۔ تاکہ ہر انسان کو اس کی کمائی کا بدلہ ملے لوگوں پر ہرگز ظلم نہیں کیا جائے گا پھر کیا تم نے کبھی اس کو دیکھا ہے جس نے اپنی خواہش کو اپنا معبود بنا لیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے علم کے باوجود اسے گمراہی میں پھینک دیا اس کے دل اور کانوں پر مہر لگا دی اور اس کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا اللہ کے بعد اب کون ہے جو اسے ہدایت دے کیا تم لوگ غور نہیں کرتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ اندھا، بہرہ اور مردہ یعنی مرتد اسے کہہ رہے ہیں جس نے اپنے خواہش کو اپنا خدا بنالیا ہے اور اللہ نے علم یعنی قرآن پاک کے باوجود اسے گمراہی میں پھینک دیا ہے اس کے دل اور کانوں پر مہر لگا دی ہے اور اس کی آنکھوں کو اندھا کر دیا ہے اللہ تعالیٰ کے بعد اب کون ہے جو اس کو ہدایت دے کیا تم لوگ سبق حاصل نہیں کرتے جو اللہ تعالیٰ کی ہدایت کو ہدایت نہیں سمجھتے اس کو پھر کوئی ہدایت دینے والا نہیں۔اور وہ اللہ تعالیٰ کے علم کے باوجود وہ گمراہی میں پڑا ہوا ہے۔

سورہ یوسف۔آیات 108۔پارہ 13

آپ ﷺ کہہ دیجیے کہ یہ میرا راستہ ہے اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتا ہوں میں اور میرے اطاعت گزار پوری سمجھ سے اس پر ہیں اور اللہ تعالیٰ پاک ہے اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں

خواتین وحضرات!

نبی کریم ﷺ فرما رہے ہیں کہ یہ میرا راستہ ہے یعنی قرآن پاک۔ میں اور میرے اطاعت گزار پوری سمجھ سے اس پر ہیں اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔یعنی قرآن پاک کے ساتھ کسی اور کی اطاعت ہمیں مشرک بناتی ہے۔راستہ قرآن پاک کا صفاتی نام ہے۔اس کیلیے میری کتاب دیکھیں۔قرآن پاک اللہ تعالیٰ کا راستہ ہے۔

کیا ہم جو خود کو رسول ﷺ کا اطاعت گزار کہتے ہیں۔اس راستے پر ہیں۔اور اس راستے کی سمجھ رکھتے ہیں۔یا فرقے بنا کر مشرک ہو چکے ہیں۔

سورہ منافقون آیات 1 تا 3 پارہ 28

جب آپ ﷺ کے پاس منافق آتے ہیں۔تو کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں۔کہ آپؐ بے شک اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔کہ بیشک آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔اور اللہ تعالیٰ گواہی دیتے ہیں۔کہ بیشک یہ منافق جھوٹے ہیں۔انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے۔اس طرح اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے لوگوں کو روکتے ہیں۔بلاشبہ ان کے یہ کام بہت برے ہیں جو وہ کرتے ہیں۔یہ اس لیے کہ یہ لوگ ایمان لائے اور پھر کافر ہو گئے۔تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی اب وہ کچھ نہیں سمجھتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک سے روکنے والے اور رسولؐ کے لیے گواہیاں دینے والوں کو اللہ تعالیٰ نے منافق کہا ہے۔کیونکہ وہ ایمان لائے پھر کافر ہو گئے۔یعنی انہوں نے پہلے قرآن پاک کو سچ سمجھا اور اس کی اطاعت کی۔مگر بعد میں کافر ہو گئے۔یعنی فرقے بنا لیے اور قرآن پاک سے روکنے لگے۔یعنی ایمان لانے کے بعد کفر کر لیا۔اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کے دلوں پر مہر لگا دی۔اب انہیں کچھ بھی سمجھ نہیں آتی۔ان آیات میں قیامت تک آنے والے منافقوں کی شکل دکھائی گئی ہے۔جو رسول ﷺ کے لیے تو گواہیاں دیں گے اور قرآن پاک سے روکنے والے ہوں گے۔

سورہ البقرہ آیات 2 تا 9 پارہ نمبر 1

یہ ایسی کتاب ہے۔جس میں شک کی گنجائش نہیں۔اس میں پرہیزگاروں کے لیے ہدایت ہے۔جو غیب پر ایمان لاتے ہیں۔نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے۔اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔وہ آپؐ کی طرف نازل شدہ (قرآن) پر ایمان لاتے ہیں اور اس پر بھی جو آپ ﷺ سے پہلے (نبیوں پر) اتاری گئی تھی اور وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ایسے ہی لوگ اپنے پروردگار کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔بلاشبہ جن لوگوں نے کفر کیا۔آپ انہیں خبردار کریں یا نہ کریں۔ان کے لیے برابر ہے۔وہ ایمان نہیں لائیں گے۔اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں اور کانوں پر مہر لگا دی ہے اور ان کی آنکھوں پر پردہ پڑ گیا ہے اور ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔اور لوگوں میں سے بعض وہ ہیں۔جو کہتے ہیں۔کہ ہم اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان لائے۔مگر وہ ایمان والے نہیں ہیں۔اور وہ ایمان والوں کو اور اللہ تعالیٰ کو دھوکہ دیتے ہیں۔اور وہ شعور نہیں رکھتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے اِن آیات میں دو قسم کے لوگوں کو دکھایا ہے۔ایک قسم اُن لوگوں کی ہے جو کامیاب ہونے والے ہیں۔ان کا عمل اس پیکج پر مشتمل ہے۔جو غیب پر ایمان لاتے ہیں۔نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے انہیں دے رکھا ہے۔اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔وہ آپ ﷺ کی طرف نازل شدہ (قرآن) پر ایمان لاتے ہیں اور اس پر بھی جو آپ ﷺ سے پہلے (نبیوں پر) اتاری گئی تھی اور وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ایسے ہی لوگ اپنے پروردگار کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔اور یہ پرہیزگار لوگ ہیں کیونکہ قرآن پاک کی ہدایت پر ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ دوسری قسم کے لوگوں کو دکھا رہا ہے۔جنہوں نے کفر کیا ہے۔یعنی جنہوں نے فرقے بنائے ہیں۔آپ ﷺ انہیں قرآن پاک سے خبردار کریں یا نہ کریں۔اُن کے

لیے برابر ہے۔وہ ایمان نہیں لائیں گے۔اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں اور کانوں پر مہر لگادی ہے اور ان کی آنکھوں پر پردہ پڑ گیا ہے اور ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہے ۔اور لوگوں میں سے بعض وہ ہیں۔ جو کہتے ہیں۔کہ ہم اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان لائے۔مگر وہ ایمان والے نہیں ہیں۔اور وہ ایمان والوں کو اور اللہ تعالیٰ کو دھوکہ دیتے ہیں۔اور وہ شعور نہیں رکھتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ جو لوگ کافر ہیں یعنی جنھوں نے فرقے بنائے ہیں۔رسول ﷺ انہیں خبردار کریں یا نہ کریں اُن کے لیے برابر ہے۔یعنی یہ فرقہ پرست رسول ﷺ کی نہیں سنتے۔یہ مرتد ہو چکے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں اور کانوں پر مہر لگادی ہے اور ان کی آنکھوں پر پردہ پڑ گیا ہے اور ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔اور لوگوں میں سے بعض وہ ہیں۔جو کہتے ہیں۔کہ ہم اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان لائے۔مگر وہ ایمان والے نہیں ہیں۔اور وہ ایمان والوں کو اور اللہ تعالیٰ کو دھوکہ دیتے ہیں۔اور وہ شعور نہیں رکھتے۔یعنی منافق لوگ۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ جو کافر ہیں وہ بھی فرقہ پرست ہیں جو مرتد ہیں وہ بھی فرقہ پرست ہیں اور منافق بھی فرقہ پرست ہیں۔ان آیات میں پرہیزگاروں کو یعنی کامیاب ہونے والوں کو بہت اچھے طریقے سے بیان کیا گیا ہے۔

سورہ طٰہٰ۔آیات 116 تا 127۔پارہ 16

و رجب ہم نے فرشتوں سے کہا تھا کہ آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا سب نے اِسے سجدہ کیا مگر اُس نے حکم نہ مانا لہذا ہم نے آدم علیہ السلام سے کہا کہ یہ تمہارا اور تمہاری بیوی کا دشمن ہے۔یہ خیال رکھنا کہ وہ کہیں تم دونوں کو جنت سے نہ نکلوادے۔پھر تم مشقت میں پڑ جاؤ گے۔یہاں تو تم نہ بھوکے رہتے ہو۔نہ ننگے رہتے ہو نہ پیاس لگتی ہے اور نہ دھوپ، پھر شیطان نے آدم کے دل میں وسوسہ ڈالا اور کہا۔اے آدم میں تمہیں ایک درخت نہ بتاؤں جس سے ہمیشہ کی زندگی اور لازوال بادشاہی حاصل ہوتی ہے۔آخر ان دونوں نے اس درخت کا پھل کھالیا جس سے ان کے ستر ان پر ظاہر گئے۔تو وہ جنت کے پتوں سے انہیں ڈھانکنے لگ گئے۔اور آدم نے اپنے پرودگار کی نافرمانی کی لہذا وہ بھٹک گیا پھر ان کے پرورد گار نے اُنہیں چن لیا۔ان کی توبہ قبول کی اور ہدایت دی۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا، تم دونوں سب یہاں سے اُتر جاؤ۔تم ایک دوسرے کے دشمن ہو گے پھر اگر تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت آئے تو جو کوئی میری ہدایت کی اطاعت کرے گا وہ نہ تو گمراہ ہوگا اور نہ تکلیف اٹھائے گا۔ اور جو میری نصیحت یعنی کتاب سے منہ موڑے گا تو اُس کی زندگی تنگ ہو جائے گی اور قیامت کے دن ہم اسے اندھا کر کے اٹھائیں گے وہ کہے گا اے میرے رب تو نے مجھے اندھا کر کے کیوں اٹھایا حالانکہ میں دنیا میں تو آنکھوں والا تھا اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جس طرح ہماری آیات تمہارے پاس آئیں تھیں تو تو نے اُنہیں بھلا دیا تھا۔اسی طرح آج تو بھی بھلا دیا جائے گا۔اور جو بھی حد سے بڑھ جائے اور اپنے رب کی آیات پر ایمان نہ لائے ہم اسے اسی طرح سزا دیں گے اور آخرت کا عذاب تو شدید اور باقی رہنے والا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قیامت والے دن اُن لوگوں کو اندھا کر کے اٹھائیں گے جنھوں نے یہ رویہ اللہ تعالیٰ کی آیات کے ساتھ رکھا جس طرح لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی آیات کو بھلا رکھا تھا اس طرح اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایسے لوگوں کو بھلا دیں گے کیونکہ یہ لوگ حد سے بڑھنے والے تھے اللہ تعالیٰ کی حدود یعنی قرآن پاک کی حد چھوڑ کر آگے بڑھنے والے تھے اور اپنے رب کی آیات نہیں مانتے تھے ایسے لوگوں کو اسی طرح کی سزا ملے گی اور آخرت کا عذاب تو بڑا سخت اور باقی رہنے والا ہے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے جب انسان اور شیطان کو جنت سے زمین پر منتقل کیا تو ساتھ یہ بھی نصیحت کی کہ تم دونوں ایک دوسرے کے دشمن ہو پھر تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت یعنی کتاب آئے گی تو جو کوئی میری نصیحت یعنی کتاب سے منہ موڑے گا۔تو اس کی زندگی تنگ ہو جائے گی اور قیامت والے دن ہم اسے اندھا کر کے اٹھائیں گے وہ اللہ تعالیٰ سے پوچھیں گے کہ اللہ تعالیٰ تو نے مجھے اندھا کر کے کیوں اٹھایا تو اللہ تعالیٰ جواب دیں گے کہ جس طرح میری آیات تمہارے پاس آئیں تھیں تو جو سلوک تم نے ان آیات کے ساتھ کیا تھا اس کی طرف آنکھیں بند کئے رکھیں تو وہی سلوک میں نے کیا کہ تو اندھا بنا ہوا تھا وہی بنا کر اٹھایا جس طرح میری آیات تمہارے پاس آئیں تھیں تو نے انہیں بھلا رکھا تھا آج تو بھی بھلا دیا جائیگا اور اللہ تعالیٰ کی آیات بھلانے والے لوگ حد سے بڑھنے والے لوگ ہیں یہی لوگ اللہ تعالیٰ کی آیات کو ماننے والے نہیں ہوتے اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ سزا کا یہ سلوک کریں گے کہ دنیا کہ زندگی بھی تکلیفوں میں گزرے گی۔اور آخرت میں اندھے ہونے کے ساتھ ساتھ باقی رہنے والا یعنی ہمیشہ کیلئے عذاب میں رہے گا۔

ان آیات میں مرتد لوگوں کا حشر بیان کیا گیا ہے۔جو دنیا میں زلیل ہوں گے اور آخرت میں بھی۔

خواتین وحضرات!

قرآں پاک سے پہلے بھی جتنی کتابیں آئیں ان کے صفاتی نام بھی ہدایت اور نصیحت تھے اور اس قرآن پاک کے صفاتی نام نصیحت اور ہدایت بھی ہیں۔

خواتین وحضرات!

یہ کوئی اور لوگ نہیں ہیں یہ فرقہ پرست یعنی مرتد لوگ ہی ہیں جنہوں نے قرآن پاک کی ہدایت اور نصیحت کو چھوڑ رکھا ہے اور ان کی زندگی تنگ ہے یہ صرف قرآن پاک سے اندھا رہنے کی وجہ سے ہے اگر ہم آج سے قرآن کی ہدایت اور نصیحت کی اطاعت شروع کر دیں تو نہ ہم گمراہ ہوں گے اور نہ تکلیف اٹھائیں گے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے ہر طرف امن ہو جائے گا کسی کی جان اور مال کو کوئی خطرہ نہیں ہوگا۔

سورہ انعام۔آیات 46 تا 49۔پارہ 7

آپ ﷺ کہہ دو! تمھاری کیا رائے ہے۔اللہ تعالیٰ تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں چھین لے۔اور تمہارے دلوں پر مہر لگا دے تو اللہ تعالیٰ کے سوا کون معبود ہے جو تمہیں یہ چیزیں واپس دلا دے گا دیکھو ہم کس طرح مختلف انداز میں تمہیں اپنی آیات سمجھاتے ہیں اور یہ پھر بھی منہ موڑ لیتے ہیں آپ ﷺ کہیے کہ اگر تم پر اللہ تعالیٰ کا عذاب اچانک آ جائے یا اعلانیہ آ جائے تو ظالموں کے سوا اور کون ہلاک ہوگا اور ہم تو رسولوں کو بشارتیں دینے اور ڈرانے کیلئے بھیجتے ہیں پھر جو کوئی ایمان لے آیا اور اس نے اپنی اصلاح کر لی تو ایسے لوگوں کو نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غم زدہ ہوں گے۔اور جن لوگوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا تو ان کی نافرمانی کی وجہ سے انہیں عذاب دیا جائے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا ان آیات میں ظالموں یعنی فرقہ پرستوں کے بارے میں تفصیل سے بات چیت کی گئی ہے۔جو اپنے اپنے فرقوں پر قائم ہیں۔

ایسے لوگوں سے رسول ﷺ فرما رہے ہیں ک اگر اللہ تعالیٰ تمہارے کان اور آنکھیں چھین لے اور تمہارے دلوں پر مہر لگا دے یعنی نہ تم سن سکو نہ تم دیکھ سکو اور نہ تم سمجھ سکو تو بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کون ایسا ہے جو تمہیں یہ نعمتیں واپس لا دے گا۔

پھر دوسری مثال کیلئے رسول ﷺ فرماتے ہیں کہ تم پر اللہ تعالیٰ کا عذاب اچانک آئے یا اعلانیہ آ جائے تو ظالموں کے سوا اور کون ہلاک ہوگا!!

خواتین وحضرات!

ہم جانتے ہیں۔کہ ہر فرقہ پرست ان باتوں کا جواب یہی دے گا۔کہ وہ زات صرف اللہ تعالیٰ کی ہے۔

خواتین وحضرات!

پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم اپنے رسولوں کو صرف ڈرانے اور خوشی کی باتیں بتانے کیلئے بھیجتے ہیں پھر جو کوئی ہماری آیات کو مان لے اور اپنی اصلاح کر لے تو ایسے ہی لوگوں پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غم زدہ ہوں گے اور جن لوگوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا انہیں ان کی نافرمانی کی وجہ سے عذاب دیا جائے گا۔

سورہ انعام۔آیات 50 تا 51۔پارہ 7

آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ تعالیٰ کے خزانے ہیں نہ ہی میں غیب جانتا ہوں اور نہ ہی میں یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں میں تو صرف اس کی اطاعت کرتا ہوں جو مجھ پر وحی کیا جاتا ہے آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ کیا اندھا اور آنکھوں والا برابر ہو سکتے ہیں کیا تم غور نہیں کرتے۔اور ان لوگوں کو قرآن پاک کے ذریعے خبردار کیجئے جو اس بات سے ڈرتے ہیں کہ اپنے رب کے سامنے جمع کیا جائے گا اور اللہ تعالیٰ کے سوا ان کا کوئی ولی اور سفارش کرنے والا نہ ہوگا۔تاکہ پرہیزگاری اختیار کریں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں پہلے رسول ﷺ کا خطاب ہے۔پھر اللہ تعالیٰ کا خطاب ہے۔جو رسول ﷺ سے ہے۔

پہلے رسول ﷺ کا خطاب سنتے ہیں رسول ﷺ فرماتے ہیں۔کہ نہ تو میرے پاس خزانے ہیں اور نہ میرے پاس غیب کا علم ہے اور نہ ہی میں فرشتہ ہوں بس میں تو اس کی اطاعت کرتا ہوں جو مجھ پر وحی کی جاتی ہے۔پھر رسول ﷺ فرماتے ہیں کیا اندھا اور آنکھوں والے برابر ہو سکتے ہیں کیا تم غور نہیں کرتے۔

خواتین وحضرات!

نبی ﷺ نے خزانے کو ریجیکٹ کر دیا۔غیب کے علم کو ریجیکٹ کر دیا اور فرشتہ ہونے کو بھی ریجیکٹ کر دیا اور وحی کو امر کر دیا یعنی قرآن پاک کو امر کر دیا کہ خود بھی وہ وحی کی اطاعت کرتے ہیں اور فرقہ پرست ایسے اندھے لوگ ہیں یعنی مرتد ہیں کہ انہوں نے اس چیز یعنی قرآن کی اطاعت نہیں کی بلکہ ان چکروں میں پڑ گئے ہیں کہ رسول کو خزانہ کی چابیاں دیں گئی یا نہیں دیں گئی۔ان کے پاس غیب کا علم تھا یا نہیں تھا۔رسول ﷺ انسان تھے یا نور تھے

رسول ﷺ فرماتے ہیں کیا اندھا اور آنکھوں والے برابر ہو سکتے ہیں کیا تم غور نہیں کرتے۔

فرقہ پرست تو اندھے ہیں۔کہ ان کو قرآن پاک میں اُلٹا نظر آتا ہے۔رسول ﷺ ان کو کیا بتاتے ہیں۔اور یہ کیا لوگوں کو بتا رہے ہیں۔قرآن پاک کی اطاعت نہیں کرتے حالانکہ رسول ﷺ اسی قرآن پاک کی اطاعت کرتے ہیں۔

۔اس طرح فرقہ پرست رسول ﷺ کو جھٹلاتے ہیں۔اور قرآن پاک کو جھٹلا کر فرقوں میں مست ہیں۔ایسے تمام لوگوں کے لیے پھر آگے اللہ تعالیٰ رسول ﷺ سے فرما رہے ہیں۔اور ان لوگوں کو قرآن پاک کے ذریعے خبردار کیجئے جو اس بات سے ڈرتے ہیں کہ اپنے رب کے سامنے جمع کیا جائیں گے۔اور اللہ تعالیٰ کے سوا ان کا کوئی ولی اور سفارش کرنے والا نہ ہوگا۔تاکہ پرہیزگاری اختیار کریں۔

سورہ اعراف   آیات 175 تا 179   پارہ نمبر 9

ان لوگوں کے سامنے اس کا حال سنایئے جسے ہم نے اپنی آیات عطا کی تھیں لیکن وہ ان سے نکل گیا۔پھر شیطان اس کے پیچھے پڑ گیا چنانچہ وہ گمراہ ہو گیا اور ہم چاہتے تو ان آیات کے ذریعے سے بلندی عطا کر دیتے مگر وہ تو زمین کی طرف جھک گیا اور اپنی خواہش کی اطاعت کرنے لگا اس کی مثال کتے کی طرح ہے کہ اگر تو اس پر حملہ نہ کرے تو بھی زبان لٹکائے اور اگر حملہ نہ کرے تو بھی زبان لٹکائے۔یہی مثال ان لوگوں کی ہے جو اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلاتے ہیں آپ ﷺ یہ قصے ان لوگوں کو سناتے رہا کریں شاید وہ کچھ غور وفکر کریں ایسے لوگوں کی مثال بہت ہی بری ہے جنہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا اور اپنے اوپر ظلم کرتے رہے اللہ تعالیٰ جسے ہدایت دے وہی ہدایت پانے والا ہے اور جسے وہ گمراہ کر دے تو ایسے ہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں بہت سے جن اور انسان ہیں جنہیں ہم نے جہنم کے لیے پیدا کیا ہے ان کے دل تو ہیں مگر ان سے سمجھتے نہیں اور آنکھیں ہیں لیکن ان سے دیکھتے نہیں اور کان ہیں لیکن ان سے سنتے نہیں ایسے لوگ جانوروں کی طرح ہیں بلکہ ان سے گئے گزرے ہیں اور یہی لوگ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔

خواتین وحضرات!

کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے ایک مرتد انسان کو دکھایا جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی آیات دیں تھیں مگر اُس نے اللہ تعالیٰ کی آیات سے بلندی حاصل کرنے کے بجائے شیطان کے بہکاوے میں آ کر اپنی خواہش کی اطاعت کرنے لگا۔اور اس کی حالت کتے کی طرح ہوگئی۔کیونکہ وہ

زمین والوں کی طرف جھک گیا۔اگر وہ آسمانوں والے کے آگے جھک جاتا یعنی آیات کی اطاعت کرتا۔تو اسے بلندی نصیب ہونی تھی۔مگر وہ زمین والوں کی اطاعت کرنے لگا۔اور گمراہ ہو کر کتا بن گیا

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کس انسان کو گمراہ کہہ رہے ہیں، کتا کہہ رہے ہیں جس نے اللہ تعالیٰ کی آیات سے بلندی حاصل کرنے کی بجائے اللہ تعالیٰ کی آیات کو چھوڑ دیا اللہ تعالیٰ کی آیات چھوڑنے والا کتے کی طرح ہے جو ہر حال میں زبان لٹکاتا ہے اور ہانپتا ہے چاہے اس پر آپ حملہ کریں یا نہ کریں اس نے ہر حال میں ہانپنا ہے یہی کتے کی مثال اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے لئے بھی دی ہے جو اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلاتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ نے تو قرآن پاک بات کوئی اور کہی ہوتی ہے اور لوگ جو بات تشریح کی آڑ میں کرتے ہیں وہ ترجمے کے بالکل مطابق نہیں ہوتی گویا وہ اللہ تعالیٰ کی آیات کو چھوڑ کر جھٹلا کر کسی اور بات کی ترغیب دیتے ہیں ہم لوگوں کا حال بھی یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں آیات دیں تو ہم نے اسے جھٹلا دیا اللہ تعالیٰ کی آیات سے کچھ فائدہ حاصل نہ کیا اگر اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن پاک نہ دیتے تو بھی ہم گمراہ تھے اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک دیا تو اس کو جھٹلا کر پھر بھی گمراہ ہیں کیونکہ لوگ اللہ کو چھوڑ کر دوسروں کی اطاعت کر رہے ہیں جس طرح کتا ہر حالت میں ہانپتا ہے اسی طرح ہم بھی ہر حالت میں گمراہ ہیں اگر کسی کو قرآن پاک کی طرف توجہ دلائی جاتی تو وہ اللہ تعالیٰ کی آیات میں غور کرنے کی بجائے اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلا کر گمراہ رہتے ہیں اور اس طرح گمراہ بن جاتے ہیں ایسے ہی لوگوں کی مثال کتے کی طرح ہے ایسے ہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جھٹلانے لوگ خود پر ظلم کر رہے ہیں کیونکہ اس طرح وہ گمراہ بن جاتے ہیں اور ایسے ہی لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جنہیں ہم نے جہنم کے لیے پیدا کیا ہے ان کے دل تو ہیں مگر ان سے سمجھتے نہیں اور آنکھیں ہیں لیکن ان سے دیکھتے نہیں اور کان ہیں لیکن ان سے سنتے نہیں ایسے لوگ جانوروں کی طرح ہیں بلکہ ان سے گئے گزرے ہیں اور یہی لوگ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔

نوٹ۔ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے ایک مرتد انسان کو دکھایا جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی آیات دیں تھیں مگر اُس نے اللہ تعالیٰ کی آیات سے بلندی حاصل کرنے کے بجائے شیطان کے بہکاوے میں آ کر اپنی خواہش کی اطاعت کرنے لگا۔اور اس کی حالت کتے کی طرح ہوگئی۔کیونکہ وہ

زمین والوں کی طرف جھک گیا۔اگر وہ آسمانوں والے کے آگے جھک جاتا یعنی آیات کی اطاعت کرتا۔تو اسے بلندی نصیب ہونی تھی۔مگر وہ زمین والوں کی اطاعت کرنے لگا۔اور گمراہ ہو کر کتا بن گیا۔اب جو لوگ بھی قیامت تک ایسا کریں گے۔وہ گمراہ ہوں گے اور کتے ہوں گے۔

کیونکہ اندھے بہرے اور مردہ لوگ ہیں۔ایسے جن اور انسان صرف جہنم میں جانے کے لیے پیدا ہوئے ہیں۔کیونکہ انہوں نے سوچنا چھوڑ دیا ہے۔اور غفلت میں پڑے ہوئے

ہیں۔

سورہ انعام۔آیات 25 تا 27۔پارہ 7

ان میں سے بعض وہ لوگ ہیں جو کان لگا کر تمہیں سنتے ہیں مگر ہم نے ان کے دلوں پر پردے ڈال رکھے ہیں جن کی وجہ سے وہ کچھ سمجھتے ہی نہیں۔ان کے کانوں میں گرانی ڈال دی ہے وہ تمام معجزے بھی دیکھ لیں۔تو اس پر یعنی قرآن پاک پر ایمان نہیں لائیں گے۔حتی کہ جب وہ تمہارے پاس آ کر تم سے جھگڑتے ہیں تو ان میں سے جن لوگوں نے کفر کیا ہے۔کہتے ہیں۔کہ اس میں پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں وہ سچ کو قبول کرنے سے دوسروں کو روکتے ہیں اور خود بھی دور رہتے ہیں۔ وہ صرف خود کو ہلاک کر رہے ہیں۔مگر انہیں اس کا شعور نہیں آپ دیکھیں گے جب وہ دوزخ کے کنارے کھڑے کئے جائیں گے اس وقت وہ کہیں گے کاش کہ ہم کو دنیا میں واپس بھیج دیا جائے اور ہم اپنے رب کی آیات کو کبھی نہ جھٹلائیں اور ایمان لانے والوں میں شامل ہو جائیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک رسول ﷺ آواز ہے۔اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں کہ یہ لوگ آپ ﷺ کو سنتے ہیں مگر ہم نے ان کے دلوں پر پردے دیے ہیں تا کہ وہ آپ کی بات کو سمجھ نہ سکیں آپ انہیں کوئی بھی معجزہ دکھا دیں یہ کبھی قرآن پاک پر ایمان نہیں لائیں گے۔ بلکہ یہ تو آپ ﷺ سے آ کر جھگڑتے ہیں اور کفر کرنے والے قرآن پاک کے بارے میں کہتے ہیں کہ اس میں پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں وہ خود بھی سچ کو قبول نہیں کرتے اور دوسروں کو بھی روکتے ہیں اس حرکت سے وہ آپ ﷺ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے بلکہ وہ اپنی تباہی کا سامان کر رہے ہیں مگر انہیں پتہ نہیں۔آپ وہ وقت دیکھیں گے جب انہیں دوزخ کے کنارے کھڑا کیا جائے گا اس وقت وہ کہیں گے کہ کاش ایسی کوئی صورت ہو کہ ہم دنیا میں واپس چلے جائیں اور اللہ تعالیٰ کی آیات کو کبھی نہ جھٹلائیں اور ایمان لانے والوں میں شامل ہو جائیں۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں اندھے بہرے اور مردہ یعنی جن کے دلوں پر پردہ ہے۔یعنی مرتد لوگوں کا زکر ہے

جو حال آپ ﷺ کے دور کے کافروں کا تھا۔وہی آج بھی کا فریعنی فرقہ پرستوں یعنی مرتدوں کا ہے۔انہیں قرآن پاک کی کوئی آیت دکھاؤ۔تو اس سے ہدایت حاصل کرنے کے بجائے اس کے بارے میں کوئی کہانی سنانی شروع کر دیں گے۔یعنی اس آیت کا تعلق اس کہانی سے ہے۔اس آیت کی تاریخ ہے۔یہ اس لیے اُتری تھی یہ اُس کے لیے اُتری تھی۔اور اللہ تعالیٰ کے شریک بنا لیں گے۔اس طرح ہر فرقے نے مختلف آیتوں کے لیے کہانیاں بنا رکھی ہیں۔جو بس پہلے دور کے لوگوں کے لیے آیات ہیں۔اور فرقہ پرست ایسی حرکتوں سے تو جیسے بلکل پاک صاف ہیں۔جیسے یہ قرآن تو صرف گنتی کے چند لوگوں کے لیے آیا تھا۔خبردار سن لو کہ قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے۔اور یہ قیامت تک کے لیے آیا ہے۔

قرآن پاک رسول ﷺ کی آواز ہے۔جو بھی قرآن پاک کو نہیں سنے گا۔وہ مرتد ہے۔چاہے وہ فرقہ پرست کسی بھی دور میں ہوں۔قرآن پاک رسول ﷺ کی آواز ہے۔اس بات کو قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

سورہ نمل آیات 79 تا 81 پارہ 20

بس اللہ تعالی پر بھروسہ رکھیں۔یقیناً آپ ﷺ واضح سچ پر ہیں۔بے شک آپ مردوں کو نہیں سنا سکتے اور نہ بہروں کو اپنی آواز سنا سکتے ہیں۔جب وہ پیٹھ پھیر کر چل دیں۔اور نہ آپؐ اندھوں کو ہدایت دے کر کر گمراہی سے بچا سکتے ہیں۔آپ ﷺ صرف اسے سنا سکتے ہیں۔جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں۔بس وہی فرمانبردار ہیں۔یعنی مسلم ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالی فرما رہے ہیں۔یقیناً آپ ﷺ واضح سچ پر ہیں۔کہ آپؐ تو صرف ان کو سنا سکتے ہیں۔جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں۔یعنی ہماری آیات کو سچ سمجھتے اور اس کی اطاعت کرتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک رسول ﷺ کی آواز ہے۔جسے صرف ایمان والے سن کر فرمابردار بن جاتے ہیں۔یعنی مسلم بن جاتے ہیں۔اور جو فرمابردار نہیں بنتے۔وہی اندھے بہرے اور مردہ ہیں۔یعنی مرتد ہیں۔

سورہ فاطر۔آیات 18 تا26۔پارہ22

کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا اور اگر کوئی لدا ہوا انسان اپنا بوجھ اٹھانے کیلئے پکارے گا اس کے بوجھ کا ایک چھوٹا سا حصہ بھی ہٹانے کیلئے کوئی نہ آئے گا چاہے وہ قریب ترین رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو۔ آپ ﷺ تو صرف انہی لوگوں کو خبردار کر سکتے ہیں۔ جو بغیر دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں جو شخص بھی پاک ہوتا ہے تو اپنے لیے پاک ہوتا ہے اور سب کو اللہ تعالیٰ کی طرف واپس جانا ہے۔

اندھا اور آنکھوں والا برابر نہیں ہوسکتے۔ نہ تاریکیاں اور روشنی برابر ہے۔ نہ چھاؤں اور دھوپ ایک جیسی ہے اور نہ زندہ اور مردے برابر ہیں اللہ جسے چاہتا ہے سنوا تا ہے مگر آپ ﷺ ان لوگوں کو نہیں سنا سکتے جو قبروں میں پڑے ہیں آپ ﷺ تو بس ایک خبردار کرنے والے ہیں۔ ہم نے آپ کو سچ کے ساتھ بھیجا ہے بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر اور کوئی امت ایسی نہیں گزری۔ جس میں کوئی خبردار کرنے والا نہ آیا ہو اب اگر یہ لوگ آپ ﷺ کو جھٹلاتے ہیں تو ان سے پہلے گزرے ہوئے لوگ بھی جھٹلا چکے ہیں ان کے پاس ان کے رسول روشن دلائل، صحیفے اور روشن ہدایت دینے والی کتاب لے کر آئے تھے پھر ان لوگوں نے نہ مانا تو میں ان کو پکڑ لیا اور دیکھ لو کہ میری سزا کسی سخت ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔ اندھا اور آنکھوں والا برابر نہیں ہوسکتے نہ اندھیرا اور روشنی برابر ہے نہ چھاؤں اور دھوپ ایک جیسی ہے اور نہ زندہ اور مردے برابر ہیں اللہ جسے چاہتا ہے سنوا تا ہے مگر آپ ﷺ اِن لوگون کو نہیں سنا سکتے جو قبروں میں پڑے ہیں یعنی جو مرتد ہیں۔ آپ ﷺ تو بس ایک خبردار کرنے والے ہیں۔ ہم نے آپ کو سچ کے ساتھ بھیجا ہے بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر اور کوئی امت ایسی نہیں گزری۔ جس میں کوئی خبردار کرنے والا نہ آیا ہو اب اگر یہ لوگ آپ ﷺ کو جھٹلاتے ہیں تو ان سے پہلے گزرے ہوئے لوگ بھی جھٹلا چکے ہیں ان کے پاس ان کے رسول روشن دلائل، صحیفے اور روشن ہدایت دینے والی کتاب لے کر آئے تھے پھر ان لوگوں نے نہ مانا تو میں ان کو پکڑ لیا اور دیکھ لو کہ میری سزا کسی سخت ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک رسول ﷺ کی آواز ہے۔ جو مرتد لوگوں پر اثر نہیں کرتی۔

اس طرح فرقہ پرست یعنی مرتد لوگوں نے آپ ﷺ کو جھٹلا دیا ہے۔ تو ان سے پہلے گزرے ہوئے لوگ بھی جھٹلا چکے ہیں ان کے پاس ان کے رسول روشن دلائل، صحیفے اور روشن ہدایت دینے والی کتاب لے کر آئے تھے پھر ان لوگوں نے نہ مانا تو اللہ تعالیٰ نے ان کو پکڑ لیا اور دیکھ لو کہ اللہ تعالیٰ کی سزا کسی سخت ہے۔

سورہ ہود۔آیات 18 تا24۔پارہ نمبر 12

اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنائے یہ لوگ اپنے رب کے سامنے پیش کئے جائیں گے اور گواہ کہیں گے کہ یہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ بولا خبردار رہو کہ ظالموں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے جو لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکتے ہیں اور اس میں عیب تلاش کرتے ہیں اور وہ آخرت سے بھی انکار کرتے ہیں یہ لوگ دنیا میں اللہ تعالیٰ کو عاجز نہیں کر سکتے اور نہ اللہ تعالیٰ کے سوا ان کا کوئی ولی ہے ان کو دوگنا عذاب ہوگا نہ وہ سننے کی طاقت رکھتے تھے اور نہ وہ دیکھتے تھے یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو نقصان میں ڈالا اور جو جھوٹ وہ بناتے تھے ان سے گم ہو گئے بے شک وہ آخرت میں سب زیادہ نقصان اٹھانے والے ہیں بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے صالح عمل کیے اور اپنے رب کے آگے عاجزی کرتے رہے یہی لوگ جنتی ہیں یہ جنت میں ہمیشہ رہیں گے دونوں فریقوں کی مثال ایسی ہے جیسے ایک اندھا ہو اور بہرا ہو اور دوسرا دیکھتا اور سنتا ہے کیا دونوں کی حالت برابر ہے تو کیا تم اس مثال میں غور نہیں کرتے پھر کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ دو قسم کے لوگ دکھا رہے ہیں ایک قسم ان لوگوں کی ہے جو ظالم ہیں یعنی مرتد یعنی فرقہ پرست ہیں۔ جو اندھے اور بہرے ہیں اور دوسری قسم کے لوگ وہ ہیں جو دیکھنے اور سننے والے ہیں۔ یعنی ایمان والے ہیں۔

پہلی قسم کے اندھے اور بہرے یعنی مرتد لوگوں کو سب سے بڑا ظالم کہا گیا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹی باتیں بناتے رہتے تھے ان کے خلاف رسول ﷺ گواہی دیں گے کہ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولے ایسے ہی لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے یہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنانے کے ساتھ لوگوں کو اللہ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکتے تھے اور اس میں پیچیدگیاں پیدا کرتے تھے۔

خواتین وحضرات!

فرقہ پرست آخرت سے اس طرح انکار کرنے والے ہیں یعنی جس طرح اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں آخرت کے بارے میں بتایا ہے اس طریقے کو نہیں مانتے بلکہ

اپنی طرف سے آخرت کے بارے میں جھوٹ بنا رکھے ہیں کہ یہ سفارش کرے گا قیامت کے دن وہ سفارش کرے گا یہ بات سفارش کرے گی وہ بات سفارش کرے گی۔قرآن سے تصدیق کیے بغیر اندھوں اور بہروں کی طرح ان باتوں پر عمل کر رہے ہیں یہ لوگ نہ تو دنیا میں اللہ تعالیٰ کو عاجز کر سکے اور نہ آخرت میں اللہ تعالیٰ کے سوا ان کا کوئی مددگار ہوگا ان کو ڈبل عذاب دیا جائے گا۔

وہ قرآن پاک سے اندھے اور بہرے بنے رہے۔ان لوگوں کے خلاف رسول ﷺ بھی گواہی دیں گے کہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بناتے تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ کہیں گے کہ ہم نے تو کبھی اللہ تعالیٰ پر جھوٹ نہیں بنایا کیا آپ جو باتیں سنتے ہیں وہی آگے دوسروں تک نہیں پہنچا دیتے اگلے بندے کو علم تو آپ کی وجہ سے ملا کیا آپ نے قرآن پاک سے اس کی تصدیق کی۔کیونکہ سچ اور جھوٹ میں فرق کرنے والی کتاب تو قرآن پاک ہے۔جو لوگ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بناتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو نقصان میں ڈالا اور آخرت میں یہ سب سے زیادہ نقصان اٹھانے والے ہیں ان کو ڈبل عذاب اس لئے دیا جائے گا ایک تو یہ جھوٹی کہانیاں بناتے تھے دوسرا لوگوں کو قرآن پاک سے اس طرح روکتے تھے کہ اس میں پیچیدگیاں بیان کرتے تھے۔مثلاً تم قرآن پاک کو سمجھ نہیں سکتے۔خود سمجھو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے۔لہذا فرقے کے نام نہاد مفسر سے سمجھو۔یہ وہ نام نہاد مفسر ہیں جو اسلام اور ایمان والے نہ تھے۔اور نہ ان کو ان الفاظ کے مطلب پتہ تھا۔

خواتین وحضرات!

اب ان کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ دوسرے لوگ دکھاتا ہے۔جو دیکھنے والے ہیں اور سننے والے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے یعنی جنہوں نے قرآن پاک کو سچ مانا اور اسکی اطاعت کی۔اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق عمل کیے۔ان کو اللہ تعالیٰ نے صالح اعمال کہا اور اللہ تعالیٰ کے آگے یعنی قرآن پاک کے آگے عاجز رہے یعنی جھکے رہے۔یہ لوگ جنتی ہیں یہ جنت میں ہمیشہ رہیں گے اللہ تعالیٰ نے دونوں گروہ دکھا دیے دونوں کا حشر بھی کیا ہونے والا ہے وہ بھی دکھا دیا ایک گروہ جو فرقہ پرستوں کا ہے۔جو مرتد ہے۔اندھوں اور بہروں کا گروہ ہے یہ اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکنے والے اور اس میں عیب تلاش کرنے اور ٹیڑھی باتیں پیدا کرنے والے لوگ ہیں اور اللہ تعالیٰ کے متعلق کہانیاں بتاتے ہیں۔دوسرا گروہ دیکھنے اور سننے والا یعنی ایمان والا یعنی قرآن پاک کی اطاعت والا اور ان کے اعمال ہی صالح اعمال ہیں وہ جنتی ہیں۔

سورہ اعراف۔آیات 196 تا 198۔پارہ 9

بلاشبہ میرا ولی تو وہ اللہ تعالیٰ ہے جس نے یہ کتاب نازل کی ہے اور وہی تمام لوگوں کو ولی ہے اور جن لوگوں کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ نہ تو تمہیں مدد پہنچانے کی طاقت رکھتے ہیں اور نہ خود اپنی مدد کر سکتے ہیں اگر آپ ان کو ہدایت یعنی قرآن پاک کی طرف بلائیں تو وہ سنتے ہی نہیں اور آپ دیکھتے ہیں کہ گویا وہ آپ کو دیکھ رہے ہیں حالانکہ وہ کچھ بھی نہیں دیکھتے۔پس آپ درگزر کریں اور نیکی کا حکم دیں اور جاہلوں کی پرواہ نہ کریں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں بہرہ اور اندھا مرتد یعنی فرقہ پرست ہیں اس لیے کہا گیا ہے جب لوگوں کو رسول ﷺ ہدایت یعنی قرآن پاک کی طرف بلاتے ہس تو وہ سنتے ہی نہیں اور اندھوں کی طرح ہیں ویسے تو آپ کی طرف دیکھتے ہیں۔لیکن ان کو کچھ نظر نہیں آتا پس آپ ﷺ ایسے لوگوں کو نظر انداز کر دیں اور نیکی کا حکم دیں اور جاہلوں کی پرواہ نہ کریں۔

خواتین وحضرات!

ہم قرآن پاک سے جان چکے ہیں اندھے اور بہرے لوگ فرقہ پرست ہیں۔جو مرتد ہیں نبی ﷺ فرماتے ہیں بیشک میرا ولی وہ اللہ تعالیٰ ہے جس نے یہ کتاب نازل کی ہے اور وہی تمام لوگوں کا ولی ہے اور جن کو اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہو۔وہ نہ تو تمہیں مدد پہنچانے کی طاقت رکھتے ہیں اور نہ اپنی مدد کر سکتے ہیں اگر آپ ﷺ ان کو ہدایت یعنی قرآن کی طرف بلائیں تو وہ سنتے ہی نہیں اور آپ ﷺ دیکھتے ہیں کہ وہ لوگ آپ کو دیکھ رہے ہیں مگر وہ کچھ بھی نہیں دیکھتے پس آپ ﷺ ایسے لوگوں کو نظر انداز کریں اور نیکی کا حکم دیں اور جاہلوں کی پرواہ نہ کریں۔

خواتین وحضرات!

یہ تو ان لوگوں کا رویہ ہے جو آپ ﷺ کے ساتھ قرآن کی تبلیغ کیلئے لوگوں کا تھا کیا ہم لوگ جو خود کو مسلمان کہتے ہیں کیا اسی طرح قرآن پاک کو نہیں پڑھتے،ہم کیا سن رہے ہیں کیا سمجھ رہے ہیں ہم کیا پڑھ رہے ہیں ہمارا رویہ بہروں اور اندھوں کی طرح نہیں ہے!! کیا ہم اللہ کی مددگاری پر بھروسہ کرتے ہیں قرآن کی بتائی ہوئی مددگاری پر بھروسہ کرتے ہیں یا اپنے فرقوں کی بتائی ہوئی مددگاری پر بھروسہ کرتے ہیں سوال یہ ہے کہ کیا ہم اندھے اور بہرے ہیں یا ہدایت یعنی قرآن پاک والے ہیں؟

رسول ﷺ کا ولی تو اللہ تعالیٰ تھا۔ ہمارا ولی کون ہے۔ قرآن پاک یا فرقے ؟

انہی آیات کو اب میں تفصیل کے ساتھ پیش کر رہی ہوں تا کہ آپ جان جائیں کہ اندھے بہرے لوگ مرتد یعنی فرقہ پرست لوگ ہیں۔ جو قرآن پاک کی طرف نہیں آتے حالانکہ رسول ﷺ انہیں قرآن پاک کی طرف بلاتے ہیں۔ زرا آپ فرقہ پرستوں کو یعنی مرتدوں کو دیکھیں کہ وہ قرآن پاک کھول کر بیٹھے ہوتے ہیں۔ رسول ﷺ انہیں قرآن پاک کے زریعے کیا بتا رہے ہیں اس کا انہیں کچھ پتہ نہیں ہوتا۔ بہت سے لوگ سمجھتے ہیں۔ کہ یہ فرقہ پرست یعنی مرتد قرآن پاک کھول کر رسول ﷺ کو دیکھ رہیں ہیں۔ مگر وہ کچھ بھی نہیں دیکھتے۔ اور جو لوگ گھروں میں قرآن پاک کھولتے ہیں۔ وہ بھی ان مرتدوں کی اطاعت کرنیوالے ہیں۔ قرآن پاک تو رسول ﷺ کی آواز ہے۔ تصویر ہے۔ جو قیامت تک آنے والے لوگوں کو قرآن پاک کی طرف بلائیں گے۔

اور جو قرآن پاک کی آواز نہیں سنتے۔ گویا وہ رسول ﷺ کو نہیں دیکھتے۔

آئیں انہی آیات کو دوبارہ قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔ تا کہ مرتد یعنی فرقہ پرستوں کی حالت آپ پر واضح ہو جائے۔

سورہ اعراف۔ آیات 189 تا 205 پارہ 9

وہی تو ہے جس نے تمھیں ایک جان سے پیدا کیا۔ اور اس سے اس کا جوڑ ابنایا۔ تا کہ وہ اس کے پاس آرام پائے۔ پھر جب اس سے قربت کی۔ تو اسے ہلکا سا حمل ہوا۔ پھر وہ اس کو لیے پھرتی ہے۔ پھر جب وہ بوجھل ہو جاتی ہے۔ تو دونوں مل کر اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں۔ جو ان کا رب ہے۔ کہ اگر تو نے ہمیں تندرست بچہ دیا تو ہم تمھارے شکر گزار ہو ں گے۔

پھر جب اُس نے انہیں تندرست بچہ دیا۔ تو وہ دونوں اس میں سے جو انہیں دیا اللہ تعالیٰ کے شریک بنانے لگے۔ اُس میں جو اللہ تعالیٰ نے انہیں دیا ہے پس اللہ تعالیٰ اس سے بلند ہے۔ جو اس کے شریک بناتے ہیں۔ کیا وہ ایسوں کو شریک بناتے ہیں۔ جو کچھ بھی نہیں پیدا نہیں کر سکتے۔ وہ خود مخلوق ہیں۔ اور نہ وہ ان کی مدد کی طاقت رکھتے ہیں۔ اور نہ خود اپنی ہی مدد کر سکتے ہیں۔ اور اگر آپ ﷺ ان کو ہدایت کی طرف بلائیں۔ تو تمھاری اطاعت نہ کریں گے۔ تمھارے لیے برابر ہے کہ تم انہیں بلاؤ یا خاموش رہو۔

بیشک وہ لوگ جنہیں تم اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہو۔ وہ تمھارے جیسے غلام ہی ہیں۔ پس تم ان کو بلاؤ تو چاہیے۔ کہ وہ تمھیں جواب دیں۔ اگر تم سچے ہو۔ کیا ان کے پاؤں ہیں ۔جن سے یہ چلتے ہیں۔ یا ان کے ہاتھ ہیں۔ جن سے وہ پکڑتے ہیں۔ یا ان کی آنکھیں ہیں۔ جن سے وہ دیکھتے ہیں۔ یا ان کے کان ہیں جن سے وہ سنتے ہیں۔

آپ ﷺ کہہ دو کہ تم اپنے ٹھہرائے ہوئے شریکوں کو بلا لو۔ پھر میرے خلاف تدبیر کر و اور مجھے مہلت بھی نہ دو۔

بلاشبہ میرا ولی تو وہ اللہ تعالیٰ ہے جس نے یہ کتاب نازل کی ہے اور وہی تمام لوگوں کو ولی ہے اور جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ نہ تو تمہیں مدد پہنچانے کی طاقت رکھتے ہیں اور نہ خود اپنی مدد کر سکتے ہیں اگر آپ ان کو ہدایت یعنی قرآن پاک کی طرف بلائیں تو وہ سنتے ہی نہیں اور آپ دیکھتے ہیں کہ گویا وہ آپ کو دیکھ رہے ہیں حالانکہ وہ کچھ بھی نہیں دیکھتے پس آپ درگزر کریں اور نیکی کا حکم دیں اور جاہلوں کی پرواہ نہ کریں۔

اور اگر شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ پیدا ہو جائے۔ تو اللہ تعالیٰ سے پناہ طلب کر لیا کرو۔ بے شک وہ سننے والا جاننے والا ہے۔

بے شک جو لوگ جو پرہیز گار ہیں جب شیطان کی طرف سے انہیں کوئی وسوسہ چھو جاتا ہے۔ تو وہ فوری خبر دار ہو جاتے ہیں پھر اُسی وقت دیکھنے لگتے ہیں۔

اور ان لوگوں کے بھائی شیطان ہیں۔ جو انہیں گمراہی میں لے جاتے ہیں۔ اور پھر وہ کوئی کمی نہیں کرتے۔

اور جب آپ ان کے پاس کوئی معجزہ نہ لائیں۔ تو کہتے ہیں۔ تم نے خود ہی کوئی معجزہ کیوں نہ انتخاب کر لیا۔ آپ ﷺ کہیے۔ میں تو صرف اس چیز کی اطاعت کرتا ہوں۔ جو میرے رب کی طرف سے مجھ پر وحی کی جاتی ہے، یہ تمہارے رب کی طرف سے آنکھیں ہیں۔ اور ہدایت اور رحمت ہے۔ ان لوگوں کے لیے جو ایمان لاتے ہیں۔ اور جب قرآن پڑھا جائے۔ تو اسے غور سے سنو اور خاموش رہو۔ تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

اور اپنے رب کو یاد کرو۔ دل میں عاجزی کے ساتھ اور خوف کے ساتھ اور بغیر آواز بلند کیے ہوئے اپنے رب کو صبح اور شام کو یاد کرو۔ اور غافلوں میں سے نہ ہونا۔ بے شک جو آپ کے رب کے پاس ہیں وہ اس کی غلامی سے تکبر نہیں کرتے۔ اور اسکی پاکی بیان کرتے ہیں۔ اور اس کو سجدہ کرتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں مرتدوں یعنی فرقہ پرستوں اور ایمان والوں کے بارے میں تفصیل سے بات چیت کی گئی ہے۔ فرقہ پرست نہ جانے کس کس کو اپنا ولی بناتے ہیں۔ رسول ﷺ اللہ تعالیٰ کو اپنا ولی بناتے ہیں۔ اور نیک لوگوں کا ولی بھی اللہ تعالیٰ ہے۔ جس نے انسان کی ہدایت کے لیے قرآن پاک نازل کیا ہے۔ جو ایمان والوں کی آنکھیں ہے۔ اس

طرح ایمان والے ہدایت حاصل کرتے ہیں۔اور ہر لحہ اپنے رب کو یاد کرتے ہیں۔جبکہ فرقہ پرست رسول ﷺ کی آواز نہیں سنتے۔اور اپنے نام نہاد مفسروں اور فرقوں کی غلامی کرتے ہیں۔جبکہ ایمان والے اللہ تعالیٰ کی غلامی کرتے ہیں۔اور اُسی کو اپنا مددگار سمجھتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے۔کہ جس بچے کو اللہ تعالیٰ سے مانگتے ہیں۔پھر وہ اسے فرقہ پرست بنا دیتے ہیں۔گویا اس بچے کی پیدائش میں فرقہ پرستوں کا بھی حق ہے۔

رسول ﷺ نے قرآن پاک میں اکیلے رب کا ذکر کیا ہے۔اس بات کی بناء پر ظالموں نے رسول ﷺ کو جادوزدہ قرار دیا۔۔۔۔

سورہ بنی اسرائیل۔آیت 45 تا 48 پارہ 15

اور جب آپ ﷺ قرآن پڑھنے لگیں تو ہم آپ کے اور ان لوگوں کے درمیان ایک چھپا ہوا پردہ حائل کر دیتے ہیں۔جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ہم نے ان کے دلوں پر پردہ چڑھا دیا ہے کہ وہ اس قرآن پاک کو سمجھ ہی نہ سکیں اور ان کے کانوں میں بہرہ پن (بوجھ) ہے اور جب آپ قرآن میں اپنے اکیلئے رب کا ذکر کرتے ہیں تو وہ نفرت سے پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتے ہیں ہم خوب جانتے ہیں کہ یہ کس بات کیلئے کان لگاتے ہیں اور یہ بھی جانتے ہیں جو وہ سرگوشی کرتے ہیں جب یہ ظالم کہتے ہیں کہ تم ایک ایسے آدمی کی اطاعت کرتے ہو جس پر کسی نے جادو کر رکھا ہے اور دیکھیے آپ کے لئے کیسی کیسی مثالیں بیان کر رہے ہیں یہ لوگ ایسے گمراہ ہیں اب وہ راستہ نہیں پا سکتے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں آپ ﷺ کے زمانے کے مرتدوں یعنی فرقہ پرستوں کی بات ہو رہی ہے۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ نے ان لوگوں کے دلوں پر پردہ چڑھا دیا ہے جو لوگ آخرت کو نہیں مانتے یعنی جو قرآن پاک کے مطابق آخرت کو نہیں مانتے لہذا اللہ تعالیٰ ان کے کان بھی بند کر دیتے ہیں

ان لوگوں نے چونکہ اللہ تعالیٰ کے سوا بھی بہت مددگار سمجھ رکھے تھے۔اس لئے جب آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کا صرف اکیلئے ذکر کرتے ہیں تو ایسے لوگ نفرت سے پیٹھ پھیر کر جاگ جاتے تھے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم خوب جانتے ہیں کہ وہ کیا سننے کیلئے کان لگاتے ہیں اور سرگوشی کرتے ہیں جب یہ ظالم کہتے ہیں کہ تم ایک ایسے آدمی کی اطاعت کر رہے ہو جس پر کسی نے جادو کر رکھا ہے اور دیکھیے کہ آپ ﷺ کے لئے کیا کیا مثالیں بیان کرتے ہیں یہ لوگ ایسے گمراہ ہیں یعنی یہ لوگ ایسا اپنا راستہ بھول چکے ہیں کہ اب وہ راستہ نہ پا سکیں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ یہ لوگ صرف قرآن کی بات اس لئے سننا چاہتے تھے کہ وہ کوئی اعتراض کی بات ڈھونڈیں لہذا ایسے لوگ جو قرآن پاک سے ہدایت پانے کے بجائے اعتراض کی باتیں ڈھونڈتے ہیں۔اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر ایک خفیہ پردہ ڈال دیتے ہیں چونکہ ان کی نظر اور دل میں اللہ تعالیٰ کی کوئی عزت نہیں ہوتی لہذا اللہ تعالیٰ بھی اپنی نفرت کا اظہار اس طرح کرتے ہیں کہ ان کے دلوں پر پردہ ڈال دیتے ہیں اور ان کے کان نصیحت سننے سے بند کر دیتے ہیں تاکہ وہ کچھ نہ ہی سمجھیں اللہ تعالیٰ کو بھی ان کی کوئی ضرورت نہیں اور نہ ہی یہ اللہ تعالیٰ کی چاہت ہیں۔

خواتین وحضرات!

یہ لوگ نبی ﷺ کے بارے میں کہتے ہیں کہ اس پر کسی نے جادو کر دیا ہے کیونکہ وہ اکیلے اللہ تعالیٰ کا ذکر قرآن پاک میں کرتے ہیں۔اور جو نبی ﷺ کی اطاعت کرنے والے ہیں وہ بھی اکیلے اللہ تعالیٰ کا قرآن پاک میں ذکر کرتے ہیں جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ سے محبت نہیں ہوتی۔لہذا پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتے ہیں یہ صرف لوگ اس لئے کان لگاتے ہیں کہ شاید اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کا ذکر ہو کسی کی اطاعت کا ذکر ہو مگر ایسے لوگوں کو قرآن پاک میں ایسا کچھ نہیں ملتا۔لہذا پیٹھ پھیر کر نفرت سے بھاگتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

قرآن پاک میں ہمارا شمار کن لوگوں میں ہوتا ہے اکیلے اللہ تعالیٰ کا ذکر سن کر خوش ہوتے ہیں یا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کا ذکر سننا چاہتے ہیں۔رسول ﷺ نے تو قرآن پاک میں صرف اکیلے اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا ہے۔یعنی توحید بیان کی ہے۔

خواتین وحضرات!

حیرانگی کی بات یہ ہے۔کہ آج بھی جو اکیلے اللہ تعالیٰ کا ذکر قرآن پاک کے ذریعے کرتے ہیں۔فرقہ پرست یعنی مرتد اس کو جادوزدہ سمجھتے ہیں۔اب توحید بیان کرنے والے کے

خلاف لوگ اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔

سورہ بنی اسرائیل۔آیات 88 تا 98۔ پارہ 15

آپ ﷺ کہیے۔کہ اگر تمام انسان اور جن سب مل کر قرآن پاک جیسی کوئی کتاب لانے کی کوشش کریں تو نہ لاسکیں گے۔ چاہے وہ سب ایک دوسرے کے مددگار ہی کیوں نہ ہوں جائیں۔اور ہم نے اس قرآن پاک میں لوگوں کیلئے ہر طرح کی مثال مختلف طریقوں سے بیان کی ہے مگر اکثر لوگوں نے اسے تسلیم نہ کیا اور کہنے لگے کہ ہم اس وقت تک ایمان نہ لائیں گے۔ جب تک آپؐ ہمارے لئے زمین سے چشمہ نہ جاری کردیں یا آپ کا کھجوروں اور انگوروں کا باغ ہو پھر آپ اس میں نہریں جاری کردیں یا آپ آسمان کو ٹکڑے ٹکڑے کرکے ہم پر گرادیں جیسے آپ کا دعویٰ ہے یا اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں کو سامنے لے آئیں یا آپ کا سونے کا گھر ہو یا آپ آسمان میں چڑھ جائیں اور ہم آپ کے چڑھنے کو بھی نہ مانیں گے جب تک آپؐ ہمارے لئے ایک کتاب نہ لائیں جس کو ہم پڑھ لیں۔آپ کہہ دیجئے کہ میرا رب پاک ہے میں تو صرف ایک پیغام پہنچانے والا انسان ہوں۔لوگوں کے پاس جب ہدایت آگئی تو اس پر ایمان لانے سے ان کو کس چیز نے روکا ہے جو وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو رسول بنا کر بھیجا ہے آپ ان سے کہیے کہ اگر زمین پر فرشتے اطمینان سے چل پھر رہے ہوتے تو ہم آسمان سے ان کے لئے کوئی فرشتہ ہی رسول بنا کر بھیجتے آپ ان سے کہیے کہ میرے اور تمہارے درمیان بس اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے یقیناً وہ اپنے غلاموں سے باخبر دیکھتا ہے جسے اللہ تعالیٰ ہدایت دے وہی ہدایت پا سکتا ہے اور جسے وہ گمراہ کردے تو ایسے لوگوں کے لئے اللہ کے سوا آپ کوئی ولی نہ پائیں گے اور قیامت کے دن ہم انہیں اوندھا منہ اندھے، گونگے اور بہرے اٹھائیں گے ان کا ٹھکانہ جہنم ہے جب بھی اس کی آگ بجھنے لگے گی ہم اسے ان پر اور بھڑکا دیں گے یہ ان کا بدلہ ہے کیونکہ وہ ہماری آیات سے کفر کرتے تھے۔اور کہتے تھے۔کہ جب ہماری ہڈیاں ریزہ ریزہ ہوجائیں گی تو کیا ہمیں نئے سرے سے پیدا کرکے دوبارہ اٹھایا جائے گا۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں ان لوگوں کو اندھا، بہرہ اور گونگا کہا گیا ہے جو رسول پاک ﷺ سے معجزہ طلب کرتے ہیں چونکہ آپ ﷺ سے پہلے جتنے بھی پیغمبر آئے وہ معجزات کے ساتھ آئے لیکن آپ ﷺ کی نبوت کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے معجزہ کو مسترد کردیا اور قرآن پاک کو امر کردیا رسول ﷺ قرآن پاک کی بہت تعریف فرماتے ہیں کہ قرآن پاک ایسی کتاب ہے جسے تمام انسان اور تمام جن مل کر بھی بنانا چاہیں تو اس جیسی نہیں بنا سکتے اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں لوگوں کے لئے ہر قسم کی مثالیں مختلف طریقوں سے بیان کی ہیں مگر لوگوں نے قرآن پاک کو قبول نہیں کیا قرآن پاک کو قبول کرنے کیلئے معجزے مانگے۔

خواتین وحضرات!

اس کیلئے میں اسی کتاب یعنی قرآن پاک میں بہرے، اندھے اور گونگے کسے کہتے ہیں کی مثال دینا چاہوں گی کہ آپ غور کریں کہ اللہ تعالیٰ نے صرف قرآن پاک نہ ماننے والوں یعنی فرقہ پرستوں یعنی مرتدوں کو کس کس طرح مردہ، بہرہ اور اندھا کہا ہے کیسے کیسے بات کو تفصیل سے بیان کیا ہے کیسی کیسی مثالیں پیش کی ہیں اور قرآن پاک کو سچ ماننے والا اور اس کی اطاعت کرنے والے کو زندہ دیکھنے والا اور سننے والا کہا ہے کیا اتنی آیات میں مردہ، بہرہ اور اندھا کو سمجھنے کیلئے ابھی آپ کو کچھ اور بھی درکار ہے ہرگز نہیں، ہرگز نہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنی آیات کی تفسیر اور تشریح کیلئے خود ہی کافی ہے اس کی مثال کیلئے یہی میری ایک کتاب ہی کافی ہے کس طرح اللہ مردہ، بہرہ اور اندھا کو مختلف مثالوں کے ذریعے یہ بتاتے ہیں کہ قرآن پاک کو نہ سمجھنے والا ایسا ہے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں لوگ قرآن کو سچ ماننے کیلئے آپ سے مختلف قسم کے معجزے طلب کررہے ہیں اس کی وجہ یہی تھی کہ پہلے جتنے پیغمبر کتاب لے کر آئے تو کتاب پر عمل درآمد کرنے کیلئے لوگوں کو معجزہ دکھانے کی ضرورت پیش آئی لیکن قرآن پاک کے نزول کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے معجزہ مسترد کردیا اور قرآن پاک کی تعلیمات کو امر کردیا آپ ﷺ نے لوگوں کے معجزات طلب کرنے کی صورت میں جواب دیا کہ میرا رب پاک ہے میں تو صرف ایک پیغام پہنچانے والا ہوں لوگوں کے پاس جب ہدایت یعنی قرآن آگیا تو اس کو ماننے سے کس چیز نے روکا ہے جو وہ یہ کہتے ہیں کہ ایک انسان کس طرح رسول ہوسکتا ہے تو ان لوگوں کیلئے جواب یہ ہے کہ اگر زمین میں فرشتے زندگی بسر کرتے تو ان کیلئے اللہ تعالیٰ فرشتے کو رسول بنا کر بھیجتا مگر زمین پر چونکہ انسان بستے ہیں لہذا انسان کو ہی رسول بنا کر بھیجا گیا اور اس بات کیلئے اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے۔

خواتین وحضرات !

وہ لوگ بھی مرتد تھےاور آج بھی فرقہ پرست مرتد قرآن پاک کو جھٹلا کر ہروقت معجزے ثابت کرتے ہیں۔ دونوں کے صرف ایکشن میں فرق ہے۔ دونوں معجزوں کے طلب گا رہیں۔

ان آیات میں اوندھے منہ، اندھے، گونگے اور بہرے یعنی مرتد جہنم میں ڈالے جانے والے ان لوگوں کو کہا گیا ہے جو قرآن پاک کی آیات پر یقین نہیں کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم ذرہ ذرہ ہو کر ختم ہو جائیں گے تو کیا پھر ہمیں پیدا کر کے دوبارہ اٹھایا جائے گا اگر یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی آیات کو ماننے والے ہوتے غور کرنے والے ہوتے تو اللہ تعالیٰ نے دوبارہ پیدا کرنے والی بے شمار مثالیں دی ہیں ان میں غور کرتے تو اس بات کو سمجھ لینا تھا مگر انہوں نے قرآن پاک کی آیات کو نہ مانا اور نہ سمجھا اور ایسے ہی مر گئے تو ایسے ہی لوگ جہنم میں جانے والے ہیں اور یہی لوگ جہنم میں اوندھے منہ اندھے بہرے اور گونگے بنا کر پھینکے جائیں گے یہ ان کی سزا ہے قرآن پاک کو نہ سمجھنے کی حالانکہ تمام معجزے طلب کرنے کے بعد انہوں نے یہ بھی کہا کہ وہ پھر بھی نہیں مانیں گے جب تک کہ آپ ایک کتاب نہ لائیں جسے وہ پڑھیں گے۔

خواتین وحضرات !

آج صرف ایک بات کا جواب دیں ہم بھی معجزوں کا طلب گا رہیں یا قرآن پاک کے طلب گا رہیں دونوں کا انجام آپ کے سامنے ہے۔

سورہ کہف آیات 54 تا 58 پارہ 15

اور ہم نے اس قرآن میں لوگوں کو سمجھانے کے لیے طرح طرح کی مثالیں بیان کی ہیں۔لیکن انسان سب چیزوں سے بڑھ کر جھگڑالو ہے۔اور جب لوگوں کے پاس ہدایت آ گئی۔تو ان کو کس چیز نے منع کیا۔کہ وہ ایمان نہ لائیں۔اور اپنے رب سے بخشش نہ مانگیں۔سوائے اس بات کے ان کو بھی اگلے لوگوں کی سی سنت پیش آئے۔یا ان پر عذاب آ جائے۔اور ہم رسولوں کو صرف اس لیے بھیجتے ہیں۔کہ وہ لوگوں کو خوشخبری دیں اور ڈرائیں۔اور کافر لوگ جھوٹ کے ساتھ جھگڑتے ہیں۔تاکہ وہ اس سے سچ کو نیچا دکھا سکیں اور انہوں نے میری آیات اور دھمکیوں کو مذاق بنا لیا ہے۔اور اس سے بڑا ظالم کون ہوگا۔جس کو اس کے رب کی آیات کے ذریعے نصیحت کی جائے اور وہ ان سے منہ موڑ لے۔اور جو گناہ وہ اپنے ہاتھوں سے کر چکا ہے اسے بھول جائے۔بے شک ہم نے ان کے دلوں پر پردے ڈال دیئے ہیں۔اور ان کے کان بند ہیں اور آپ ﷺ ان کو ہدایت کی طرف بلائیں تو جب بھی ہرگز وہ ہدایت حاصل نہ کریں گے۔اور آپ کا رب بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔اگر اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کے بدلے میں انہیں پکڑتا تو ان پر جلد عذاب لے آتا۔لیکن ان کے لیے ایک وقت مقرر ہے۔اور وہ ہرگز اس سے کوئی پناہ کی جگہ نہ پا سکیں گے۔

خواتین وحضرات !

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔کہ جب لوگوں کے پاس ہدایت یعنی قرآن پاک آ گیا تو ان کو قرآن پاک پر ایمان لانے سے کس نے روک دیا۔ایمان کا مطلب ہے۔ قرآن پاک کو سچ سمجھنا اور اس کی اطاعت کرنا۔یعنی قرآن پاک کو سچ سمجھنے اور اس کی اطاعت سے کس نے روک دیا۔کیا وہ اللہ تعالیٰ کے عذاب کا انتظار کر رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کافر یعنی فرقہ پرست لوگ جھوٹ کے ساتھ جھگڑتے ہیں۔تاکہ وہ اس سے قرآن پاک کے سچ کو نیچا دکھا سکیں اور انہوں نے میری آیات اور دھمکیوں کو مذاق بنا لیا ہے۔اور اس سے بڑا ظالم کون ہوگا۔جس کو اس کے رب کی آیات کے ذریعے نصیحت کی جائے اور وہ ان سے منہ موڑ لے۔اور جو گناہ وہ اپنے ہاتھوں سے کر چکا ہے اسے بھول جائے۔بے شک ہم نے ان کے دلوں پر پردے ڈال دیئے ہیں۔اور ان کے کان بند ہیں اور آپ ﷺ ان کو ہدایت کی طرف بلائیں تو جب بھی ہرگز وہ ہدایت حاصل نہ کریں گے۔اور آپ کا رب بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔اگر اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کے بدلے میں انہیں پکڑتا تو ان پر جلد عذاب لے آتا۔لیکن ان کے لیے ایک وقت مقرر ہے۔اور وہ ہرگز اس سے کوئی پناہ کی جگہ نہ پا سکیں گے۔

فرقہ پرست رسول ﷺ کی لائی ہوئی ہدایت یعنی قران پاک کی طرف نہیں آتے۔حالانکہ آپ ﷺ ان کو قرآن پاک کی طرف بلا رہے ہیں۔مگر یہ نہیں آتے۔

سورہ کہف۔آیات 100 تا 108۔پارہ 15

اور وہ دن ہوگا جب ہم جہنم کا فروں یعنی فرقہ پرستوں کے بلکل سامنے لائیں گے۔جن کی آنکھوں پر میری نصیحت یعنی قرآن پاک سے پردہ پڑا ہوا تھا اور وہ کچھ سننے کو تیار ہی نہ تھے۔تو کیا یہ لوگ جنھوں نے کفر کیا ہے۔یہ خیال کرتے ہیں کہ مجھے چھوڑ کر میرے غلاموں کو ہی ولی بنا لیں گے ہم نے ایسے ہی کافروں کے لیے جہنم تیار کر رکھی ہے۔

آپ ﷺ کہیے کیا ہم تمہیں بتائیں کہ اعمال میں سب سے زیادہ نقصان اُٹھانے والے کون ہیں۔یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے اپنی کوششیں دنیا کی زندگی کے لیے برباد کیں ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ وہ بہت اچھے کام کر رہے ہیں۔یہی لوگ ہیں جنھوں نے اپنے پروردگار کی آیات سے کفر کیا اور ملاقات سے۔

پس ان کے سب اعمال ضائع ہو جائیں گے اور نہ ان کے لیے ہم کوئی وزن قائم کریں گے۔یہ جہنم ان کا بدلہ ہے۔جنھوں نے کفر کیا تھا۔اور میری آیات اور رسولوں

کا مذاق اڑایا۔البتہ وہ لوگ جو ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے۔ان کی مہمان نوازی کے لیے فردوس کے باغ ہونگے ۔جس میں وہ ہمیشہ کے لیے رہیں گے اور کبھی اس جگہ سے نکل کر دوسری جگہ نہ جانا چاہیں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔کہ ان آیات میں کافروں یعنی فرقہ پرستوں کے بارے میں تفصیل سے بات چیت کی گئی ہے۔جنہوں اپنے فرقوں کے نام نہاد مفسروں کو اپنا ولی بنا رکھا ہے۔اور قرآن پاک سے آنکھیں بند کر رکھی ہیں۔اور وہ قرآن پاک کے سچ کو سننا بھی گوارہ نہیں کرتے۔

اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ جس کی آنکھوں پر میری نصیحت یعنی قرآن پاک سے پردہ پڑا ہوا تھا اور وہ قرآن پاک کی بات سننے کے لیے تیار ہی نہ تھے۔وہ کیا سوچتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کے غلاموں کو ہی مددگار بنالیں گے۔ایسے ہی کافروں کی مہمان نوازی کے لیے جہنم تیار پڑی ہے۔ایسے ہی لوگوں کے اعمال کا کوئی وزن نہیں ہوگا۔یہ جہنم ہی ان کو بدلے میں ملے گی اور ایمان والے یعنی جن لوگوں نے قرآن پاک کی نصیحت پر عمل کیا ہوگا۔ان کے لیے فردوس کے باغ ہونگے۔جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور وہاں سے کہیں جانا نہ چاہیں گے۔

یہ فرقہ پرست لوگ اللہ تعالیٰ کی آیات کا مذاق اُڑاتے ہیں۔اور رسول ﷺ کی اطاعت کی آڑ میں دوسرے رسولوں کا مذاق اُڑاتے ہیں۔اور دوسرے رسولوں کی تضحیک کرتے ہیں۔اور تمام رسولوں کو رسول ﷺ سے کم درجے کا سمجھتے ہیں۔حالانکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں رسولوں میں فرق کرنے سے منع کیا ہے۔اس کے بارے میں آیات دیکھنے کے لیے میری کتاب دیکھیں ایمان کسے کہتے ہیں اس کتاب کا پارٹ نمبر 2 رسولوں پر ایمان لانے کا کیا طریقہ ہے۔

سورہ انبیاء۔آیات 1 تا 10۔پارہ 17

لوگوں کے حساب کا وقت آ پہنچا ہے اور وہ ابھی تک غفلت میں منہ موڑے ہوئے ہیں جب بھی ان کے ان رب کے طرف سے کوئی نصیحت یعنی کتاب آتی ہے تو اسے سن لیتے ہیں مگر کھیل میں پڑے رہتے ہیں ان کے دل غفلت میں پڑے ہوئے ہیں اور یہ ظالم خفیہ مشورے کرتے ہیں کہ کیا یہ تمہارے جیسا انسان نہیں پھر تم دیکھتے ہوئے بھی جادو میں کے پاس کیوں آتے ہو۔رسول ﷺ نے کہا کہ میرا رب زمین اور آسمان کی ہر بات جانتا ہے وہ خوب سننے والا جاننے والا ہے بلکہ انہوں نے کہا کہ یہ قرآن خواب کے خیالات ہیں بلکہ رسول ﷺ نے اسے خود ہی بنالیا ہے بلکہ وہ ایک شاعر ہے ورنہ اسے ہمارے پاس معجزہ لانا چاہیے تھا جیسا کہ پہلے رسول بھیجے گئے تھے اس سے پہلے ہم نے جس بستی کو بھی ہلاک کیا وہ معجزے دیکھ کر ایمان لے آئے تھے۔تو کیا یہ لوگ ایمان لے آئیں گے اور آپ ﷺ سے پہلے بھی ہم نے مردوں کو ہی رسول بنا کر بھیجا جن کی طرف ہم وحی بھیجتے تھے اگر تم نہیں جانتے تو نصیحت والوں سے پوچھ لو اور ہم نے ان انبیاء کے جسم ایسے نہیں بنائے تھے جو کھانا نہ کھائیں اور نہ وہ ہمیشہ رہنے والے تھے پھر ہم نے ان سے اپنے وعدے کو سچا کر دکھایا تو ان کو اور جس کو چاہا نجات دی اور حد سے بڑھنے والوں کو ہلاک کر دیا اور ہم نے تمہاری طرف ایک کتاب نازل کی ہے جس میں تمہارے لئے نصیحت ہے تو کیا تم سمجھتے نہیں!

خواتین وحضرات!

ان آیات میں اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے بھیجنے والی کتاب کی ضرورت اہمیت اور مقصد کو سختی اور شدت سے واضح کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ قیامت آنے والی ہے جبکہ لوگوں کو کوئی فکر ہی نہیں ہے جب بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے پاس کوئی نصیحت آتی ہے تو اسے سن تو لیتے ہیں مگر کھیل میں پڑے رہتے ہیں ان کے دل غفلت میں ڈوبے ہوئے ہیں انہیں کچھ سمجھ نہیں آتی کہ وہ کیا کر رہے ہیں۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں اللہ تعالیٰ لوگوں کا سلوک دکھا رہے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے ساتھ کیا رویہ اختیار کرتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کو سن تو لیتے ہیں مگر وہ جن کاموں میں مصروف ہوتے ہیں ان میں ویسے ہی مصروف رہتے ہیں اور ان کو چھوڑتے نہیں ہیں یعنی اپنے کرتوتوں سے باز نہیں آتے اللہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی نعمت سے اپنے اصلاح نہیں کرتے نصیحت کو نہیں سمجھتے ان کے دل اسقدر غفلت میں ڈوبے ہوئے ہیں کہ وہ جانتے نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے ساتھ کیا سلوک کر رہے ہیں یہ سلوک تو اللہ تعالیٰ کی کتاب کے ساتھ ہوتا ہے اب جو رویہ رسول کے ساتھ اختیار کرتے ہیں وہ دکھایا جا رہا ہے پہلے اجتماعی بات ہو رہی تھی اب رسول ﷺ کے بارے میں جو خفیہ مشورے کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ وہ بتا رہے ہیں کہ لوگ کہتے ہیں کہ کیا یہ رسول تم جیسا انسان نہیں ہے جب لوگ یہ بات جانتے ہیں تو پھر نہ جانے اس کے جادو میں کیوں پھنس جاتے ہیں لوگوں نے مزید یہ بھی کہا کہ یہ قرآن خواب کے خیالات جیسی کتاب ہے بلکہ پیغمبر نے اسے خود ہی بنالیا ہے یہ ایک شاعر ہے اگر یہ نصیحت اللہ کی طرف سے بھیجی ہوئی ہوتی تو اسے ہمارے پاس معجزہ لانا چاہیے تھا جیسے پہلے نبی معجزہ لے کر آتے تھے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب پہلے نبی معجزہ لے کر آتے تھے تب یہ میری نصیحت کو کونسا مان لیتے تھے ان لوگوں کا رویہ ان لوگوں جیسا ہی تھا وہ معجزے دیکھ کر کونسا ایمان

لے آتی تھی پھر اللہ تعالیٰ معجزے کو مسترد کرنے کیلئے اور قرآن پاک کو امر کرنے کیلئے لوگوں سے کہتے ہیں کہ آپ سے پہلے بھی جتنے پیغمبر آئے وہ مرد ہی تھے اگر آپ لوگ نہیں جانتے تو نصیحت والوں سے پوچھ لیں۔

خواتین وحضرات!

نصیحت قرآن پاک کا صفاتی نام ہے اور قرآن پاک سے پہلے آنے والی کتابوں کا نام بھی نصیحت تھا نصیحت والوں سے پوچھنے کا مطلب ہے جو ان کتابوں کو پڑھنے والے ہیں ان سے پوچھ لو کہ پہلے جتنے بھی رسول آئے وہ سب مرد تھے وہ کھانا کھاتے تھے اور وہ ہمیشہ زندہ رہنے والے نہ تھے جب لوگوں نے ان کی بات نہ مانی تو ہم نے ان سے کیے وعدے کو سچا کیا۔ رسول کے ساتھ ساتھ جس کو بچانا چاہا بچالیا اور زیادتی کرنے والوں کو ہلاک کر دیا پھر اللہ تعالیٰ قیامت تک آنے والوں لوگوں سے مخاطب ہیں اور فرماتے ہیں لوگو ہم نے تمہاری طرف ایک ایسی کتاب نازل کی ہے جس میں تمہارا ہی ذکر ہے تمہارے لئے ہی نصیحت ہے تو کیا تم اتنی سے بات بھی نہیں سمجھتے ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے معجزے کو مسترد کر کے قرآن پاک کو اَمر کر دیا ہے اور ان آیات میں رسول ﷺ لوگوں کو ایک جواب دیتے ہیں کہ میرا اللہ خوب جانتا ہے جو زمین و آسمان کی ہر بات جانتا ہے۔

سورہ الحج۔ آیات 42 تا 51۔ پارہ 17

اگر یہ آپ ﷺ کو جھٹلاتے ہیں تو ان سے پہلے قوم نوح اور عاد اور ثمود بھی تو جھٹلا چکے ہیں اور قوم ابراہیم اور قوم لوط بھی اور مدین کے رہنے والے بھی اور موسیٰ کو بھی جھٹلایا گیا تھا سو میں نے کافروں کو کچھ مہلت دی پھر ان کو پکڑا میرا عذاب کیسا تھا پس کتنی بستیاں ہیں کہ ہم نے ان کو ہلاک کر ڈالا اس لئے کہ وہ ظالم تھیں اور آج وہ اپنی چھتوں پر اوندھی پڑی ہیں کتنے ہی کنویں بے کار اور کتنے ہی اونچے اونچے محل ویران پڑے ہیں کیا یہ لوگ زمین میں چلتے پھرتے نہیں کہ ان دل سمجھنے والے اور ان کے کان سننے والے ہوتے۔ حقیقت یہ ہے کہ آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ وہ دل اندھے ہوتے ہیں جو سینوں میں ہیں یہ لوگ عذاب کیلئے جلدی مچا رہے ہیں اللہ تعالیٰ ہرگز اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرے گا مگر تیرے رب کے ہاں کا ایک دن تمہارے شمار کے ہزار برس کے برابر ہوا کرتا ہے کتنی ہی بستیاں ہیں جو ظالم تھیں میں نے پہلے ان کو مہلت دی پھر پکڑ لیا اور سب کو واپس تو میرے پاس ہی آنا ہے۔ آپ ﷺ کہہ دیجیے کہ اے لوگو! بلاشبہ میں تمہیں واضح خبر دار کرنے والا ہوں پس جو لوگ ایمان لے آئیں اور انہوں نے صالح عمل کئے ان کیلئے بخشش اور عزت کی روزی ہے اور وہ لوگ جو ہماری آیتوں کو کمزور ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں وہی دوزخی ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ مرتدوں یعنی فرقہ پرستوں اور ایمان والوں کی بات کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرتدوں کے بارے میں بات کر رہے ہیں۔ اندھا ان لوگوں کو کہہ رہے ہیں جن کے دل اندھے ہوتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو عذاب کیلئے بے چین ہیں مگر اللہ تعالیٰ نے عذاب کیلئے وعدے کا دن مقرر کر رکھا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کتنی ہی بستیاں تھیں جو ظالم تھیں پہلے میں نے ان کو مہلت دی پھر میں نے ان کو پکڑ لیا آخر کار انہیں واپس تو میرے پاس ہی آنا ہے۔ پھر رسول ﷺ قیامت تک آنے والے ایمان والے لوگوں سے کہہ رہے ہیں۔ کہ میں بے شک واضح خبر دار کرنے والا ہوں پس جو لوگ ایمان لے آئے اور صالح عمل کیے ان کیلئے گناہوں سے معافی ہے اور بہترین رزق ہے اور وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کی آیات کو کمزور ثابت کرنے کی کوشش میں لگے رہے وہی دوزخی ہیں۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں اللہ تعالیٰ مرتدوں یعنی مختلف فرقوں کے بارے میں رسول ﷺ کو تسلی دے رہے ہیں کہ اگر یہ آپ کو جھٹلاتے ہیں تو ان سے پہلے لوگ بھی یہی کرتے چلے آئے ہیں اللہ تعالیٰ کا پیغام لانے والوں کو لوگوں نے اس طرح ہی جھٹلایا ہے پہلے تو ان جھٹلانے والوں کو اللہ تعالیٰ نے مہلت دی پھر ان کو پکڑ لیا کتنی بستیاں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ہلاک ہو گئیں اس لئے کہ وہ ظالم تھیں۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں مرتدوں یعنی فرقہ پرستوں کو کہا گیا ہے۔ جو تمام رسولوں کے دور میں پائے جاتے ہیں۔ کہ جو رسول کے لائے اللہ تعالیٰ کے پیغام پر ایمان نہیں لاتے۔ پھر ان پر اللہ تعالیٰ کا عذاب آجاتا ہے۔ ایمان والے صرف وہ ہوتے ہیں۔ جو رسول کے لائے ہوئے پیغام کو مان لیتے ہیں۔ اور جو اللہ تعالیٰ کی آیات کو نیچا دکھاتے ہیں۔ وہ جہنمی ہوتے ہیں

رسول ﷺ کے لائے ہوئے اللہ تعالیٰ کے پیغام کو ریجکٹ کر کے فرقے بنا لیے گئے ہیں۔ اور رسول ﷺ کو اس طرح جھٹلا دیا گیا ہے۔

سورہ انفال۔آیات 20 تا 24 پارہ 9

اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور نافرمانی نہ کرو ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جنہوں نے کہا ہم نے سنا حالانکہ وہ سنتے نہیں۔ یقیناً وہ خدا کے نزدیک بدترین قسم کے جانور ہیں وہ بہرے گونگے لوگ ہیں جو عقل سے کام نہیں لیتے اگر اللہ تعالیٰ کو معلوم ہوتا کہ ان میں کچھ بھی بھلائی ہے تو وہ انہیں ضرور سننے کی توفیق دیتا اگر وہ ان کو سنواتا تو وہ بے رخی کے ساتھ منہ پھیر جاتے۔اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اللہ اور اس کے رسول کی پکار پر لبیک کہو جب رسول تمہیں اس چیز کی طرف بلائے جو زندگی بخشنے والی ہو یعنی قرآن اور جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ آدمی اور اس کے دل کے درمیان حائل ہے اور اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو مرتد یعنی بہرا کہہ رہے ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم نے سنا مگر وہ سنتے نہیں ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں لوگو! جو ایمان لائے ہو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔

خواتین وحضرات!

ہم پہلے ایمان کو سمجھیں گے تاکہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت بھی سمجھ میں آجائے سورہ محمد کی پہلی تین آیات پارہ نمبر 26 کے مطابق ایمان والے لوگ وہ ہیں جو محمد ﷺ پر نازل ہونے والے کو سچ مانتے ہیں اور اس کی اطاعت کرتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آئیں واپس اپنی آیات کی طرف چلتے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ایمان والے یعنی جو قرآن پاک کو سچ مانتے اور اطاعت کرتے ہیں اللہ کی اور اس کے رسول کی اطاعت کرو ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جو کہتے ہیں ہم نے سنا مگر وہ سنتے نہیں ہیں یقیناً وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین قسم کے جانور ہیں وہ بہرے اور گونگے ہیں جو عقل سے کام نہیں لیتے اگر اللہ تعالیٰ جانتے کہ ان لوگوں میں زرا سی بھی بھلائی ہے۔تو وہ ان کو قرآن پاک سننے کی توفیق ضرور دیتے اگر اللہ تعالیٰ ان کو قرآن سنواتے بھی تو انہوں نے منہ موڑ لینا تھا اے لوگو جو ایمان والے ہو یعنی اللہ کی آیات کو ماننے والے ہو اللہ اور اس کے رسول کی پکار پر لبیک کہو جب رسول ﷺ تمہیں اس چیز کی طرف بلائیں جو زندگی بخشنے والی ہو یعنی قرآن اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ انسان اور اسے کے دل کے درمیان موجود ہے اور اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ ایمان والوں سے کہہ رہے کہ تم بھی مرتدوں یعنی فرقہ پرستوں کی طرح نہ ہو جانا۔جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کے بارے میں کہتے ہیں کہ ہم نے سنا مگر وہ مرتدوں کی طرح نہیں سنتے۔

سورہ انعام۔آیات 33 تا 39۔پارہ 7

ہم جانتے ہیں کہ آپ ﷺ کو وہ باتیں غمگین کرتی ہیں جو یہ کہتے ہیں پس درحقیقت یہ تمہیں نہیں جھٹلاتے بلکہ اللہ کی آیات کا انکار کرتے ہیں بے شک آپ سے پہلے بھی رسولوں کو جھٹلایا گیا پس االلہ تعالیٰ کی باتوں کو بدلنے کی طاقت کسی میں نہیں ہے اور پچھلے رسولوں کی ساتھ جو کچھ پیش آیا اس کی خبریں تم کو پہنچ چکی ہیں تاہم اگر لوگوں کی بے رخی تم سے برداشت نہیں ہوتی تو اگر تم میں کچھ زور ہے تو زمین میں کوئی سرنگ ڈھونڈ لو یا آسمان میں سیڑھی لگاؤ اور ان کے پاس معجزہ لاؤ اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو ان سب کو ہدایت پر جمع کر دیتا لہذا جاہلوں میں سے مت ہونا۔ بیشک قبول تو وہ لوگ کرتے ہیں جو سنتے ہیں۔رہے مردے تو انہیں اللہ ہی قبروں سے اٹھائے گا پھر واپس لائیں جائیں گے۔انہوں نے کہا کہ اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی معجزہ کیوں نہیں اتارا گیا آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ بے شک اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ کوئی معجزہ نازل کر دے لیکن ان میں اکثر لوگ علم نہیں رکھتے اور زمین میں جتنے چلتے والے جانور ہیں اور جتنے پرندے اپنے پروں سے اڑتے ہیں سب تمہاری طرح کی قسمیں ہیں ہم نے کتاب میں کوئی کسر نہیں چھوڑی ہے پھر وہ سب اپنے رب کی طرف لوٹائے جائیں گے اور جن لوگوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا وہ بہرے اور گونگے ہیں اور اندھیرے میں ہیں جسے اللہ تعالیٰ چاہے گمراہ کر دیتا ہے اور جسے چاہے ہدایت دے دیتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ سننے والا انسان اور مرتد یعنی فرقہ پرست کے بارے میں بات کر رہے ہیں۔سننے والا انسان اسے کہہ رہے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی بات قبول کرنے والا ہے ورنہ وہ مرتد ہے یعنی مردہ ہے اور ایسے مرے ہوئے لوگوں کو اللہ تعالیٰ ہی اٹھائے گا جب وہ اللہ تعالیٰ کی طرف لائے جائیں گے ایسے لوگوں نے کہا کہ اس نبی پر پہلے انبیاء کی طرح معجزہ کیوں نہیں نازل کیا گیا آپ ﷺ کہہ دیں کہ بے شک اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ وہ کوئی سا بھی معجزہ نازل کر دے لیکن ان میں سے اکثر

لوگ علم نہیں رکھتے یعنی کیا ان لوگوں کو نظر نہیں آتا کہ زمین پر جتنے چلنے والے حیوانات ہیں اور آسمان پر اڑنے والے پرندے ہیں یہ انسانوں کی طرح کی ہی اقسام ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے کتاب میں کوئی کسر نہیں چھوڑی ہے وہ اپنے رب کی طرف واپس جائیں گے کیا ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے یہ معجزے نظر نہیں آتے جو لوگ اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلاتے ہیں وہ بہرے اور گونگے ہیں اور اندھیروں میں پڑے ہوئے ہیں یعنی مرتد ہیں یعنی فرقہ پرست ہیں۔ اندھیرے میں اسی طرح نظر نہیں آتا جس طرح ایک اندھے کو نظر نہیں آتا جو لوگ اللہ تعالیٰ کی آیات پر لبیک نہیں کہتے بلکہ اسے جھٹلاتے ہیں وہ بہرے اور گونگے اور اندھے ہیں اللہ تعالیٰ جسے چاہے گمراہ کر دے اور جسے چاہے سیدھے راستے کی راہنمائی کر دیتا ہے۔

خواتین وحضرات!

لبیک کہنے والے تو سیدھا راستہ پالیں گے اور اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلانے والے کو اللہ تعالیٰ گمراہ کر دیں گے

خواتین وحضرات!

چونکہ یہ لوگ نبی ﷺ سے معجزہ طلب کرتے تھے جیسے پہلے انبیاء کے ساتھ معجزے آئے تو اللہ تعالیٰ نبی کریم ﷺ سے فرماتے ہیں کہ یہ لوگ آپ کو نہیں جھٹلاتے بلکہ اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلا رہے ہیں ان لوگوں نے معجزے لانے والے انبیاء کے ساتھ بھی یہی کچھ کیا تھا اور انہوں نے صبر کیا۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں اللہ تعالیٰ معجزے کو مسترد کر رہے ہیں اور قرآن پاک کی تعلیمات کو امر کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ آپ کو نہیں جھٹلا رہے ہے بلکہ درحقیقت اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلا رہے ہیں اور یہی کچھ معجزہ کے ساتھ آنے والے انبیاء کی ساتھ بھی کیا لہذا اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کے لئے معجزے کا اتارنا مسترد کرتے ہوئے فرمایا تاہم اگر تم سے لوگوں کی بے رخی برداشت نہیں ہوتی تو اگر تم میں کوئی طاقت ہو تو آسمان یا زمین سے ان لوگوں کیلئے معجزہ لانے کی کوشش کر و اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو ان سب کو ہدایت پر جمع کر دیتا لہذا ان کی باتوں پر دھیان نہ دو اللہ کی آیات پر لبیک کہنے والے تو وہ لوگ ہیں جو سننے والے ہیں سمجھنے والے ہیں اور معجزے طلب کرنے والے لوگ تو مردہ ہیں ان کو اللہ قیامت والے دن خود ہی اٹھائے گا۔ جب یہ اللہ تعالیٰ کے پاس جائیں گے کیونکہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی تعلیمات کی قدر نہ کی۔

خواتین وحضرات!

آج بھی آپ کو قرآن پاک سے فیض حاصل کرنے والے لوگ نہیں ملیں گے معجزوں کی پرستش کرنے والے لوگ ملیں گے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ رسول ﷺ کے لیے معجزے مسترد کر چکے ہیں۔

- سورہ انعام۔ آیت 122۔ پارہ 8

کیا وہ جو مردہ تھا پھر ہم نے اس کو زندہ کر دیا اور اس کیلئے روشنی بنائی۔ اس کی مدد سے وہ لوگوں میں چلتا ہے۔ کیا وہ اُس کی طرح ہو سکتا ہے جو تاریکیوں میں ہو۔ کہ اُن میں سے نکل نہیں سکتا اس طرح کافروں کو اُن کے اعمال خوبصورت معلوم ہوتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ زندہ اور مردے کی بات کر رہے ہیں۔ روشنی قرآن پاک کا ایک صفاتی نام ہے یعنی جو انسان قرآن کی روشنی میں چلتا ہے وہ زندہ ہے اور جو قرآن پاک کی روشنی کے بغیر ہے وہ اندھیرے میں ہے یعنی مردہ ہے۔

قرآن پاک ایک جدید معاشرے اور جدید تعلیم کی تربیت کرتا ہے ایک تعلیم یافتہ انسان ہی اللہ تعالیٰ کی باتوں کو سمجھنے کی صلاحیت رکھتا ہے ایک تعلیم یافتہ انسان ہی رات دن اللہ تعالیٰ کے ہونے والے معجزوں کو سمجھ سکتا ہے یہ دنیاوی معجزے اتنے ہیں جو کہ کبھی ختم ہی نہیں ہوتے صرف آج کل جغرافک چینل کو ہی دیکھ لیجئے اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نئی نئی کہانیاں انسان پر روز کھلتی ہیں لہذا ایک تعلیم یافتہ انسان اللہ تعالیٰ کی قدرتوں میں غور کرنے کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تعلیمات پر عمل کرے تو یہی اللہ تعالیٰ کی کتاب پر عمل عبادت کی طرح ہی ہیں اس لئے ان کو نیک اعمال یا اعمال صالح کہا جاتا ہے آپ نے دیکھا ہوگا کہ پورے قرآن میں اللہ تعالیٰ اس طرح بیان کرتے ہیں ''جو ایمان لائے اوو صالح اعمال کرتے رہے ان کیلئے جنتیں ہیں'' یعنی جنہوں نے اللہ کی آیات کو سچ مانا اور اس کی اطاعت کی یہ صالح اعمال ہیں۔ جو اعمال اللہ تعالیٰ کی باتوں کی روشنی میں کئے لہذا ان کیلئے جنتیں ہیں۔ اور جو کافر یعنی فرقہ پرست ہیں جو تاریکیوں میں پڑے ہوئے ہیں۔ وہاں سے نکل نہیں سکتے۔ اس طرح کافروں کو ان کے اعمال خوبصورت معلوم ہوتے ہیں۔ اندھیرے والا انسان اور روشنی والا انسان برابر نہیں ہیں۔ روشنی والا انسان قرآن پاک والا ہے۔ اور اندھیرے والا انسان مرتد یعنی فرقہ پرست ہے۔

سورہ بقرہ۔آیات 87 تا89۔پارہ نمبر1

ہم نے موسیٰ کو کتاب دی اس کے بعد کئی رسول بھیجے اور عیسیٰ ابن مریم کو واضح دلائل دے کر بھیجا اور روح پاک یعنی انجیل سے اس کی مدد کی۔ پھر جب بھی کوئی رسول تمہاری خواہشات نفس کے خلاف کوئی حکم لے کر تمہارے پاس آیا تو تم نے تکبر کیا ایک جماعت کو جھٹلا دیا اور ایک گروہ کو قتل کر ڈالا وہ کہتے ہیں کہ ہمارے دلوں پر غلاف چڑھے ہوئے ہیں نہیں بلکہ لعنت بھیج دی ہے ان پر اللہ تعالیٰ نے ان کے کفر کی وجہ سے پس وہ کم ہی ایمان لاتے ہیں اور جب ان کے پاس ایک کتاب اللہ تعالیٰ کی طرف سے آ گئی ہے۔ جو ان کتابوں کی تصدیق کرتی ہے جو ان کے پاس موجود تھی اور اس سے پہلے وہ دعائیں مانگا کرتے تھے کافروں پر فتح کی پھر جب وہ قرآن آ گیا جسے وہ پہچان بھی گئے تو انہوں نے اس کا کفر کر دیا خدا کی لعنت ہو کفر کرنے والوں پر۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے مرتد یعنی نہ سمجھنے والے دلوں والے لوگ یعنی ایسے لوگ جن کو نہ کچھ نظر آتا ہے اور نہ وہ سنتے ہیں لہذا ان کے دل نہیں بدلتے اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں پر لعنت بھیج رہے ہیں ان کا انکار کی وجہ سے کہ وہ کم ہی اسے مانتے ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئی ہوئی کتاب کے ساتھ ان کا کیا برتاؤ ہے اس کے باوجود کہ یہ کتاب یعنی قرآن پہلی کتابوں کی تصدیق بھی کرتا ہے جب قرآن نہیں آیا تھا تو اس وقت لوگ جو تورات اور انجیل والے فرقوں میں بٹے ہوئے لوگ تھے وہ دعائیں مانگا کرتے تھے کہ اگر ہمارے پاس ایسی کتاب آ جائے وہ اسے مانیں گے اور اس طرح وہ جھوٹے لوگوں پر فتح پالیں گے یعنی فرقوں میں بٹے ہوئے لوگوں پر فتح حاصل کر لیں گے مگر جب ان کے پاس قرآن آ گیا اور انہوں نے اسے پہچان بھی لیا تو انہوں نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا لعنت ہو انکار کرنے والوں پر اللہ رب العالمین کی۔

خواتین وحضرات!

اس انکار کی وجہ یہ تھی کہ جب بھی کوئی کوئی رسول یعنی کتاب لاتا ہے اللہ تعالیٰ کا پیغام لاتا ہے وہ لوگوں کی خواہش کے مطابق نہیں ہوتا۔تو لوگ اسے جھٹلا دیتے ہیں یا اس کے مقابلے میں سرکشی اختیار کرتے ہیں اب دیکھیں کہ حضرت عیسیٰ کے پاس سب سے زیادہ معجزے تھے اور روح پاک یعنی انجیل سے بھی مدد کی

خواتین وحضرات

اللہ کی کتاب کو کس طرح روح کہا جاتا ہے اس کیلئے سورہ شوریٰ کی دو آیات 51 و 52 دیکھیں۔ اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ کو معجزے اور انجیل دے کر اس کی مدد کی مگر لوگوں کے کیا رنگ ڈھنگ ہیں کہ جب رسول ان کی خواہش کے خلاف کوئی چیز لاتا ہے یعنی کتاب تو یہ اسے جھٹلا دیتے ہیں یا نبی ہی قتل کر دیے گئے۔

خواتین وحضرات!

قرآن پاک کے ساتھ بھی یہی معاملہ ہے چونکہ قرآن پاک لوگوں کی خواہش نفس کے مطابق نہیں ہے لہذا لوگوں نے قرآن پاک کو چھوڑ کر اپنی اپنی پسند کے فرقوں میں شمولیت اختیار کر لی اور ہم سب کے دل قرآن پاک کی طرف سے غلافوں میں ہیں اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرقہ پرسون پر لعنت ڈال رکھی ہے اور ہم فرقوں میں تقسیم ہو چکے ہیں اور ہم پر عذاب در عذاب آ رہے ہیں مگر قرآن کی طرف نہیں جاتے شاید قیامت کا انتظار کر رہے ہیں۔ایک بہت بڑے عذاب کا انتظار جس سے پھر نجات کی کوئی تدبیر کارگر نہ ہوگی سوائے اس طرح کے پچھتاوے کے جو انسان سورہ انعام آیت 27 پارہ نمبر 7 میں کرتا ہے آپ دیکھیں گے کہ جب وہ دوزخ کے کنارے کھڑے کئے جائیں گے اس وقت وہ کہیں گے کاش ایسی صورت ہو کہ اللہ تعالیٰ ہمیں دوبارہ دنیا میں بھیج دے تو ہم تیری آیات کو کبھی نہ جھٹلائیں گے اور اسے ماننے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

سورہ حٰم السجدہ۔آیت 44۔پارہ 24

اور اگر ہم اس قرآن کو غیر زبان عربی بنا دیتے تو لوگ کہتے کہ اس کی آیات کو تفصیل سے بیان کیوں نہیں کیا گیا۔ یہ کیا کہ کتاب تو عجمی زبان میں ہو اور مخاطب عربی ہوں ان سے کہہ دیجئے کہ جو لوگ ایمان لاتے ہیں اس کیلئے تو یہ کتاب ہدایت اور شفا ہے اور جو لوگ ایمان نہیں لاتے یہ ان کیلئے کانوں کی ڈاٹ ہے اور آنکھوں کی پٹی ہے ان کا حال تو ایسے ہے جیسے ان کو دور جگہ سے پکارا جا رہا ہو۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو بہرہ اور اندھا کہہ رہے ہیں جو قرآن پاک کی باتوں کو نہیں مانتے یعنی مرتد لوگ یعنی فرقہ پرست لوگ۔اور جو قرآن پاک کی باتوں کو مانتا ہے ان کے لئے تو یہ قرآن ہدایت اور شفا ہے۔

خواتین وحضرات!

جولوگ قرآن پاک کے مرتد یعنی فرقہ پرست وہ اندھے اور بہرے لوگوں کی طرح ہیں ان کا حال تو ایسے ہے جیسے کوئی انہیں دور سے پکار رہا ہو۔

خواتین وحضرات!

یہ ہم لوگ ہیں یہ بہرے اور اندھے ہم لوگ ہیں ہم جانتے ہیں کہ قرآن ہمیں پکار رہا ہے مگر ہمارا حال ایسے ہے کہ جیسے کوئی بہت دور جگہ سے پکار رہا ہو مثلاً ہم سے جب کوئی بہت دور سے بات کرتا ہے ہم یہ تو سمجھتے ہیں کہ وہ ہمارے ساتھ بات کر رہا ہے مگر ہم اس کی بات سمجھنے سے قاصر ہوتے ہیں پوری بات کو سمجھ نہیں پاتے اس طرح ہم یہ تو سمجھتے ہیں کہ قرآن پاک ہدایت کیلئے آیا ہے مگر جس طرح ہم اسے عربی میں پڑھتے ہیں وہ ہماری زبان نہیں ہے لہذا ہم اللہ تعالیٰ کی ہدایت کو سمجھ نہیں پاتے اور اپنی گمراہی والی بیماریوں میں مبتلا رہتے ہیں اور ہمیں شفا نہیں ملتی جس کی ایک بڑی مثال یہ ہے کہ پاکستان تباہی کے دہانے پر کھڑا ہے اس لئے کہ ہم نے قرآن کی ہدایت چھوڑ کر فرقوں کی ہدایت کے پیچھے بھاگنا شروع کر دیا ہے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں قرآن کو اردو میں سمجھنے کی اہمیت اور فضیلت بیان ہو رہی ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اگر میں اس کتاب کو عربی کے بجائے دوسری زبان میں نازل کرتا تو لوگوں نے کہنا تھا کہ یہ کیا بات ہوئی کہ کتاب تو دوسری زبان میں ہے اور مخاطب عربی قوم ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی باتوں کو مانتے ہیں ان کو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ وہ کس زبان میں ہے وہ لوگ تو اس سے ہدایت حاصل کرتے ہیں اور شفا حاصل کرتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

ہم اس قرآن سے ہدایت حاصل کرنے کے لئے اس کو اردو ترجمے کے ذریعے سیکھیں گے تا کہ اس کی تفصیلات کو سمجھ سکیں اور اس کی تفصیلات کو سمجھ کر ہدایت اور شفا حاصل کر سکیں۔

سورہ زحزف۔ آیات 36 تا 44۔ پارہ 25

اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی نصیحت یعنی قرآن پاک سے غفلت اختیار کرتا ہے۔ تو ہم اس کے لیے ایک شیطان مقرر کر دیتے ہیں۔ وہ ہر وقت اس کے ساتھ رہتا ہے اور بلا شبہ وہ ان کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن سے روکتے ہیں اور یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ ہدایت پر ہیں۔ یہاں تک کہ جب وہ ہمارے پاس آئے گا تو کہے گا۔ اے کاش میرے اور تمہارے درمیان مشرق اور مغرب کا فاصلہ ہوتا۔ تو کتنا برا ساتھی ہے اور جب تم دنیا میں ظلم کر رہے تھے تو آج تم کو اس سے کچھ حاصل نہیں کہ تم سب عذاب میں برابر کے شریک ہو۔ بھلا کیا آپ ﷺ بہروں کو سنائیں گے۔ یا اندھوں کو یا ان کو جو کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں۔ پھر اگر ہم آپ کو دنیا سے لے گئے تو ہم ان سے ضرور بدلہ لیں گے۔ یا ہم آپ کو وہ عذاب دکھا دیں۔ جس کا ہم نے ان سے وعدہ کر رکھا ہے۔ تو بے شک ہم ان پر ہر طرح سے قادر ہیں۔ آپ اس کو مضبوطی سے تھامے رکھیے۔ جو آپ کی طرف وحی کیا گیا ہے۔ بے شک آپ سیدھے راستے پر ہیں اور بے شک یہ قرآن آپ کے لیے اور آپ کی قوم کے لیے نصیحت ہے اور عنقریب تم لوگوں سے اس کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ مرتد یعنی فرقہ پرستوں کی بات کر رہا ہے بہرہ اور اندھا اس کو کہہ رہے ہیں جو کوئی رحمٰن یعنی اللہ کی نصیحت یعنی قرآن پاک سے غفلت اختیار کرتا ہے تو ایسے بہروں اور اندھوں کیلئے اللہ تعالیٰ شیطان مقرر کر دیتے ہیں جو ہر وقت ان کے ساتھ رہتے ہیں اور وہ ان کو راستے یعنی قرآن پاک سے روکتے ہیں اور وہ لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم ہدایت پر ہیں جب یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے پاس آئیں گے تو کہیں گے کاش اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکنے والے اور میرے درمیان مشرق اور مغرب کا فاصلہ ہوتا یہ وہ لوگ کہیں گے جو دنیا میں رحمٰن کی نصیحت یعنی قرآن پاک سے غفلت اختیار کئے ہوئے تھے۔ اللہ تعالیٰ پچھتانے والے لوگوں سے کہے گا کہ آج تمہیں ان باتوں سے کیا حاصل ہونے والا ہے تم سب عذاب میں برابر کے شریک ہو پھر اللہ تعالیٰ نبی کریم ﷺ سے مخاطب ہو کر فرماتے ہیں بس آپ اسکو مضبوطی سے تھامے رکھیے جو آپ کی طرف وحی کیا گیا ہے یعنی قرآن پاک بے شک آپ ﷺ سیدھے راستے پر ہیں اور بے شک یہ قرآن آپ کیلئے اور آپ کی قوم کیلئے نصیحت ہے اور عنقریب ہم سب لوگوں سے قرآن پاک کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

خواتین وحضرات!

کیا جب اللہ تعالیٰ آپ سے قرآن پاک کے بارے میں پوچھیں گے اپنی نصیحت کے بارے میں پوچھیں گے تو آپ کیا جواب دیں گے؟؟ کہ ہم تو مرتد تھے یا کہیں گے اندھے اور بہرے تھے یا کہیں گے کہ فرقے کے نام نہاد مفسر نے قرآن پاک سے روک رکھا تھا۔؟؟؟؟؟؟؟؟؟

سورہ حٰم السجدہ۔آیت 2 تا 5۔پارہ 24

یہ قرآن رحمٰن ورحیم کی طرف سے نازل ہوا ہے یہ ایک کتاب ہے جس کی آیات تفصیل سے بیان کی گئی ہیں قرآن عربی زبان میں ہے ان لوگوں کیلئے جو علم رکھتے ہیں یہ قرآن خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا ہے لیکن ان میں اکثر لوگوں نے منہ پھیر لیا اور وہ سنتے ہی نہیں اور وہ کہتے ہیں کہ ہمارے دل غلافوں میں ہیں اس بات سے جس کی طرف آپ ﷺ ہمیں بلاتے ہیں اور ہمارے کانوں میں بوجھ ہے اور ہمارے اور تمہارے درمیان پردہ حائل ہے پس آپ اپنا کام کیے جائیں ہم اپنا کام کیے جاتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک علم والے لوگوں کے لیے ہے۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ مرتد یعنی بہرہ اور غلافوں والا دل اسے کہہ رہے ہیں جو قرآن پاک کی خوشخبری اور ڈرانے والی باتوں سے منہ پھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آپؐ جن باتوں کی طرف ہمیں بلا رہے ہیں ان سے ہمارا دل غلافوں میں ہے یعنی ایسی باتوں سے ہمارا دل پردے میں ہے یعنی جس قرآن کی طرف آپؐ ہمیں بلاتے ہیں ہمارا دل ان باتوں کو سمجھنے والا نہیں ہے یا ہمیں ایسی باتوں کی سمجھ نہیں آتی ہم بہرے ہیں یہ لوگوں کا جواب ہے کہ ہم بہرے ہیں آپ کے درمیان اور ہمارے درمیان ایک دیوار ہے یعنی قرآن پاک نہ ماننے والے لوگ بڑی ہی خوش فہمیوں میں مبتلا ہیں وہ اپنی خوش فہمیوں کی دیوار توڑ کر قرآن پاک کی طرف نہیں آتے بلکہ جواب دیتے ہیں کہ آپ اپنا کام کیے جائیں ہم اپنا کام کریں گے یعنی نہ آپ ہمیں تنگ کریں نہ ہم آپ کو تنگ کرتے ہیں یعنی قرآن پاک کی طرف نہ آنے والوں کا خیال ہوتا ہے کہ ان کے پاس جو علم ہے باپ دادا کے راستے کا وہ کافی ہے۔

خواتین وحضرات!

جب ہم قرآن پاک میں غور کرتے ہیں تو سب سے بڑی بات جو ابھر کر ہمارے سامنے آتی ہے کہ ہم تعلیم کے بغیر قرآن پاک کو سمجھ نہیں سکتے آخر ہم کیسے عجیب لوگ تھے جو تعلیم کی مخالفت آج تک کرتے آئے ہیں کیونکہ تعلیم کے بغیر قرآن پاک کو نہیں سمجھا جا سکتا قرآن پاک کی تعلیم کے بغیر ایمان والا نہیں بنا جا سکتا چاہے وہ کتنا ہی نیک کیوں نہ ہو اور کوئی بھی ایمان کے بغیر جنت میں داخل نہیں ہو سکتا۔اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ تعلیم کتنی ضروری ہے اور قرآن پاک کو اردو میں سمجھنا یعنی اللہ تعالیٰ کی باتوں کو سمجھنا کتنا ضروری ہے۔

سورہ فرقان۔آیات 41 تا 44۔پارہ نمبر 19

اور جب یہ لوگ آپ کو دیکھتے ہیں تو آپ کا مذاق اڑانے لگتے ہیں کہ کیا یہی وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے رسول بنا کر بھیجا ہے اگر ہم اپنے معبودوں پر جمے نہ رہتے تو یہ ضرور ہمیں گمراہ کر دیتا اور جب وہ عذاب کو دیکھ لیں گے تو انہیں معلوم ہو جائے گا کہ کون راستے سے بھٹکا ہوا ہے کیا آپ نے اس کو دیکھا ہے جس نے اپنی خواہش کو اپنا معبود بنا لیا ہے تو کیا آپ ﷺ اس کے وکیل ہو سکتے ہیں یا آپ خیال کرتے ہیں کہ وہ سنتے ہیں یا سمجھتے ہیں وہ تو گویا جانور ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ مرتد یعنی فرقہ پرست بہرے اور نہ سمجھنے والے لوگ جانوروں سے زیادہ گمراہ ہیں کیونکہ انہوں نے اپنی خواہشات کو خدا بنا لیا ہے آج بھی آپ مختلف فرقوں والے لوگوں کو دیکھیں گے کہ انہوں نے اپنی خواہش کی آڑ میں اپنے نفس کو خدا بنا رکھا ہے قیامت والے دن ان کو معلوم ہو جائے گا کہ کون سیدھے راستے پر ہے اور کون بھٹکا ہوا ہے۔

خواتین وحضرات!

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ لوگ جب آپؐ کو دیکھتے ہیں تو ہنستے ہیں کہ کیا یہی ہے وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے رسول بنا کر بھیجا ہے اگر ہم اپنے معبودوں پر جمے نہ رہتے تو اس نے تو ہمیں گمراہ کر دینا تھا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب وہ عذاب دیکھ لیں گے تو خود ہی سمجھ جائیں گے کہ کون راستے سے بھٹکا ہوا تھا کون گمراہ تھا۔

سورہ لقمان۔آیات 2 تا 9۔پارہ 21

یہ حکمت والی کتاب کی آیات ہیں جو احسان کرنے والوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے ان لوگوں کے لئے جو نماز پڑھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں یہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں اور لوگوں میں وہ بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ سے غافل کرنے والی فضول حدیث خریدتا ہے۔تاکہ لوگوں کو بغیر علم کے اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے گمراہ کر دے اور اس کا مذاق اڑائے جن کیلئے قیامت میں ذلت کا عذاب ہوگا اور جب اس کو ہماری آیات پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ منہ پھیر کر تکبر ہوا ایسے چل دیتا ہے گویا کہ جیسے اس نے سنا ہی نہیں گویا کہ اس کے دونوں کانوں میں بہرہ پن ہے پس اس کو دردناک عذاب کی خوشخبری

سنا دیجئے ۔ بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے صالح عمل کئے ان کیلئے نعمتوں والے باغ ہیں جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے یہ اللہ کا سچا وعدہ ہے اور وہ زبردست حکمت والا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں مرتد یعنی فرقہ پرست یعنی بہرہ اللہ تعالیٰ اس شخص کو کہہ رہے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی آیات سن کر اکڑ کر منہ پھیر کر چل دیتا ہے ایسے شخص کے لئے دردناک عذاب کی خوشخبری ہے یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے گمراہ کرتے ہیں اور مذاق اڑاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ سے غافل کرنے والے قصے کہانیاں سناتے ہیں تاکہ بغیر علم کے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے گمراہ کردیں ایسے لوگوں کیلئے دردناک عذاب کی خوشخبری ہے بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اورانہوں نے صالح عمل کئے ان کے لئے نعمتوں والے باغ ہوں گے جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے یہ اللہ کا پکا وعدہ ہے یہ وعدہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے کر رہے ہیں جنہوں نے حکمت والی کتاب کی آیات کے مطابق عمل کیا ہوگا جو نیک عمل کرنے والوں کیلئے ہدایت اور رحمت ہے ان لوگوں کیلئے جو نماز پڑھتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں یہ لوگ اپنے رب کیطرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کی باتوں کو ماننے والے جنت میں جائیں گے یہ اللہ تعالیٰ کا سچا وعدہ ہے۔

سورہ احقاف ۔ آیات 24 تا 26 ۔ پارہ 26

پھر جب انہوں نے ایک بادل کو اپنی وادیوں کی طرف آتے دیکھا تو کہنے لگے کہ یہ بادل ہے جو ہم پر برسے گا۔ نہیں بلکہ یہ وہی ہے جس کیلئے تم جلدی مچا رہے تھے یہ آندھی ہے۔ اس میں دردناک عذاب ہے اپنے رب کے حکم سے ہر چیز کو تباہ کر ڈالے گا پس وہ صبح کو ایسے ہوگئے کہ ان کے رہنے کی جگہوں کے سوا وہاں کچھ نظر نہ آتا تھا اس طرح ہم مجرموں کو بدلہ دیا کرتے ہیں۔ ان کو ہم نے وہ کچھ دیا تھا جو تم لوگوں کو نہیں دیا ہے ان کو ہم نے کان، آنکھیں اور دل سب کچھ دے رکھے تھے مگر نہ وہ کان ان کے کسی کام آئے نہ آنکھیں نہ دل کیونکہ وہ اللہ کی آیات کا انکار کرتے تھے اور اسی چیز کے پھیرے میں وہ آ گئے جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے اندھا اور بہرہ اسے کہا ہے جن کی آنکھیں اور کان ان کے کسی کام نہ آئے یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ کی آیات کا انکار کرتے تھے۔ نافرمان تھے

سورہ یونس ۔ آیات 35 تا 40 ۔ پارہ نمبر 11

آپ ﷺ کہہ دیجیے کہ تمہارے بنائے ہوئے شریکوں میں کوئی ایسا ہے جو سچ کی طرف ہدایت کر سکے آپ ﷺ کہیئے اللہ تعالیٰ ہی سچ کی طرف ہدایت کرتا ہے بھلا وہ جو سچ کی طرف ہدایت کرتا ہے وہ اطاعت کا زیادہ حقدار ہے یا وہ جو خود بھی راستہ نہیں پاتا یہاں تک کہ اسے راستہ بتایا جائے پھر تمہیں کیا ہوگیا ہے تم کیسے فیصلے کرتے ہو۔ ان میں اکثر لوگ گمان کی اطاعت کرتے ہیں۔ بیشک گمان سچ کے مقابلے میں کچھ کام نہیں آ سکتا بلاشبہ اللہ تعالیٰ خوب جانتے ہیں جو کچھ یہ کر رہے ہیں قرآن پاک کوئی ایسی چیز نہیں ہے جسے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بنا سکے بلکہ یہ تو اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور اس میں پہلی کتابوں کی تفصیل ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ رب العالمین کی طرف سے ہے کیا وہ یہ کہتے ہیں کہ اس نے خود ہی یہ قرآن بنالیا ہے۔ آپ ﷺ کہہ دو۔ تو تم بھی ایسی کوئی سورت بنالاؤ اور اللہ تعالیٰ کے سوا جس کو چاہتے ہو بلالو۔ اگر تم سچے ہو۔ بلکہ انہوں نے اس کو جھٹلایا ہے۔ جس کا احاطہ انہوں نے نہیں کیا۔ جو ان کے علم کی گرفت میں نہیں آئیں اور ابھی ان کے سامنے حقیقت نہیں آئی۔ اسی طرح جھٹلایا تھا ان لوگوں نے جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں سو دیکھ لو کیا انجام ہوا ظلم کرنے والوں کا اور ان میں کچھ تو ایسے ہیں جو اس قرآن پر ایمان لاتے ہیں اور کچھ اس قرآن پر ایمان نہیں لاتے۔ اور آپ کا رب ان فسادیوں کو خوب جانتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ قرآن پاک کو سچ کہہ رہے ہیں رسول ﷺ لوگوں سے کہہ رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا تم جن کی اطاعت کرتے ہو کیا وہ سچ کی طرف ہدایت کر سکتے ہیں کہ آخر سچ ہے کیا۔ کیونکہ قرآن پاک کو چھوڑ کر ہم جب کسی دوسری چیز کی اطاعت کرتے ہیں تو اس میں گمان آجاتا ہے شاید یہ ٹھیک نہ ہو مگر قرآن رب العالمین کی طرف سے ہے اس میں ایک ایک لفظ سچ ہے اور شاید وائدا کا کوئی چکر نہیں ہے اور اللہ کو چھوڑ کر ہم جن کی اطاعت کرتے ہیں ان کو بھی صحیح راستہ بتانے والا اللہ تعالیٰ ہی ہیں اگر اللہ تعالیٰ ان کو راستہ نہ بتائے تو یہ بھی بھٹکتے رہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی تعریف کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اس میں پہلی کتابوں کی تفصیل موجود ہے۔ یہ ایسی کتاب نہیں ہے جسے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور بنا سکے یہ اللہ تعالیٰ کی

طرف سے ہے لوگ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اسے خود بنالیا ہے اگر یہ لوگ نبی ﷺ پر الزام لگاتے ہیں تو ایسی ہی ایک سورت بنالیں اور دنیا بھر سے مدد بھی لے لیں تو ایسی ایک سورت بھی نہیں بنا سکتے اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو سچ نا ماننے کی وجہ بتاتے ہیں کہ جب ان کا علم قرآن پاک کی باتوں کا احاطہ نہیں کر سکتا تو یہ قرآن کو جھٹلا دیتے ہیں۔ پہلے بھی تو لوگوں نے اللہ کی کتابوں کے ساتھ یہی سلوک کیا تو دیکھ لو کہ ان کا کیا انجام ہوا

خواتین وحضرات!

ہم نے قرآن پاک کو کسی کی خواہش سے نہیں سمجھنا نہ ہی اپنی خواہش نفس کے مطابق سیکھنا ہے بلکہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی باتوں میں بار بار غور کرنا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں کیا بتانا چاہتے ہیں رسولوں کے بارے میں کیا بتانا چاہتے ہیں، کتابوں کے بارے میں کیا بتانا چاہتے ہیں قیامت کے بارے میں کیا بتانا چاہتے ہیں، فرشتوں کے بارے میں کیا بتانا چاہتے ہیں قسمت کے بارے میں کیا بتانا چاہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ان باتوں کے بارے میں ہدایت دیں گے وہی سچ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جب لوگوں نے قرآن پاک کی باتوں کو نہیں سمجھا بلکہ جھٹلا دیا حقیقت والے دن یہ سب سمجھ جائیں گے۔

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں پہلے لوگوں کے انجام دکھائے ہیں۔ جو رسول کے لائے ہوئے پیغام کو قبول نہیں کرتے تھے۔ ان پہلے لوگوں کا انجام قرآن پاک میں دیکھ لیں کہ ان ظالموں کا انجام کیا ہوا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کچھ ایسے ہیں جو قرآن پاک پر ایمان لاتے ہیں۔ اور کچھ ایسے ہیں جو نہیں لاتے جو قرآن کے مقابلے میں دوسروں کی اطاعت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے فساد کرنے والے لوگوں کو خوب جانتا ہے

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں قرآن پاک پر ایمان نہ لانے والے کو فسادی کہا گیا ہے کیونکہ یہ قرآن پاک کے سچ کے مقابلے میں دوسروں کی اطاعت کرتے ہیں اور معاشرے میں فساد پھیلاتے ہیں لوگوں کو سمیٹے نہیں ہیں بلکہ انتشار پیدا کرتے ہیں۔ ان آیات سے ثابت ہوا کہ قرآن پاک کو سمجھنے کے لیے اپنی مادری زبان اور تعلیم کی کتنی سخت ضرورت ہے اور ہمارے ملک میں تعلیم کی کیا شرح ہے اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ملک میں تعلیم سو فیصد ہونی چاہیئے تا کہ اس قرآن کے ذریعے انسان اللہ تعالیٰ سے رابطہ میں رہے اور اللہ تعالیٰ کے قریب سے قریب تر ہو جائے اور ایمان والا بن جائے۔

سورہ فرقان۔ آیات 70 تا 73۔ پارہ نمبر 19

مگر جس نے توبہ کر لی اور ایمان لے آئے اا ور عمل صالح کرنے لگے تو ایسے لوگوں کی برائیوں کو اللہ تعالیٰ بھلائیوں سے بدل دے گا اور وہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے جو توبہ کرتا ہے اور صالح اعمال کرتا ہے بیشک وہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے۔ وہ تو اللہ کی طرف پلٹ آتا ہے۔ جو جھوٹ کے گواہ نہیں بنتے اور کسی لغو چیز پر ان کا گذر ہو جائے تو وقار سے گزر جاتے ہیں جنہیں ان کے رب کی آیات سنا کر نصیحت کی جاتی ہے تو وہ اس پر اندھے اور بہرے بن کر نہیں گر پڑتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو قرآن پاک کی نصیحت کو ماننے والے ہیں اللہ تعالیٰ ان سے کہہ رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی آیات پر بہرے اور اندھے ہو کر نہیں گرنا بلکہ قرآن پاک میں غور وفکر کرنا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کو اندھوں اور بہروں سے کتنی نفرت ہے یعنی وہ لوگ جو آنکھیں رکھتے ہوئے اندھوں کی طرح رویہ رکھتے ہوں کان ہوتے ہوئے بھی بہروں کی طرح ہوں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ قرآن کی نصیحت پر اندھے بہرے کی طرح عمل نہیں کرنا بلکہ اس پر غور کرنا ہے یہ اللہ تعالیٰ کی محبت کا تقاضا ہے۔

سورہ فاطر۔ آیات 18 تا 26۔ پارہ 22

کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا اور اگر کوئی لدا ہوا انسان اپنا بوجھ اٹھانے کیلئے پکارے گا اس کے بوجھ کا ایک چھوٹا سا حصہ بھی ہٹانے کیلئے کوئی نہ آئے گا چاہے وہ قریب ترین رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو۔ آپ ﷺ تو صرف انہی لوگوں کو خبردار کر سکتے ہیں۔ جو بغیر دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں جو شخص بھی پاک ہوتا ہے تو اپنے لیے پاک ہوتا ہے اور سب کو اللہ تعالیٰ کی طرف واپس جانا ہے اندھا اور آنکھوں والا برابر نہیں ہو سکتے نہ تاریکیاں اور روشنی برابر ہے نہ چھاؤں اور دھوپ ایک جیسی ہے اور نہ زندہ اور مردے برابر ہیں اللہ جسے چاہتا ہے سنواتا ہے مگر آپ ﷺ اِن لوگون کو نہیں سنا سکتے جو قبروں میں پڑے ہیں آپ ﷺ تو بس ایک خبردار کرنے والے ہیں۔ ہم نے آپ کو سچ کے ساتھ بھیجا ہے بشارت دینے والا اور ڈرانے ولا بنا کر اور کوئی امت ایسی نہیں گزری۔ جس میں کوئی خبردار کرنے والا نہ آیا ہو اب اگر یہ لوگ آپ ﷺ کو جھٹلاتے ہیں تو ان سے پہلے گزرے ہوئے لوگ بھی جھٹلا چکے ہیں ان کے پاس ان کے رسول روشن دلائل، صحیفے اور روشن ہدایت دینے والی کتاب لے کر آئے تھے پھر ان لوگوں

نے نہ مانا تو میں ان کو پکڑ لیا اور دیکھ لو کہ میری سزا کسی سخت ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ بہرہ اور قبر کے اندھیرے میں پڑا ہوا اندھا اور مردہ یعنی مرتد اسے کہہ رہے ہیں جو قرآن پاک کی بات کو نہیں سنتے نبی ﷺ تو بس خبردار کرنے والے ہیں جو اپنے رب کو دیکھے بغیر اس سے ڈرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں جو بھی پاک ہوتا ہے تو اپنے لئے ہی پاک ہوتا ہے۔اور جو لوگ رسول کی لائی ہوئی آیات کے زریعے پاک نہیں ہوتے،۔جیسا کے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ سورہ آل عمران آیت 164 پارہ 4

یقیناً اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر بڑا احسان کیا ہے ۔کہ جب اُنہیں میں سے ایک رسول ﷺ بھیجا۔ جو اُنہیں اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھ کر سناتا ہے۔اور ان کو پاک کرتا ہے۔اور اُنہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے۔اگر چہ اس سے پہلے وہ یقیناً واضح گمراہی میں تھے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ قرآن پاک سے پہلے لوگ گمراہ تھے۔قرآن پاک کی تعلیم سیکھنے کی وجہ سے گمراہی سے نکلے۔کیا ہم لوگ گمراہی سے نکلنے کے لیے قرآن پاک کھولتے ہیں۔یا اندھوں کیطرح پڑھ رہے ہیں۔کیونکہ رسول ﷺ نے قرآن پاک کی حکمت بھری تعلیم سکھائی اور قرآن پاک کی حکمت بھری تعلیم کے زریعے گمراہی سے نکالا۔اور ہمیں پاک کیا یعنی ہماری اصلاح کی۔ یہ اللہ تعالیٰ کا احسان تھا۔کیا ہم لوگ گمراہی سے نکلنے کے لیے قرآن پاک کھولتے ہیں۔یا گمراہ ہیں۔

خواتین وحضرات

جو لوگ قرآن پاک کے زریعے پاک نہیں ہوتے۔اور گمراہی سے نہیں نکلتے۔ایسے لوگوں کے بارے میں ان آیات میں کہا گیا ہے۔کہ وہ رسول ﷺ کی آواز نہیں سنتے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔رسول ﷺ تو بس ایک خبردار کرنے والے ہو۔ہم نے تم کو سچ کے ساتھ بھیجا ہے بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر اور کوئی امت ایسی نہیں گزری جس میں کوئی خبردار کرنے والا نہ آیا ہو اب اگر یہ لوگ تمہیں جھٹلاتے ہیں تو ان سے پہلے گزرے ہوئے لوگ بھی جھٹلا چکے ہیں ان کے پاس ان کے رسول روشن دلائل، صحیفے اور روشن ہدایت دینے والی کتاب لے کر آئے تھے پھر ان لوگوں نے نہ مانا تو میں ان کو پکڑ لیا اور دیکھ لو کہ میری سزا کسی سخت ہے۔

خواتین وحضرات

اگر ہم لوگوں نے خود کو قرآن پاک کے زریعے پاک نہ کیا۔اور گمراہی سے نہ نکلے۔ تو ہم لوگ بھی رسول ﷺ کو جھٹلانے والے ہیں۔اور ہم پر بھی اللہ تعالیٰ کا عذاب آکر رہے گا۔ہم نے بھی رسول ﷺ کی آواز کو نہ سنا۔تو ہم بھی مرے ہوئے لوگ ہیں۔جو قرآن پاک سے خبردار نہیں ہوئے۔اور قرآن پاک کو سمجھے بغیر رسول ﷺ کو جھٹلا دیا۔جو کام رسول ﷺ نے کیا تھا۔لوگ اِسے ہی بھول گئے۔ یعنی قرآن پاک کے زریعے پاک نہیں ہوئے۔اور گمراہی سے نہیں نکلے۔یعنی ہم ابھی تک گمراہ ہیں۔

سورہ رعد۔آیت 19۔ پارہ 13

بھلا کیا جو انسان علم رکھتا ہے کہ جو کچھ آپ ﷺ پر آپ کے رب کی طرف سے نازل کیا گیا ہے سچ ہے اس انسان کی طرح ہے جو اندھا ہو بے شک عقلمند ہی نصیحت حاصل کرتے ہیں ۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے دو انسان دکھائے اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔ایک انسان وہ ہے۔جس کے پاس قرآن پاک کا علم ہے۔اور وہ قرآن پاک کے علم کو سچ مانتا ہے۔یہی عقل والا ہے۔یعنی انکھوں والا ہے۔اور دوسرا مرتد یعنی فرقہ پرست اندھا ہے۔ ۔یہ دونوں ایک جیسے نہیں ہو سکتے۔

سورہ مومن۔آیات 56 تا 59۔ پارہ 24

بے شک جو لوگ کسی سند کے بغیر جو ان کے پاس آئی ہو اللہ کی آیات میں جھگڑتے ہیں ان کے سینوں میں تکبر بھرا ہوا ہے مگر وہ اس بڑائی کو پہنچنے والے نہیں ہیں جس کا وہ گھمنڈ رکھتے ہیں بس اللہ کی پناہ مانگ لو وہ سب کچھ دیکھتا سنتا ہے آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا انسان کو پیدا کرنے کی نسبت زیادہ بڑا کام ہے مگر اکثر لوگ علم نہیں رکھتے۔ اور یہ نہیں ہو سکتا کہ اندھا اور آنکھوں والا برابر ہو جائے۔اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور صالح اعمال کرے۔اور بدکار برابر نہیں۔مگر تم لوگ کم ہی غور وفکر کرتے ہو یقیناً قیامت کی گھڑی آنے والی ہے اس کے آنے میں کوئی شک نہیں ہے مگر اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کیا اندھا اور آنکھوں والے برابر ہو سکتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں آنکھوں والا وہ ہے جس کے پاس قرآن پاک کا علم ہے۔اور دوسرا اندھا یعنی مرتد یعنی فرقہ پرست ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں غلط غلط کہانیاں بنا کر پیش کرتے رہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کسی بات سے خوش ہو کر بخش دیں گے اور کسی بات سے ناراض ہو کر اعمال برباد کر دیں گے یہ اللہ تعالیٰ کے اوپر سراسر الزام ہیں بہتان ہیں اللہ تعالیٰ نے صاف صاف بتا دیا کہ یہ آنکھوں والا ہے اور یہ اندھا ہے سب کچھ سمجھا دیا ناانصافی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور اللہ تعالیٰ اپنی بات کے خلاف اپنے وعدے خلاف کرے سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کیا میں بدکار اور صالح ایمان والے کو ایک جیسا کر دوں گا؟ مگر تم لوگ کم ہی سمجھتے ہو۔

خواتین وحضرات!

اندھا بدکار ہے اور آنکھوں والا ایمان والا صالح ہے جو قرآن پاک کی اطاعت کرنے والا ہے وہ آنکھوں والا اور صالح ایمان والا ہو گا اور اس کے مقابلے میں مرتد یعنی فرقہ پرست اندھا ہے کیونکہ قرآن سے اندھے انسان کے تمام اعمال برباد ہو جائیں گے اور ان کا کوئی وزن نہیں ہو گا۔ کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی آیات میں جھگڑنے والے لوگ ہیں۔

سورہ جاثیہ آیت 19 تا 20 پارہ 25

یہ قرآن پاک تمھارے رب کی طرف سے لوگوں کے لیے آنکھیں ہے۔ اور اُن لوگوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔ جو اس پر یقین رکھتے ہیں۔ کیا لوگ خیال کرتے ہیں۔ کہ جنھوں برائیاں کمائیں۔ ہم ان کو اُن لوگوں کے برابر کر دیں گے۔ جو لوگ ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے۔ ان کے جینا اور مرنا ایک جیسا ہو گا۔ جو لوگ یہ فیصلہ کرتے ہیں ۔وہ بہت برا کرتے ہیں۔

سورہ جاثیہ۔آیات 22 تا 23۔ پارہ 25

اللہ تعالیٰ نے تو آسمانوں اور زمین کو سچائی کے ساتھ پیدا کیا ہے۔ تاکہ ہر انسان کو اس کی کمائی کا بدلہ ملے لوگوں پر ہرگز ظلم نہیں کیا جائے گا پھر کیا تم نے کبھی اس کو دیکھا ہے جس نے اپنی خواہش نفس کو اپنا معبود بنالیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے علم کے باوجود اسے گمراہی میں پھینک دیا اس کے دل اور کانوں پر مہر لگا دی اور اس کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا اللہ کے بعد اب کون ہے جو اسے ہدایت دے کیا تم لوگ غور نہیں کرتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ اندھا، بہرہ اور مردہ اسے کہہ رہے ہیں جس نے اپنے خواہش نفس کو اپنا خدا بنالیا ہے اور اللہ نے علم یعنی قرآن پاک کے باوجود اسے گمراہی میں پھینک دیا ہے اس کے دل اور کانوں پر مہر لگا دی ہے اور اس کی آنکھوں کو اندھا کر دیا ہے اللہ تعالیٰ کے بعد اَب کون ہے جو اس کو ہدایت دے کیا تم لوگ سبق حاصل نہیں کرتے جو اللہ تعالیٰ کی ہدایت کو ہدایت نہیں سمجھتے اس کو پھر کوئی ہدایت دینے والا نہیں اور وہ اللہ تعالیٰ کے علم کے باوجود وہ گمراہی میں پڑا ہوا ہے۔

سورہ الجاثیہ آیات آیات 6 تا 11 پارہ 25

یہ اللہ تعالیٰ کی آیات ہیں۔ جنہیں ہم آپ پر سچائی کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ اور اس کی آیات کے بعد آخر وہ کون سی بات ہے۔ جس پر لوگ ایمان لائیں گے تباہی ہے ۔ ہر اس بہتان تراش اور گناہ گار کے لیے جس کے سامنے اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھی جاتی ہیں اور وہ اسے سنتا ہے۔ پھر تکبر سے اپنی بات پر اڑ جاتا ہے۔ جیسے اس نے سنا ہی نہیں۔ پس اسے دردناک عذاب کی خوشخبری سنادو۔

اور جب اسے ہماری آیات کا کچھ علم ہوتا ہے۔ تو اس کا مذاق اُڑاتا ہے۔ یہی لوگ ہیں۔ جن کے لیے ذلت کا عذاب ہے۔ ان کے آگے جہنم ہے۔ اور جو کچھ انہوں نے کمایا ان کے کام نہ آئے گا۔ اور کوئی ولی ان کے کچھ کام نہ آئے گا جو انہوں نے اللہ تعالیٰ کے علاوہ بنا رکھے تھے۔ اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ یہ قرآن پاک ہدایت ہے اور جو لوگ اپنے رب کی آیات سے کفر کرتے ہیں۔ ان کے لیے دردناک عذابوں میں سے عذاب ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔ کہ ان آیات میں کفر کرنے والے لوگوں کا ذکر ہے۔ یعنی فرقہ پرستوں کا زکر ہے۔ فرقہ پرست جو رویہ قرآن پاک کے ساتھ کرتے ہیں ان آیات میں اُس رویے کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ یہ لوگ چاہے رسول ﷺ کے دور کے ہوں یا ہمارے دور کے ہوں یا قیامت کے قریب کے کسی دور میں پائے جاتے ہوں۔ اسے تمام فرقہ پرستوں کا انجام دکھایا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی آیات ہیں۔ جنہیں ہم آپ پر سچائی کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ اور اس کی آیات کے بعد آخر وہ کون سی بات ہے۔ جس پر لوگ ایمان لائیں گے تباہی ہے۔ ہر اس بہتان تراش اور گناہ گار کے لیے جس کے سامنے اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھی جاتی ہیں اور وہ اسے سنتا ہے۔ پھر تکبر سے

اپنی بات پراڑ جاتا ہے۔ جیسے اس نے سنا ہی نہیں۔ پس اسے دردناک عذاب کی خوشخبری سنادو۔

اور جب اسے ہماری آیات کا کچھ علم ہوتا ہے۔ تو اس کا مذاق اُڑاتا ہے۔ یہی لوگ ہیں۔ جن کے لیے ذلت کا عذاب ہے۔ ان کے آگے جہنم ہے۔ اور جو کچھ انہوں نے کمایا ان کے کام نہ آئے گا۔ اور کوئی ولی ان کے کچھ کام نہ آئے گا جو انہوں نے اللہ تعالیٰ کے علاوہ بنا رکھے تھے۔ اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ یہ قرآن پاک ہدایت ہے اور جو لوگ اپنے رب کی آیات سے کفر کرتے ہیں۔ ان کے لیے دردناک عذابوں میں سے عذاب ہے۔ ان آیات میں بھی آپ نے ایک مرتد کو دیکھا۔

سورہ یاسین۔ آیات 2 تا 11۔ پارہ 22

قسم ہے حکمت بھرے قرآن کی کہ تم یقیناً رسولوں میں سے ہو سیدھے راستے پر ہو جو غالب اور رحیم ہستی کا نازل کردہ ہے تاکہ تم خبردار کرو ایک ایسی قوم کو جس کے باپ دادا خبردار نہ کئے گئے تھے اور اس وجہ سے وہ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں ان میں سے اکثر لوگ عذاب کے مستحق بنے ہوئے ہیں اس لئے وہ ایمان نہیں لاتے ہم نے ان کی گردنوں میں طوق ڈال رکھے ہیں جن سے وہ ٹھوڑیوں تک جکڑے ہوئے ہیں اس لئے وہ سر اٹھائے کھڑے ہیں ہم نے ایک دیوار ان کے آگے کھڑی کر دی ہے اور ایک دیوار ان کے پیچھے ہم نے انہیں ڈھانک دیا ہے انہیں اب کچھ نظر نہیں آتا ان کیلئے برابر ہے تم انہیں خبردار کرو یا نہ کرو یہ نہیں مانیں گے تم تو صرف اس شخص کو خبردار کر سکتے ہو جو نصیحت یعنی قرآن کی اطاعت کرے اور بغیر دیکھے اللہ تعالیٰ سے ڈرے اسے بخشش اور اجر کریم کی خوشخبری سنا دیجئے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں دو قسم کے لوگ دکھائے۔ ایک قسم ان لوگوں کی ہے جو مرتد ہیں یعنی فرقہ پرست ہیں۔ جو رسول ﷺ کے لائے ہوئے قرآن پاک سے خبردار نہیں ہوتے۔ اللہ تعالیٰ غفلت میں پڑے ہوئے اندھے لوگوں کے بارے میں کہہ رہے ہیں کہ آپ ﷺ آپ انہیں خبردار کریں یا نہ کریں۔ وہ ایمان نہیں لائیں گے۔ آپ ﷺ تو صرف اسے خبردار سکتے ہیں جو قرآن پاک کی اطاعت کرے اور اللہ تعالیٰ کو دیکھے بغیر اس سے ڈرے ایسے انسان کیلئے گناہوں سے معافی ہے اور اجر کی خوشخبری ہے۔

سورہ نمل آیات 79 تا 85 پارہ 20

بس آپ ﷺ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھیں۔ یقیناً آپ ﷺ واضح سچ پر ہیں۔ بے شک آپ مردوں کو نہیں سنا سکتے اور نہ بہروں کو اپنی آواز سنا سکتے ہیں۔ جب وہ پیٹھ پھیر کر چل دیں۔ اور نہ آپؐ اندھوں کو ہدایت دے کر گمراہی سے بچا سکتے ہیں۔ آپ ﷺ صرف اسے سنا سکتے ہیں۔ جو ہماری آیات پر ایمان رکھتے ہیں۔ بس وہی فرمانبردار ہیں۔ یعنی مسلم ہیں۔

اور جب ان پر وعدہ پورا ہو جائے گا۔ تو ہم ان کے لئے زمین سے ایک جانور نکالیں گے جو ان سے باتیں کرے گا۔ کہ لوگ ہماری آیات پر یقین نہیں کرتے تھے اور جس دن میں ہم ہر امت سے ایسے لوگوں کی ایک فوج اکٹھی کریں گے جو ہماری آیات کو جھٹلاتی تھی پھر ان کی گروہ بندی کی جائے گی۔ یہاں تک کہ جب وہ آجائیں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے کہے گا کہ تم نے میری آیات کو جھٹلایا حالانکہ علمی لحاظ سے تم نے ان کا احاطہ نہیں کیا تھا پھر تم کیا کرتے رہے اور ان کے ظلم کی وجہ سے ان پر عذاب کی بات پوری ہو جائے گی پھر وہ بول بھی نہ سکیں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔ کہ ان آیات میں ظلم کرنے والے لوگوں کا ذکر ہے۔ یعنی مرتد یعنی فرقہ پرستوں کا ذکر ہے۔ اور ایمان والے لوگوں کا زکر ہے۔ ایمان والے رسول ﷺ کے لائے ہوئے سچ پر یقین رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی آیات کی فرمابرداری کرتے ہیں۔ یعنی مسلم ہوتے ہیں۔ جبکہ ظالم یعنی مرتد فرقہ پرست اندھے بہرے اور مردہ ہیں۔ اور رسول ﷺ کی آواز یعنی قرآن پاک سے ناآشنا ہیں۔ اور مسلم نہیں ہوتے۔ بلکہ قرآن پاک کی آواز ان پر بے اثر ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔ یقیناً آپ ﷺ واضح سچ پر ہیں۔ کہ آپؐ تو صرف ان کو سنا سکتے ہیں۔ جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں۔ یعنی ہماری آیات کو سچ سمجھتے اور اس کی اطاعت کرتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک رسول ﷺ کی آواز ہے۔ جسے صرف ایمان والے سن کر فرمابردار بن جاتے ہیں۔ اور جو فرمابردار نہیں بنتے۔ وہی اندھے بہرے اور مردہ ہیں۔ اور رسول ﷺ کی آواز یعنی قرآن پاک سے ناآشنا ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ جب بات پوری ہونے کا وقت آجائے گا یعنی جب قیامت آجائیگی۔ تو اللہ تعالیٰ لوگوں کے لیے زمین سے ایک جانور نکالیں گے جو لوگوں سے باتیں کرے

گا کہ لوگ اللہ تعالیٰ کی آیات پر یقین نہیں رکھتے تھے اور جس دن ہم ہر امت سے ایسے لوگوں کی ایک فوج اکٹھی کریں گے جو ہماری آیات کو جھٹلاتی تھی پھر ان گروہ بندی کی جائے گی یہاں تک کہ جب وہ سب آ جائیں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے پوچھے گا کہ تم لوگوں نے میری آیات کو جھٹلایا حالانکہ علمی لحاظ سے تم نے ان کا احاطہ نہیں کیا تھا پھر تم کیا کرتے رہے اور ان کے ظلم کی وجہ سے ان پر عذاب کی بات پوری ہو جائیگی اور وہ بول بھی نہ سکیں گے۔ یہ وہ بات ہے جس کی وجہ سے مرتد یعنی فرقہ پرستوں پر پر عذاب کا وعدہ پورا ہو جائے گا۔ اور وہ بول بھی نہ سکیں گے۔

سورہ اعراف۔ آیات 60 تا 64۔ پارہ 8

اس کی قوم کے سرداروں نے کہا کہ ہم تو تمہیں واضح گمراہی میں دیکھتے ہیں نوح علیہ السلام نے کہا اے میرے قوم مجھ میں گمراہی کی کوئی بات نہیں ہے بلکہ میں تو تمام جہانوں کے رب کی طرف سے بھیجا گیا ہوں میں تم کو اپنے پروردگار کا پیغام پہنچاتا ہوں

اور تمہیں نصیحت کرتا ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھے ان باتوں کا علم ہے جس کو تم نہیں جانتے کیا تمہیں تعجب ہے کہ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت ایک ایسے آدمی کے ذریعے آئی ہے جو تم میں سے ہی ہے۔ تاکہ تمہیں خبردار کرے اور تم پرہیزگار بن جاؤ تاکہ تم پر رحم کیا جائے پھر انہوں نے نوح علیہ السلام کو جھٹلا دیا تو ہم نے ان کو اور جو کشتی میں سوار تھے نجات دی اور جنہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا ان کو ہم نے غرق کر دیا کیونکہ وہ اندھے تھے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ حضرت نوحؑ کہہ رہے ہیں کہ میں تمھیں اللہ تعالیٰ کے پیغام پہنچاتا ہوں۔ کیا تمھیں تعجب ہے کہ ایک انسان کے زریعے نصیحت آئی ہے۔ تاکہ تم ڈر جاؤ یا خبردار ہو جاؤ۔ تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔ تاکہ اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے۔ نصیحت اللہ تعالیٰ کی کتاب کا صفاتی نام ہے۔ اور یہ قرآن پاک کا بھی صفاتی نام ہے۔

آپ نے دیکھا کہ نوحؑ کو اس طرح جھٹلایا گیا۔ کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلایا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے پیغام کو جھٹلانا رسول کو جھٹلانا ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی آیات سے اندھا بننا یعنی مرتد بننا رسول کو جھٹلانا ہے۔ جیسا کہ نوحؑ کی قوم نے کیا۔ اب اگر ہم قرآن پاک سے اندھے بنیں گے۔ تو گویا رسول ﷺ کو جھٹلا دیا۔

سورہ زمر آیت 9 کا دوسرا حصہ پارہ 23

آپ ﷺ کہہ دو۔ کہ کیا برابر ہو سکتے ہیں۔ وہ لوگ جو علم رکھتے ہیں۔ اور وہ لوگ جو علم نہیں رکھتے۔۔ بے شک نصیحت تو عقل والے ہی حاصل کرتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

اس آیت میں قیامت تک آنے والے لوگوں سے رسول ﷺ خطاب کر رہے ہیں۔ رسول فرماتے ہیں۔ کہ کیا برابر ہو سکتے ہیں۔ وہ لوگ جو علم رکھتے ہیں۔ اور وہ لوگ جو علم نہیں رکھتے۔ بے شک نصیحت تو عقل والے ہی حاصل کرتے ہیں۔

سورہ النحل آیات 104 تا 109 پارہ 14

بے شک جو لوگ اللہ تعالیٰ کی آیات پر ایمان نہیں لاتے۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت نہیں دیتا۔ اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ بے شک جھوٹ تو وہ لوگ بناتے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کی آیات پر ایمان نہیں لاتے۔ اور یہی لوگ جھوٹے ہیں۔ جس نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا۔ سوائے اُس کے جس کو مجبور کیا گیا ہو۔ اور اس کا دل ایمان پر مطمئن ہو۔ لیکن جو دل کھول کر کفر کرے۔ تو ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوگا۔ اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ یہ اس لیے کہ انہوں نے دنیا کی زندگی کو آخرت کے مقابلے میں پسند کیا ہے۔ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ کافر قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کانوں اور آنکھوں پر اللہ تعالیٰ نے مہر لگا دی ہے۔ اور یہی لوگ غافل ہیں۔ کچھ شک نہیں۔ کہ یہ لوگ آخرت کے میں نقصان اُٹھانے والے ہیں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ ان آیات میں ایمان والے اور کافر یعنی فرقہ پرستوں میں فرق واضح کیا جا رہا ہے۔ جو انسان ایمان والا ہو۔ یعنی قرآن پاک کو سچ مانتا ہو اور اس کی اطاعت کرتا ہو۔ مگر وہ کفر کرنے والوں یعنی فرقہ پرستوں کے ڈر کی وجہ سے کسی فرقے کا اقرار کرتا ہو۔ جب کہ اُس کا دل کسی بھی فرقے پر نہ ہو۔ بلکہ قرآن پاک پر مطمئن ہو۔ یعنی ایمان پر مطمئن ہو۔ تو ایسے انسان کو چھوڑ کر وہ لوگ جو کفر یعنی فرقہ پرستی کو دل کھول کر قبول کریں۔ اور اپنے فرقوں پر مطمئن ہوں۔ تو ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوگا۔ اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں جو مرتد ہیں جو اللہ تعالیٰ کی آیات پر ایمان نہیں لاتے۔ لہذا اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت نہیں دیتا۔

میں مرتدوں یعنی فرقہ پرستوں اور ایمان والوں کا موازنہ کرنا چاہوں گی۔

میں تھوڑی سی نشاندہی کرنا چاہوں گی۔ کہ قرآن پاک میں تعالیٰ نے کہا ہے۔ کہ میں نے رسول ﷺ کو غیب کا علم نہیں دیا ان فرقہ پرستوں یعنی مرتدوں کی تعلیمات ہی یہی ہیں۔ کہ رسول ﷺ کے پاس غیب کا علم تھا۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کو جھٹلا دیا حالانکہ انہوں نے اس بات کی تحقیق ہی قرآن پاک سے نہیں کی۔ کہ اللہ تعالیٰ کی اس بات کا کیا مطلب ہے۔ اللہ

تعالیٰ نے قرآن پاک میں کہا کہ میں نے رسول ﷺ کو معجزے نہیں دیے تو انہوں نے اللہ تعالیٰ کو جھٹلا دیا اور ایسے معجزے رسول ﷺ کے ساتھ منسوب کیے۔ جن میں روزانہ اضعافہ ہورہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں کہا۔ کہ رسول انسانوں میں سے ہوتے ہیں۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کو جھٹلا دیا کہ وہ نور ہیں۔ اور اس طرح فرقہ پرست یعنی مرتد اللہ تعالیٰ کو جھٹلاتا ہے۔ وہ مرتد ہیں۔ وہ کافر ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کے نافرمان ہیں دشمن ہیں مجرم ہیں۔ مشرک ہے ظالم ہے۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو جھٹلانے والا ہے قرآن پاک کا نافرمان ہے۔ قرآن پاک کو جھٹلانے والا ہے۔ اور دوزخی ہے۔

اگر ہم نے قرآن پاک سے ہدایت حاصل نہ کی اور مرتد رہے اور معجزے ڈھونڈتے رہے تو یہ رسولؐ کے ساتھ مذاق ہے کہ ان کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے لائی ہوئی تعلیمات پر عمل نہ کیا جائے۔ پہلے بھی لوگوں نے رسولوں کے ساتھ بھی یہی کچھ کیا۔ تو ان کو اللہ تعالیٰ نے پکڑ لیا اور پھر اللہ تعالیٰ کا

عذاب تو بہت ہی ڈرنے والی چیز ہے۔ فرقوں کے نام نہاد مفسر کہتے ہیں کہ رسول ﷺ کے پاس یہ یہ معجزے تھے۔ وہ اللہ تعالیٰ کو جھٹلاتے ہیں۔ وہی مرتد ہیں اور جو لوگ ان کی اطاعت کرتے ہیں انہوں نے ان نام نہاد مفسروں کو خدا بنا رکھا ہے۔ اور یہ شرک کررہے ہیں۔ آپ لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی بات کو ماننا ہے۔ رسول ﷺ کے لائے ہوئے پیغام کو ماننا ہے۔ اگر اپنے نام نہاد مفسروں کی باتوں پر یقین کرلیا تو آپ نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کو جھٹلا دیا۔ اگر قرآن پاک میں لکھا ہوتا کہ رسول ﷺ کے پاس معجزے تھے۔ تو ہم کہیں گے کہ معجزے تھے۔ اگر قرآن پاک میں لکھا ہوگا کہ رسول ﷺ کے پاس معجزے نہیں تھے۔ تو ہم کہیں گے کہ نہیں تھے۔ اور اللہ اور اس کے رسول کو نہیں جھٹلائیں گے۔ بلکہ ان نام نہاد مفسروں کو جھٹلائیں گے۔

خواتین وحضرات

کیا یہ نام نہاد مفسر جو خود کو قرآن پاک کی تفسیر کرنے والا کہتے ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں کہتے ہیں۔ کہ ہم نے قرآن پاک کو تفسیر سے بیان کیا ہے۔ تفصیل سے بیان کیا ہے۔ وضاحت سے بیان کیا ہے۔ مثال کے لیے اسی کتاب کو ہی دیکھ لیں۔ کیا اللہ تعالیٰ نے اندھے بہرے اور مردہ لوگوں کے لیے کیسی کیسی مثالیں دی ہیں۔ ابھی تفسیر کی کوئی کیا ضرورت ہے۔

یہ نام نہاد مفسر تو وہ لوگ ہیں۔ جن کو تفسیر یا تشریح کے مطلب کا بھی پتہ نہیں ہے۔ آپ لوگ ہی انصاف کریں کہ جب اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں کہا۔ کہ فرقے نہیں بنانے اور قرآن پاک کو مظبوطی سے پکڑنا تو کیا اس بات کی تشریح یہ ہے۔ کہ فرقے مظبوطی سے پکڑلو۔ اور قرآن پاک کو ساری زندگی اندھوں کی طرح پڑھو۔ اور جو نام نہاد قرآن پاک کا غلط مطلب نکالیں۔ اس پر سر جھکا دو۔

یہ نام نہاد مفسروں نے اللہ تعالیٰ کی آیت کی تشریح کی ہے۔ کیا تشریح اسطرح ہوتی ہے۔ یا ضد یا دشمنی۔ فیصلہ آپ لوگ خود کریں۔

سورہ منافقون آیات 1 تا 3 پارہ 28

جب آپ ﷺ کے پاس منافق آتے ہیں۔ تو کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں۔ کہ آپؐ بے شک اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔ کہ بیشک آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ گواہی دیتے ہیں۔ کہ بیشک یہ منافق جھوٹے ہیں۔ انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے لوگوں کو روکتے ہیں۔ بلاشبہ ان کے یہ کام بہت برے ہیں جو وہ کرتے ہیں۔ یہ اس لیے کہ یہ لوگ ایمان لائے اور پھر کافر ہوگئے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی اب وہ کچھ نہیں سمجھتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکنے والے اور رسولؐ کے لیے گواہیاں دینے والوں کو اللہ تعالیٰ نے منافق کہا ہے۔ کیونکہ وہ ایمان لائے پھر کافر ہوگئے۔ یعنی انہوں نے پہلے قرآن پاک کو سچ سمجھا اور اس کی اطاعت کی۔ مگر بعد میں کافر ہوگئے۔ یعنی فرقے بنا لیے اور قرآن پاک سے روکنے لگے۔ یعنی ایمان لانے کے بعد کفر کرلیا۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کے دلوں پر مہر لگا دی۔ اب انہیں کچھ بھی سمجھ نہیں آتی۔ ان آیات میں قیامت تک آنے والے منافقوں کی شکل دکھائی گئی ہے۔ جو رسول ﷺ کے لیے تو گواہیاں دیں گے اور قرآن پاک سے روکنے والے ہوں گے۔

سورہ رعد آیت 43 پارہ 13

اور جو کافر ہیں وہ کہتے ہیں کہ آپؐ اللہ تعالیٰ کے رسول نہیں ہیں۔ آپ ﷺ کہہ دیجیے کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے۔ اور اُس کی گواہی کافی ہے۔ جس کے پاس کتاب یعنی قرآن پاک کا علم ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نبی ﷺ کی گواہی کے لیے اُس انسان کا انتخاب کر رہے ہیں۔ جس کے پاس قرآن پاک کا علم ہے۔ رسول ﷺ کے زمانے میں ہر اُس انسان کو کافر کہا جائے گا۔ جو مختلف فرقوں پر تھے۔ ان تمام لوگوں میں سے صرف اُس انسان کی گواہی کو منتخب کیا گیا ہے جس کے پاس قرآن پاک کا علم ہے۔

گواہی کا یہ معیار قیامت تک کے لیے ہے۔

پارٹ نمبر 3

اللہ تعالیٰ کی رضا چاہنے والے کون لوگ ہیں۔ اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے دیکھتے ہیں

سورہ مائدہ۔ آیات 15 تا 16۔ پارہ 6

اے کتاب والو! تمہارے پاس ہمارا رسول آ چکا ہے جو تمہاری ان بہت سی باتوں کی وضاحت کر دیتا ہے جن کو تم کتاب میں سے چھپا جاتے ہو اور بہت سی باتوں کو چھوڑ بھی دیتا ہے اب تمہارے پاس اللہ کی طرف سے روشنی اور واضح کتاب آ چکی ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ہدایت دیتا ہے۔ جو اس کی رضا کی اطاعت کرتے ہیں انہیں سلامتی کے راستے کی ہدایت دیتا ہے۔ اور پنی اجازت سے اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جاتا ہے۔ اور سیدھے راستے کی طرف ہدایت کر دیتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو روشنی اور واضح کتاب کہا جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ لوگوں کو سلامتی کے راستے دکھاتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی اطاعت کرتے ہیں۔ ایسے ہی لوگوں کو اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی روشنی دکھاتا ہے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کی اجازت سے لوگ اندھیروں سے نکل کر روشنی میں آ کر اللہ تعالیٰ کے سیدھے راستے کی ہدایت حاصل کر لیتے ہیں۔

سورہ کہف آیات 27 تا 31 پارہ 15

اور آپؐ اسے پڑھتے رہیں جو آپ کی طرف آپ کے رب کی کتاب سے وحی کیا گیا ہے۔ اس کی باتوں کو کوئی بدلنے والا نہیں ہے۔ اور آپ اس کے سوا ہرگز کوئی پناہ کی جگہ نہ پائیں گے۔ ان لوگوں کے ساتھ صبر کرتے رہو جو صبح اور شام اپنے رب کو پکارتے ہیں اور اس کی رضا مندی چاہتے ہیں۔ آپ ﷺ کی آنکھیں ان سے ہٹنے نہ پائیں۔ کہ آپ دنیا کی زندگی کے آرائش کے طالب ہو جاؤ۔ اور اس کی اطاعت نہ کرو۔ جس کا دل ہم نے اپنی نصیحت یعنی قرآن سے غافل کر دیا ہے۔ اور

اس نے اپنی خواہش کی اطاعت کی۔ اوراس کا کام حد سے بڑھا ہوا ہے۔ اور کہہ دو یہ قرآن تمہارے رب کی طرف سے سچ ہے۔ اب جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کفر کرلے۔ اور ہم نے ظالموں کے لئے دوزخ کی آگ تیار کررکھی ہے۔ جس کے پردے ان کو گھیر رہے ہوں گے۔

اور اگر وہ فریاد کریں گے تو پگھلتے ہوئے تانبے کی مانند کھولتا ہوا پانی ملے گا۔ جو چہروں کو بھون ڈالے گا۔ ان کا پینا بھی برا ہے اور رہنے کی جگہ بھی بری ہے۔ بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے۔ تو یقیناً ہم عمل ضائع نہیں کرتے۔ جس نے اچھا عمل کیا ہوگا۔ ایسے لوگوں کے لئے ہمیشہ رہنے والے باغات ہیں۔ ان کے نیچے نہریں رواں ہیں اوراس میں انہیں سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے۔ اور وہ سبز باریک ریشم اور دبیز ریشم کے کپڑے پہنیں گے۔ تختوں پر تکیہ لگا کر بیٹھیں گے۔ خوب ثواب ہے اور خوب آرام گاہ ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں رسول ﷺ فرمارہے ہیں۔ یہ قرآن تمہارے رب کی طرف سے سچ ہے۔ اب جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کفر کرلے۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ کی رضامندی چاہنے والے لوگوں سے اللہ تعالیٰ پیار کا اظہار کررہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ رسول ﷺ سے خطاب کررہے ہیں اُن لوگوں کے بارے میں جو اللہ تعالیٰ کی رضامندی چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ ان سے آپ ﷺ کی آنکھیں ہٹنے نہ پائیں۔ کہ آپ دنیا کی زندگی کے آرائش کے طالب ہوجاؤ۔ ان آیات میں ایمان والوں اور کفر کرنے والوں یعنی فرقے بنانے والوں دونوں کا ٹھکانہ اور بدلہ دکھایا گیا ہے۔ ان آیات میں ایمان والوں یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے والوں اور اس کی اطاعت کرنے والوں کے لیے انعامات کا ذکر ہے۔ اور کفر کرنے والوں یعنی فرقے بنانے والوں کے عذاب کا ذکر ہے۔ آپ ان آیات کو بار بار پڑھیں کہ قرآن پاک کو صرف منہ سے مان لینے کا نام ایمان نہیں ہے۔ بلکہ اس کو سچ سمجھنا اوراس سچ کے مطابق عمل کرنا ایمان والا بناتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایمان والا بنائے آمین۔ ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ کفر کرنے والے یعنی فرقے بنانے والے ہی ظالم ہیں۔ یعنی دونوں کا ایک ہی مطلب ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی باتوں کو کوئی تبدیل نہیں کرسکتا۔ ان آیات میں کافر یعنی ظالم کا مستقبل دکھایا گیا ہے۔

سورہ انعام آیاتَ 51 تا 55 پارہ 7

اور آپ ﷺ اُن لوگوں کو اپنے پاس سے دور نہ کیجیے۔ جو صبح اور شام اپنے رب کو پکارتے ہیں۔ اوراس کی رضا چاہتے ہیں۔ نہ اُن کا حساب آپ ﷺ کے ذمہ ہے۔ اور نہ آپ ﷺ کا حساب اُن کے ذمہ ہے۔ اگر آپ ﷺ اُنہیں کردیں گے۔ تو ظالموں میں سے ہوجائیں گے۔ اس طرح ہم نے بعض لوگوں کو بعض لوگوں سے آزمایا ہے۔ تاکہ وہ کہیں کہ کیا یہی ہیں وہ لوگ جن پر ہم میں سے اللہ تعالیٰ نے اپنا احسان کیا ہے۔ تو کیا اللہ تعالیٰ اپنے شکرگزار بندوں کے لیے کافی نہیں ہے۔ اور جب آپ ﷺ کے پاس وہ لوگ آئیں۔ جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں۔ تو ان سے کہیے کہ تم پر سلامتی ہو۔ تم پر رحم کرنا اللہ تعالیٰ نے اپنے اُوپر فرض کرلیا ہے۔

خواتین وحضرات۔۔

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ کی رضا چاہنے والے لوگوں کا کیا مرتبہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ رسول ﷺ سے فرمارہے ہیں۔ کہ اگر تم نے ان لوگوں کو خود سے دور کیا۔ تو ظالموں میں سے ہو جاؤ گے۔ یعنی اگر میری نافرمانی کی۔ تو تمھارا شمار نافرمانوں میں سے ہوگا۔

خواتین وحضرات۔۔

ظلم وہ گناہ ہے۔ جو معاف نہیں ہوگا۔ اگر سرزد ہوجائے۔ تو توبہ کے ساتھ اگر اپنی اصلاح نہ کی۔ تو معاف نہیں ہوگا۔۔ پھر اللہ تعالیٰ نبی ﷺ سے فرماتے ہیں۔ کہ ایمان والے لوگوں کو اسلام وعلیکم کہیے۔ یعنی جو قرآن پاک کو سچ سمجھتے اوراس کی اطاعت کرتے ہیں۔ اُنسے کہیے کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر رحم کرنا اپنے اُوپر فرض کرلیا ہے۔

خوتین وحضرات۔۔

آپ ﷺ کے دور میں لوگ اُن لوگوں کا مذاق اُڑاتے تھے۔ جو آپ ﷺ کے پاس آتے تھے۔ لوگ اُن پر طنز کستے۔ کہ کیا یہ وہ لوگ ہیں۔ جن پر اللہ تعالیٰ بہت مہربان ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے لیے کافی نہیں ہے

خواتین وحضرات۔۔

آج بھی کسی سے قرآن پاک کی بات کرو۔ تو وہ اسے کسی خاطر میں نہیں لاتے۔ کیونکہ وہ بھی اللہ تعالیٰ کو کافی نہیں سمجھتے۔۔۔۔۔۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ کے محبوب لوگوں کی قدر اور منزلت دکھائی گئی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں امیری غریبی خوب صورتی بدصورتی کوئی چیز نہیں۔ صرف اللہ تعالیٰ کی رضا چاہنے

والوں اور ایمان والوں کا مرتبہ اور درجہ دکھایا گیا ہے۔۔۔۔۔

خواتین وحضرات۔۔

ہمارے ہاں فرقہ پرستوں نے اللہ تعالیٰ کی رضا کو بلکل نظر انداز کر دیا ہے۔اور لوگوں کو نئے نئے انداز اور دین اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا زریعہ بتا رہے ہیں۔

حالانکہ اصل سچ تو قرآن پاک کا ہے۔کیونکہ اللہ تعالیٰ سورہ انعام کی ایت ۹۹ کے پہلے حصے میں فرماتے ہیں۔کہ آپ ﷺ کی زمہ داری صرف یہی ہے۔کہ پیغام پہنچادیں۔

سورہ توبہ آیات 71 تا72 پارہ10

اور مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے ولی ہیں۔یہ لوگ نیکی کے کام کی ترغیب دیتے ہیں۔اور برائی سے روکتے ہیں۔اور نماز قائم کرتے ہیں۔اور زکواۃ دیتے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں۔اور ان لوگوں پر بہت جلد رحم کیا جائے گا۔بے شک اللہ تعالیٰ بہت غالب حکمت والا ہے۔اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کو جنتیں دینے کا وعدہ کر رکھا ہے۔جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔اور پاکیزہ مکانوں کا دائمی باغات جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

اور ان سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی رضا ہے یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔

خواتین وحضرات

مومن مرد اور مومن عورتیں یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے اور اس کی اطاعت کرنے مرد اور عورتیں ایک دوسرے کے ولی ہیں۔یہ لوگ نیکی کے کام کی ترغیب دیتے ہیں۔اور برائی سے روکتے ہیں۔اور نماز قائم کرتے ہیں۔اور زکواۃ دیتے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں۔اور ان لوگوں پر بہت جلد رحم کیا جائے گا۔بے شک اللہ تعالیٰ بہت غالب حکمت والا ہے۔اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کو جنتیں دینے کا وعدہ کر رکھا ہے۔جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔اور پاکیزہ مکانوں کا دائمی باغات جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔اور ان سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی رضا ہے یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔

سورہ ال عمرآن آیات 15 تا17 پارہ3

آپ ﷺ کہہ دو کہ کیا میں اس سے بہتر تمھیں بتاؤں۔جو لوگ پرہیزگاری اختیار کریں گے۔اُن کے رب کے پاس ان کے لیے ایسے باغ ہوں گے۔جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔اور ان کو پاک جوڑے میسر آئیں گے۔اور اللہ تعالیٰ کی رضامندی حاصل ہوگی۔اور اللہ تعالیٰ اپنے غلاموں کو خوب دیکھنے والا ہے۔

جو لوگ کہتے ہیں۔اے ہمارے رب بیشک ہم ایمان لائے ہیں۔بس ہمارے گناہ بخش دے۔صبر کرنے والے اور سچ بولنے والے اور فرمابردار اور خدا کے راستے میں خرچ کرنے والے اور سحر کے وقت استغفار کرنے والے ہوتے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے گواہی دی کہ بیشک اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔اور فرشتے اور علم والے والے انصاف کے ساتھ قائم رہے۔کہ اللہ تعالیٰ ک سوا کوئی معبود نہیں ہے اور وہ زبردست حکمت والا ہے۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں رسول ﷺ کا خطاب قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے۔اور رسول ﷺ پرہیزگار لوگ یعنی قرآن پاک سے اپنی اصلاح کرنے لوگ یعنی وہ لوگ ایمان والے ہیں۔جو قرآن پاک کو سچ مانتے اور اس کی اطاعت کرتے ہیں۔ان کے بارے میں بتا رہے ہیں۔رسول ﷺ فرماتے ہیں۔

کیا میں اس سے بہتر تمھیں بتاؤں۔جو لوگ پرہیزگاری اختیار کریں گے۔اُن کے رب کے پاس ان کے لیے ایسے باغ ہوں گے۔جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔اور ان کو پاک جوڑے میسر آئیں گے۔اور اللہ تعالیٰ کی رضامندی حاصل ہوگی۔اور اللہ تعالیٰ اپنے غلاموں کو خوب دیکھنے والا ہے۔

جو لوگ کہتے ہیں۔اے ہمارے رب بیشک ہم ایمان لائے ہیں۔بس ہمارے گناہ بخش دے۔صبر کرنے والے اور سچ بولنے والے اور فرمابردار اور خدا کے راستے میں خرچ کرنے والے اور سحر کے وقت استغفار کرنے والے ہوتے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے گواہی دی کہ بیشک اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔اور فرشتے اور علم والے والے انصاف کے ساتھ قائم رہے۔کہ اللہ تعالیٰ ک سوا کوئی معبود نہیں ہے اور وہ زبردست حکمت والا ہے۔

سورہ آل عمران آیات 162 تا164 پارہ4

تو کیا جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کی اطاعت کی۔اُس جیسا ہو سکتا ہے۔جس پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہو۔اور اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔اور وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان کے درجے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کو دیکھتا ہے۔

بے شک اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر بڑا احسان کیا ہے۔کہ جب اُنہیں میں سے ایک رسول ﷺ بھیجا۔جو اُنہیں اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھ کر سناتا ہے۔اور ان کو پاک کرتا ہے۔اور اُنہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے۔اگر چہ اس سے پہلے وہ یقیناً واضح گمراہی میں تھے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ دو قسم کے لوگ دکھا رہے ہیں۔ ایک قسم اُن لوگوں کی ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی اطاعت کرنے والے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو رسول ﷺ کے لائے ہوئے قرآن پاک کے ذریعے پاک ہوتے ہیں۔اور دوسری قسم اُن لوگوں کی ہے۔جو قرآن پاک کے ذریعے پاک نہیں ہوتے۔ان پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہے۔کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر بڑا احسان کیا ہے۔۔کہ جب اُنہیں میں سے ایک رسول ﷺ بھیجا۔جو اُنہیں اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھ کر سناتا ہے۔اوران کو پاک کرتا ہے۔اور اُنہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے۔اگر چہ اس سے پہلے وہ یقیناً واضح گمراہی میں تھے۔جب مومن قرآن پاک سے پاک ہوتے ہیں۔یعنی اپنی اصلاح کرتے ہیں۔تو گمراہی سے نکل آتے ہیں۔

خواتین وحضرات۔

قرآن پاک سے پہلے لوگ گمراہ تھے۔قرآن پاک کی تعلیم سیکھنے کی وجہ سے گمراہی سے نکلے۔کیا ہم لوگ گمراہی سے نکلنے کے لیے قرآن کھولتے ہیں۔یا اندھوں کیطرح پڑھ رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو حکمت کہہ رہے ہیں۔قرآن پاک کا صفاتی نام حکمت ہے۔اگر ہم قرآن پاک کے ذریعے گمراہی سے نکلے۔تو ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کی اطاعت کرنے والے ہونگے۔اگر ہم قرآن پاک کے ذریعے گمراہی سے نہ نکلے۔تو ہم وہی لوگ ہوں گے۔جن پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوگا۔

کیونکہ یہ ہم وہی لوگ ہیں۔جو اللہ تعالیٰ سے روزانہ سورہ فاتحہ کے ذریعے دعا مانگتے ہیں۔کہ ہمیں ان لوگوں کے راستے کی ہدایت دے جن پر تو نے اپنا انعام کیا اور جن پر تیرا غضب نہیں ہوا تھا۔اور جو گمراہ نہیں تھے۔

تو اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک پیش کر دیا اور فرمایا

سورہ البقرہ آیت 2 پارہ 1

یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے۔اس میں کوئی شک نہیں۔اس میں پرہیزگاروں کے لیے ہدایت ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے اللہ تعالیٰ کا جواب سنا کہ قرآن پاک میں پرہیزگاروں کے لیے ہدایت ہے۔

خواتین وحضرات۔

پھر جب اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن پاک سے راستے دکھائے اور کہا یہ پرہیزگاروں کے لیے ہدایت ہے۔تو ہم نے اللہ تعالیٰ کی رضا کو جانا ہی نہ۔اور چودہ سو سال گزرنے کے باوجود اسے ابھی تک اندھوں کی طرح پڑھ رہے ہیں۔اور گمراہ ہیں اسی لیے ہم پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوگا۔کیونکہ ہم فرقے بنا کر گمراہی کے راستوں پر چل رہے ہیں۔ااور قرآن پاک کی ہدایت سے پاک نہیں ہوئے۔یعنی پرہیزگار نہیں بنے

ہ

احاطہ کتاب

قرآن پاک رسول کی آواز ہے۔

سورہ انبیاء آیات 45 پارہ 17

آپ ﷺ کہہ دو کہ بے شک میں تمھیں وحی کے ذریعے خبردار کر رہا ہوں۔اور بہرے پکار کو نہیں سنا کرتے جب انہیں خبردار کیا جاتا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔رسول ﷺ فرماتے ہیں۔کہ بے شک میں تمھیں وحی کے ذریعے خبردار کر رہا ہوں اور بہرے پکار کو نہیں سنا کرتے جب انہیں خبردار کیا جاتا ہے۔

خواتین وحضرات

یہ قرآن پاک رسول کی آواز ہے۔

رسول ﷺ نے قیامت تک اس وحی کے زریعے خبر دار کیا ہے۔ مگر مرتد یعنی فرقہ پرست رسول ﷺ کی پکار نہیں سنتے۔

سورہ رعد۔ آیت 19۔ پارہ نمبر 13

کیا وہ انسان جو علم رکھتا ہے کہ جو کچھ آپ ﷺ پر آپ کے رب کی طرف سے نازل ہوا ہے۔ وہ سچ ہے اُس کی طرح ہو سکتا ہے جو اندھا ہے بے شک عقلمند ہی نصیحت پکڑتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

اللہ تعالیٰ نے دو انسان دکھائے۔ اور پھر پوچھا کہ کیا وہ دونوں ایک جیسے ہیں۔ ایک انسان وہ ہے۔ جس کے پاس قرآن پاک کا سچا علم ہے۔ اور دوسرا وہ ہے۔ جو اندھا ہے۔ یعنی جس کے پاس قرآن پاک کا سچا علم نہیں ہے۔ وہ بھی اندھے کی طرح ہے۔ کیونکہ دنیا میں رہنے کے لیے دونوں کے پاس روشنی نہیں ہے۔ کیا آپ نے اس مثال سے عقل حاصل کی۔

کیا ہم اندھے ہیں یا قرآن پاک کا سچا علم جاننے والے اور اس کی قدر کرنے والے ہیں۔

سورہ مدثر۔ آیات 48 تا 56۔ پارہ نمبر 29

اس وقت سفارش کرنے والوں کی کوئی سفارش ان کے کسی کام نہ آئے گی۔ آخر ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ یہ اپنی نصیحت یعنی قرآن پاک سے منہ موڑ رہے ہیں۔ جیسے وہ جنگلی گدھے ہوں۔ جو شیر سے ڈر کر بھاگ پڑتے ہیں۔ بلکہ ان میں سے تو ہر ایک یہ چاہتا ہے کہ اسے کھلی ہوئی کتاب دی جائے۔ ہرگز نہیں بلکہ یہ آخرت سے نہیں ڈرتے۔ ہرگز نہیں یہ تو ایک نصیحت ہے۔ اب جس کا دل چاہے اسے قبول کرے اور یہ کوئی سبق حاصل نہ کریں گے۔ مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ ایسا ہی چاہے۔ وہی اس بات کا اہل ہے کہ اس سے ڈرا جائے اور وہی معاف کرنے کا اہل ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں قیامت والے دن کوئی ان کے کسی کام نہیں آئے گا۔ کیونکہ لوگ قرآن پاک کی نصیحت سے منہ موڑے ہوئے ہیں۔ آخر ان کو کیا ہو گیا ہے کہ یہ اپنی نصیحت یعنی قرآن سے منہ موڑے ہوئے ہیں۔ جیسے وہ جنگلی گدھے ہوں۔ جو شیر کی آہٹ سے بھاگ پڑتے ہیں۔

ان آیات میں لوگوں کا رویہ قرآن پاک سے دکھایا گیا ہے کہ لوگ قرآن پاک سے اس طرح ڈرتے ہیں جیسے جنگلی گدھے شیر سے ڈرتے ہیں۔ جنگلی گدھے تو شیر سے اس لیے ڈرتے ہیں کہ وہ انہیں پھاڑ کر کھا جاتا ہے مگر یہ لوگ قرآن پاک سے کیوں ڈرتے ہیں۔ یہ قرآن پاک تو لوگوں کے لیے نصیحت ہے۔ اب جس کا دل چاہتا ہے اسے قبول کرے۔

❁ سورہ بقرہ آیات 119 تا 121۔ پارہ 2

بیشک ہم نے آپ ﷺ کو سچ کے ساتھ خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ آپؐ سے جہنم والوں کے بارے میں سوال نہ ہوگا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ آپؐ سے جہنم میں جانے والوں کے بارے میں کوئی سوال نہ ہوگا۔ کیونکہ آپؐ کو سچ یعنی قرآن پاک کے ساتھ ڈرانے والا اور خوشی والی باتوں سے آگاہ کرنے والا رسول بنا کر بھیجا گیا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ جس کے پاس قرآن پاک کا سچا علم نہیں ہوگا۔ ایسے جنگلی گدھے جو جہنم میں جانے والے ہیں۔ ان کے بارے میں رسول ﷺ سے سوال نہیں ہوگا۔ کیوں کہ انہوں نے رسول ﷺ کی پکار کو دنیا میں سنا ہی نہیں۔ وحی کو سنا ہی نہیں۔ اور بہرے بنے ہوئے تھے۔ اور قرآن سے نصیحت نہیں پکڑتے تھے۔ اس لیے رسول ﷺ کا ان سے کوئی تعلق نہیں۔

❁ سورہ انعام۔ آیت 159 پارہ 8

بیشک جن لوگوں نے اپنے دین میں فرقے بنا لیے اور گروہ بن گئے ہیں۔ بیشک آپ ﷺ کا ان سے کوئی تعلق نہیں ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کا ہے پھر وہ ان کو خود بتائے گا کہ وہ کیا کر رہے تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے فرقہ بنانے والے لوگوں سے رسول ﷺ کی لاتعلقی کا اعلان کر دیا ہے رسول ؐ کا ایسے لوگوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یاد رکھیں کہ فرقے بنانے والے لوگ رسول ؐ کے کچھ نہیں لگتے یہ اعلان لاتعلقی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارا تعلق رسول ﷺ سے قائم ہو تو آج ہی فرقہ چھوڑ کر توبہ کر کے اللہ تعالیٰ کی رسی کو مظبوطی سے پکڑ لیں۔ ہمیں کب سمجھ آئے گی کہ رسول ﷺ اللہ تعالیٰ کی کتاب لے کر آئے تھے۔